MIRRAT UL ARIFEEN INTERNATIONAL
ماہنامہ
لاہور
مرآۃ العارفین انٹرنیشنل
جلد نمبر 26
شمارہ نمبر 02
جون 2025ء، ذوالحجہ 1446ھ
WWW.MIRRAT.COM

بھارت کا غرور خاک میں ملانے والے طیارے

J-10C کا ہیومن ماڈل

دربارِ عالیہ سلطان العارفین حضرت سلطان باھوؒ پر مسلم انسٹیٹیوٹ کے زیرِ اہتمام

امن کے سفید لباس میں ملبوس
ہزاروں افراد کا پاک فضائیہ کو

انوکھا خراجِ تحسین

عیدالاضحیٰ

تقویٰ، خلوص اور اصلاحِ نفس کی علامت ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

ان کے خون اور ان کے گوشت اللہ تعالیٰ کے پاس ہرگز نہیں پہنچتے
لیکن تمہارا تقویٰ اس کے پاس پہنچتا ہے۔ (الحج:37)

اصل قربانی اپنی نفسانی خواہشات، تکبر، حرص و ہوس، انا اور دنیاوی محبت
ذبح کر کے خود کو رضائے الٰہی کے لیے خالص کرنا ہے۔

ہمیں چاہیے اِس عید پر جانور قربان کرنے کے ساتھ اپنے اندر کے منفی جذبات،
نفرتوں اور شر پسند روّیوں کو بھی ذبح کریں
تاکہ معاشرے میں محبت، برداشت اور رواداری جیسی اعلیٰ اِنسانی اقدار پروان چڑھ سکیں۔

مسلسل اشاعت کا چھبیسواں سال

MIRRAT UL ARIFEEN INTERNATIONAL

ماہنامہ مرآۃ العارفین انٹرنیشنل لاہور

جون 2025ء، ذوالحجہ 1446ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فیضانِ نظر

سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب قدس سرہ العزیز

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ سلطان احمد علی

ایڈیٹوریل بورڈ: سید عزیز اللہ شاہ ایڈووکیٹ، مفتی محمد شیر القادری، افضل عباس خان

آرٹ ایڈیٹر: محمد احمد رضا، واصف علی

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اقبال)

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو کی نسبت سے شائع ہونے والا فلسفۂ وحدانیت کا ترجمان،
اصلاحِ انسانیت کا پیمبر، اتحادِ ملّتِ بیضا کے لئے کوشاں، نظریۂ پاکستان کی روشنی میں استحکامِ پاکستان کا داعی

اس شمارے میں

1	اقتباس		3
	اداریہ		
2	دستک		4
	قومی و بین الاقوامی		
3	افواج پاکستان کو خراج تحسین: J-10 C طیارے کا انسانی نقشہ	مسلم انسٹیٹیوٹ	5
4	بھارتی جعلی حملوں کی سیاست: پاکستان کا بہترین دفاع	محمد محبوب	8
5	کاغذی سکہ رائج الوقت کا ارتقاء	ندیم اقبال	17
6	پاکستان میں نئے شہروں کی آبادکاری وقت کی ضرورت	توقیر عامر	22
	احکامِ شرع		
7	امامت اور اس کے فقہی مسائل	مفتی محمد اسماعیل خان نیازی	28
8	علم نحو کی اہمیت وارتقاء	مفتی محمد عمران	32
	تذکرہ		
9	ملا علی قاری (رحمۃ اللہ علیہ)	مفتی محمد صدیق خان قادری	36
	صلائے عام		
10	عشقِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و آدابِ معاشرت	صاحبزادہ سلطان احمد علی	39
	باھو شناسی		
11	عین الفقر	مترجم: سید امیر خان نیازی	48
12	Abyat e Bahoo	Translated by: M.A Khan	49

فی شمارہ نیوز پیپر	فی شمارہ آرٹ پیپر
80 روپے	110 روپے
سالانہ (ممبرشپ) 960 روپے	سالانہ (ممبرشپ) 1320 روپے

سعودی ریال	امریکی ڈالر	یورپین پونڈ
800	400	280

اپنی بہترین اور مؤثر کاروباری تشہیر کیلئے مرآۃ العارفین میں اشتہار دیجئے رابطہ کیلئے: 0300-1275009

پبلشر سجاد علی چوہدری نے قاسم نعیم آرٹ پریس، بندروڈ، لاہور سے چھپوا کر 698-BS-8 تاج کمپنی چوک نزد ایم سی بی چوبان روڈ بندروڈ لاہور سے شائع کیا

برائے خط وکتابت ماہنامہ مرآۃ العارفین انٹرنیشنل P.O.Box No.11 جی پی او، لاہور E-mail: miratularifeen@hotmail.com

WWW.ALFAQR.NET, WWW.MIRRAT.COM

"وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ

"اور کتنے نبیوں کے ساتھ اللہ والوں نے اللہ کی راہ میں قتال کیا، تو اللہ کی راہ میں مصائب پہنچنے کی وجہ سے نہ وہ سست ہوئے نہ کمزور پڑے اور نہ دبے، اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"۔(آل عمران:146)

"حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ قیامت کے روز جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو آرام و سکون والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹے جاتے (تکلیف میں رہ کر صبر کرتے اور جزاء پاتے)"۔

(سنن الترمذی، کتاب الزھد)

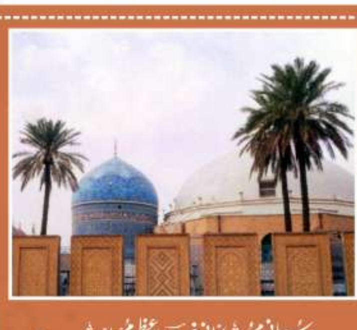

سرِ بحانی محبوبِ بانی غوث الاعظم محی الدین
سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
فرمان

"رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن ایک ندا دینے والا (فرشتہ) ندا دے گا کہ کہاں ہیں ظالم، کہاں ہیں ظالموں کے مدد گار؟ کہاں ہیں وہ جنہوں نے ظالموں کے لئے قلم بنایا تھا؟ کہاں ہیں جنہوں نے ظالموں کے لئے دوات کھولی تھی؟ (یعنی ظالم اور ان کے کسی بھی حوالے سے مدد گار) ان سب کو جمع کرو اور آگ کے صندوق میں رکھ دو"۔ مخلوق سے بھاگ اور کوشش کر کہ نہ تُو مظلوم بنے اور نہ ظالم اور اگر تجھ سے ہو سکے تو (صابر) مظلوم بن اور ظالم مت بن، کمزور بن، زور آور نہ بن، اللہ تعالیٰ کی مدد مظلوم کے لئے مخصوص ہے خصوصاً جبکہ مخلوق میں سے اس کا کوئی مدد گار نہ ہو"۔

(فتح الربانی)

سلطان العارفین
حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ
فرمان

لوہا ہوویں پیا کٹیویں تاں تلوار سڈیویں ھو
کنگھی وانگوں پیا چریویں تاں زلف محبوب بھریویں ھو
مہندی وانگوں پیا گھٹیویں تاں تلی محبوب رنگیویں ھو
وانگ کپاہ پیا پنجیویں تاں دستار سڈیویں ھو
عاشق صادق ہوویں باھو تاں رس پریم دی پیویں ھو

(ابیاتِ باھُو)

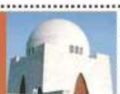

فرمانِ قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ

ایمان، اتحاد، تنظیم

"کردار کے معنیٰ ہیں اوصاف کی پوٹلی، وقار اور دیانت کا اعلیٰ ترین شعور اور یہ کہ آپ اپنے اصول کو دنیا کی کسی شے کے عوض فروخت نہیں کریں گے خواہ وہ کتنی ہی دلفریب کیوں ہو۔ یہ وہ اوصاف ہیں جن سے قوم بنتی ہے۔ جب آزمائش کی گھڑی آتی ہے بحران کا لمحہ آتا ہے اور آپ اپنے اوصاف پر ڈٹ جاتے ہیں تو روئے زمین کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو آپ کو شکست سے ہمکنار کر سکے"۔(دی ایسٹرن ٹائمز، 25مارچ 1946ء)

فرمانِ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

صدقِ خلیلؑ بھی ہے عشق، صبرِ حسینؑ بھی ہے عشق
معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق
تازہ مرے ضمیر میں معرکۂ کہن ہوا
عشق تمام مصطفیٰؐ عقل تمام بولہب

(بالِ جبریل)

آپریشن بنیان مرصوص: دفاعِ وطن کا ناقابلِ تسخیر عزم

22 اپریل 2025ء کو مقبوضہ جموں و کشمیر کے علاقے پہلگام میں ہونے والے ایک دہشت گردانہ حملے کا الزام بھارت نے بنا کسی ثبوت اور تفتیش کے پاکستان پہ لگایا تھا گو کہ پاکستان نے اس کی تحقیقات کیلئے مکمل تعاون کی بھی پیشکش کی تھی جس پہ بھارت کی جانب سے حسبِ معمول کوئی مثبت جواب نہی آیا- اس واقعہ کے بعد سے دونوں ممالک کے درمیان کئی دنوں سے صورتحال کشیدہ ہو گئی تھی- بھارتی حکومت کی ہمیشہ سے یہ روش رہی ہے کہ جھوٹے حملوں کے ذریعے پاکستان پر نام نہاد دہشت گردی کا الزام لگایا جائے- جبکہ وہ خود اپنے جنگی آلہ کاروں کے ذریعہ پاکستان میں دہشت گردانہ کارروائیوں میں ملوث ہے جس کے ثبوت پاکستان نے بارہامرتبہ عالمی فورمز پہ بھی پیش کئے ہیں-

پہلگام واقعہ پہ بغیر کسی تحقیقات اور ٹھوس شواہد کے حملے کے فوراً بعد 10 منٹ کے اندر اندر نہ صرف واقعہ کی ایف آئی آر درج کی گئی بلکہ پاکستان پر حملے کی دھمکیاں دینا شروع کر دی گئیں اور جنگی تیاریوں کا بھی آغاز کر دیا گیا- اس کے علاوہ بھارت نے سندھ طاس معاہدہ معطل کرنے کا اعلان کیا- ایک ذمہ دار اور باوقار ریاست ہونے کے ناطے پاکستان نے تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف بھارتی حکومت سے ثبوت طلب کئے بلکہ تعاون کی پیشکش بھی کی- پاکستان نے بھارت سمیت عالمی دنیا پر واضح کیا کہ وہ محاذ آرائی نہیں چاہتا لیکن اگر بھارت کسی جارحیت کا مرتکب ہوا تو وہ اپنی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے دفاع کے لیے تیار ہے- جبکہ سند طاس معاہدہ کی معطلی کو اقدامِ جنگ سے منسوب کیا گیا-

ماضی کی ہٹ دھرمی اور ہندوتوا پالیسی کو برقرار رکھتے ہوئے بھارت نے 6 اور 7 مئی 2025ء کی شب آزاد پاکستانی علاقوں میں مساجد پر حملے کئے جن میں 31 نہتے شہری شہید اور 57 افراد زخمی ہو گئے- بھارت کی طرف سے اس نام نہاد بزدلانہ کارروائی کو آپریشن سندور کا نام دیا گیا- اس دوران افواج پاکستان نے فوری جوابی کارروائی میں حملہ آور بھارتی فضائیہ کے پانچ طیارے مار گرائے جن میں جدید فرانسیسی ساختہ رافیل طیارے بھی شامل تھے- افواجِ پاکستان اور پوری ملکی قیادت نے اس بات کا کئی مرتبہ عزم دہرایا کہ بھارتی جارحیت کے نتیجے معصوم شہریوں کے ناحق خون کے آخری قطرے تک کا حساب لیا جائے گا- 9 اور 10 مئی کی درمیانی شب بھارت نے دوبارہ میزائل حملوں کے ذریعے راولپنڈی کے نور خان ایئر بیس، شور کوٹ ایئر بیس اور مرید ایئر بیس کو نشانہ بنانے کی کوشش کی، تاہم ترجمان پاک فوج کے مطابق ان حملوں کے نتیجے میں فضائیہ کے تمام اثاثے محفوظ رہے- بالآخر ناگزیر ردِ عمل دیتے ہوئے پاکستانی افواج نے 10 مئی کی علی الصبح بھارت کے خلاف جوابی کارروائی کا آغاز کر دیا اور اس آپریشن کو ”بنیان مرصوص“ کا نام دیا گیا جو قرآن کریم کی سورۃ الصف، آیت:4 سے ماخوذ ہے-

آپریشن ”بنیان مرصوص“ کا آغاز پاکستان نے فتح ون مزائل چلا کر بھارت کو کرارا جواب دیا- افواج پاکستان نے آپریشن کی تفصیلات کے متعلق بتایا کہ دوران آپریشن زمین، فضا، سمندر اور سائبر محاذ پر ہم آہنگی سے کارروائیاں کی گئیں اور پاکستان کے خلاف استعمال ہونے والے بھارت کے 26 اہم فوجی اڈوں کو نشانہ بنایا گیا، وہ تنصیبات جو پاکستان میں دہشت گردی کے فروغ میں استعمال ہوتی ہیں، ان تنصیبات کو نہ صرف مقبوضہ کشمیر میں بلکہ بھارت کے اندر بھی نشانہ بنایا گیا- ان تمام اہداف پر دشمن کو شدید نقصان ہوا- علاوہ ازیں بھارت کی جنگی بالادستی سمجھے جانے والے جدید ترین فضائی دفاعی نظام ایس 400 کو بھی پاک فضائیہ نے نشانہ بنا کر ثابت کیا کہ افواج پاکستان دنیا میں کسی سے کم نہیں اور ملکی دفاع کیلئے جدید ترین ٹیکنالوجیز کا بھی کامیابی سے سامنا کرنے کو تیار ہیں-

ان حملوں کے بعد امریکی ثالثی میں جنگ بندی کا اعلان کیا گیا- یونہی ایک مرتبہ پھر جنوبی ایشیا ایک بہت بڑے جنگی بحران سے نکلنے میں کامیاب ہوا ہے جس کی جانب بی جے پی اور آر ایس ایس کی ہندوتوا پالیسی خطے کو بار بار دھکیل رہی ہیں- اس سارے عرصہ کے دوران افواج پاکستان کے ساتھ عوامی حمایت اور جوش و جذبہ قابل دید تھا- ہر سطح پر عوام اپنی فوج کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑی رہی ہے- خوش آئند بات یہ ہے کہ پاکستان نے اپنے میزائل سسٹمز فتح سیریز کو کامیابی سے لانچ کیا- اب وقت آگیا ہے کہ ہم اسی جذبے کے تحت جے ایف 17 کی طرح مزید جدید لڑاکا طیاروں کی خود تیاری کی جانب سنجیدگی سے قدم بڑھائیں کیونکہ دفاعی خود انحصاری ہی جدید دور میں آزادی کی علامت ہے-

افواج پاکستان کو خراج تحسین
J-10C
طیارے کا انسانی نقشہ

افواجِ پاکستان کی بھارتی جارحیت کے خلاف زبردست کامیابی کے موقعہ پر حضرت صاحبزادہ سلطان محمد علی صاحب کی خصوصی ہدایت پہ مسلم انسٹیٹیوٹ کی جانب سے لاجواب خراج تحسین پیش کیا گیا- 14 مئی 2025ء کو دربار حضرت سلطان باھُوؒ پہ پاک فضائیہ کے آپریشن میں زیر استعمال طیارے J-10C کی شکل پر انسانی ماڈل تیار کیا گیا- جس میں ہزاروں افراد شریک ہوئے- تمام لوگ سفید لباس میں ملبوس اور سروں پر سفید دستاریں سجائے ہوئے تھے- نوجوان پاکستان زندہ باد (Pakistan Zindabaad) اور شکریہ آذربائیجان، چائینہ اور آذربائیجان (Thank You China, Turkiye, Azerbaijan) کے الفاظ کا نمونہ بنائے ہوئے شریک ہوئے- جس کا مقصد ان ممالک کی جانب سے پاکستانی مؤقف کی حمایت کا شکریہ ادا کرنا تھا- اس کے علاوہ پاکستان کے دوست سعودی عرب، قطر اور متحدہ عرب امارات جیسے ممالک کا بھی شکریہ ادا کیا گیا- یہ ماڈل انتہائی خوبصورت اور بے مثال تھا، جس میں تمام افراد انتہائی نظم و ضبط اور حب الوطنی کے جذبے سے مالا مال تھے- تمام شرکاء مل کر نعرے لگا رہے تھے-

پاکستان کا مطلب کیا   لا الہ الا اللہ
تیرا میرا رشتہ کیا   لا الہ الا اللہ

اس ماڈل میں پاکستان کے طول و عرض سے لوگ شریک ہوئے- ماڈل میں شریک ہو کر انہوں نے ثابت کیا کہ پاکستانی عوام جسد واحد کی طرح ہیں اور ان کی پہچان صرف اور صرف کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ہے- یہ ماڈل پاکستان کے ان دشمنوں کیلئے بھی ایک پیغام ہے، جو صوبائی، لسانی، نسلی اور ثقافتی تقسیم کے بیج بو کر پاکستان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے خواب دیکھتے ہیں- پاکستان ایک لازوال حقیقت ہے جو تا قیامت تک قائم رہنے کے لیے معرض وجود میں آیا-

یہ ماڈل پاک فضائیہ کی افواج کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے تشکیل دیا گیا- پاکستان کی افواج اپنی پیشہ ورانہ قابلیتوں اور بلند عزائم کی وجہ سے ہمیشہ ممتاز رہی ہیں- آج ان غیور نوجوانوں کی ہی وجہ سے بھارت جیسا بڑا ملک گھٹنوں پر آ چکا ہے- بالخصوص، پاکستان فضائیہ کے شاہینوں نے ایک بار پھر پاکستان کا سر فخر سے بلند کر دیا- بھارت نے جب اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کیلئے پاکستان پر حملے کرنا شروع کر دیے تو افواج پاکستان نے پوری قوت کے ساتھ اس کو ناکوں چنے چبوا دیے- پاکستان کی قابل فخر افواج ہمیشہ کی طرح ”بنیان مرصوص“ ثابت ہوئیں- اس بار پاکستان فضائیہ کے J-10C فائٹر جنگی جہاز پہ عمدہ مہارت نے انڈیا کے فرانس سے امپورٹڈ جدید رافیل جہازوں کا قلع قمع کر دیا- باوجود اپنی ایڈوانس ٹیکنالوجی کے یہ جہاز پاکستان کے شاہینوں کے سامنے پِدّی ثابت ہوئے- پاکستان کی زبردست دفاعی صلاحیتوں کی وجہ سے مودی جیسے شر پسند عناصر پر خوف طاری ہو چکا ہے-

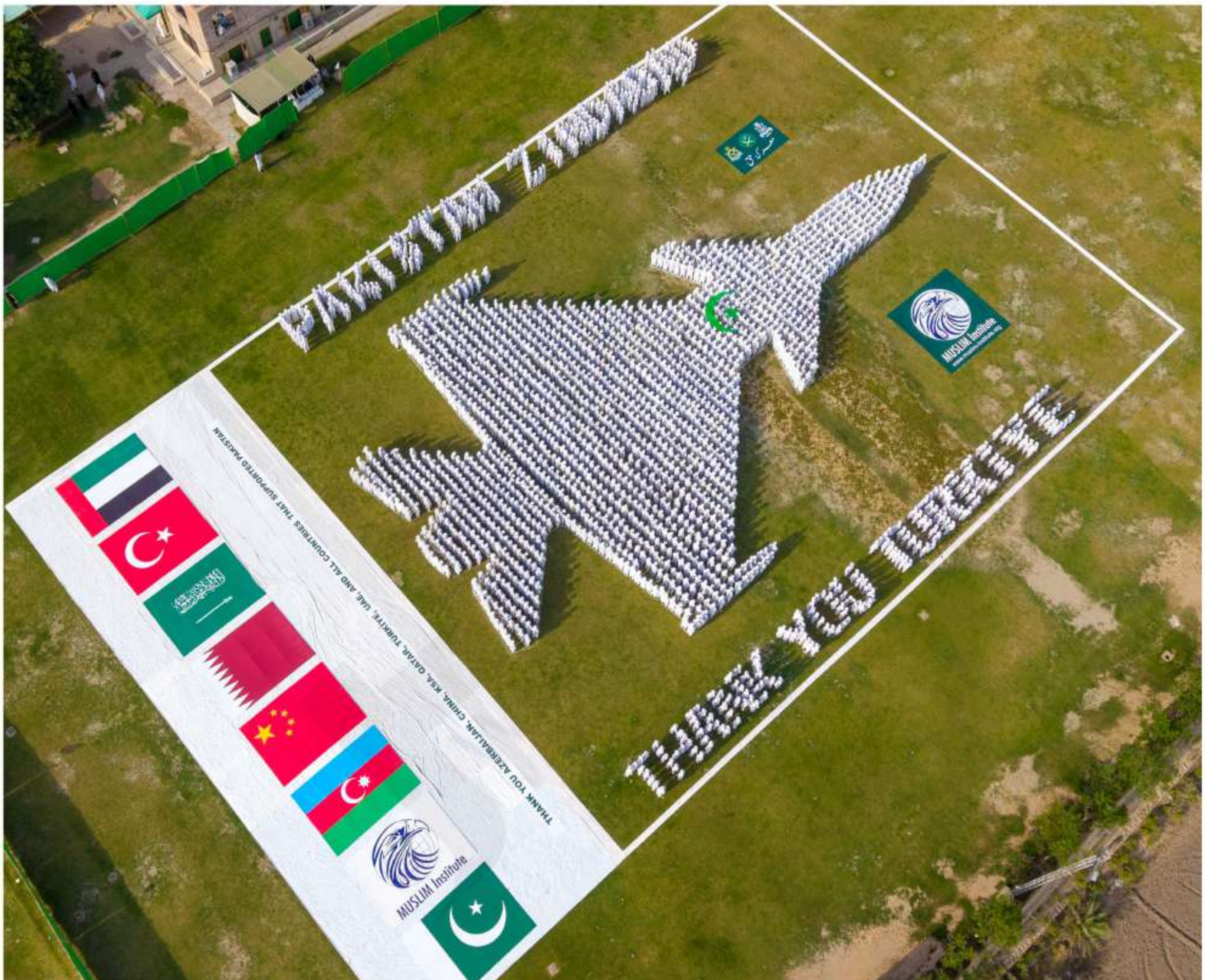

دو قومی نظریہ کی بنیاد پر پاکستان کی ریاست معرض وجود میں آئی، اس دن سے لے کر آج تک بھارت نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ضائع نہیں کیا- اس نے جہاں سفارتی سطح پر پاکستان کو تنہا کرنے کی کوشش کی وہیں پاکستان میں اندرونی عدم استحکام کے لیے دہشت گردی کو سپورٹ کیا- آج ملک کے مختلف حصوں میں بگڑتے حالات کی وجہ بھارتی خفیہ تنظیم را کی سازشیں ہیں- جیسا کہ بھارت کے محبوس ایجنٹ کلبھوشن یادیو نے خود اعتراف کیا- تاہم پاکستان کے سیکیورٹی اداروں اور عوام کی بھرپور حمایت نے دہشت گردی کا جوانمردی سے مقابلہ کیا ہے-

اس موقع پہ مسلم انسٹیٹیوٹ کے چیئر مین صاحبزادہ سلطان احمد علی صاحب نے ماڈل کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف اپنے غازیوں اور شہیدوں کو خراجِ تحسین ہی نہیں بلکہ دشمن مودی کو بھی پیغام ہے کہ ہم دفاعِ وطن میں سیسہ پلائی دیوار کی طرح متحد ہیں- بی جے پی نے انٹیلیجنس فیلیئر (intelligence failure) چھپانے اور اپنے ووٹ بینک کو خوش کرنے کے لیے پاکستان کے اوپر جنگ کو مسلط کرنا چاہا- بھارت نے اس جنگ میں صرف رافیل نہیں کھوئے، بلکہ روائتی جنگی صلاحیت میں برتری رکھنے کا دعویٰ بھی کھو دیا ہے-

اسی تناظر میں انہوں نے ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی اور اس کی جماعت کی حقیقت کو بے نقاب کرتے ہوئے کہا کہ مودی نے مساجد پر حملے کیے، معصوم شہریوں کو اور بچوں کو شہید کیا، یہ آر ایس ایس ذہنیت ہے- آج ہندوستان کو اصل خطرہ بی جے پی، آر ایس ایس اور شیو سینا جیسی شدت پسند جماعتوں سے ہے جن کی وجہ سے صرف بھارت ہی نہیں بلکہ پورا جنوبی ایشیا سلگ رہا ہے- بھارتی حملے ظاہر کرتے ہیں کے نریندر مودی اور بی جے پی ریاستی دہشت گردی کے ذریعے اکھنڈ بھارت کا خواب پورا کرنا چاہتے ہیں- بھارتی ریاستی دہشت گردی نہ صرف پاکستان بلکہ پورے خطے کے لیے خطرہ ہے- بھارت نے ہمیشہ غیر قانونی ہتھکنڈوں کے ذریعے اپنے ناپاک ارادے پورے کیے- کینیڈا اور امریکہ نے مضبوط دلائل سے ثابت کیا ہے کہ وہاں بھی سکھوں کے قتل میں انڈیا ملوث ہے- اسی طرح بھارت کے تمام پڑوسی اس کی دخل اندازیوں کی وجہ سے شدید تحفظات کا شکار ہیں-

چیئر مین مسلم انسٹیٹیوٹ نے مزید کہا کہ مسلم انسٹیٹیوٹ کی یہ کاوش پاکستانیوں کے جذبات کی عملی تصویر ہے- آج، تمام پاکستانی اپنی افواج کی پشت پر ہر ممکن مدد کے لیے تیار ہیں- جب بات پاکستان کی سالمیت پر آ جائے تو یہ شیر دل قوم اپنے اختلافات کو بالائے

طاق رکھ کر بنیان مرصوص بن جاتی ہے- افواج پاکستان اور پاکستانی قوم کلمہ طیبہ کی پاسبان ہے، جس کی بنیاد پر یہ عظیم وطن قائم ہوا- بھارت جدید ہتھیاروں سے مسلح ہونے کے باوجود بھی پاکستان کا بال بیکا نہیں کر سکتا- اس کے ناپاک ارادے ہمیشہ کی طرح خاک آلود ہوتے رہیں گے-

☆☆☆

بھارتی جعلی حملوں کی سیاست
پاکستان کا بہترین دفاع

محمد محبوب
(شعبہ سیاسیات و بین الاقوامی تعلقات - قائداعظم یونیورسٹی)

ابتدائیہ:

"ہمسایہ تبدیل نہیں کیا جاسکتا" ایک مشہور سفارتی اور سیاسی مقولہ ہے، جو اکثر پاکستان اور بھارت کے تناظر میں استعمال ہوتا ہے- یعنی جغرافیائی طور پر جو ممالک ایک دوسرے کے ہمسایہ میں واقع ہوتے ہیں، وہ اپنی جگہ نہیں بدل سکتے، اس لیے اُنہیں اپنے باہمی تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے- بدقسمتی سے پاکستان کا جنوبی ایشیا میں ایک ایسے ہمسائے سے پالا پڑا ہے جو جغرافیائی، معاشی اور عسکری لحاظ سے برتری رکھنے کا دعویٰ تو کرتا ہے لیکن اپنے سے کئی گنا چھوٹے ملک کا مقابلہ کرسکنے سے بھی قاصر ہے- آزادیٔ ہند اور تقسیم کے بعد بھارت کی ہمیشہ سے یہی خواہش رہی ہے کہ پاکستان کا وجود ختم کر سکے لیکن وہ اپنے مذموم مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکا- کبھی وہ پاکستان میں دہشت گردی کا مرتکب ہوتا ہے تو کبھی اپنے ہی ملک کے اندر خود جعلی جنگی حملوں کے ذریعے پاکستان پہ الزام تراشیاں کرتا ہے اور بدلہ چکانے کی آڑ میں حملہ آور ہونے کی کوشش کرتا ہے-

اڑی، پٹھان کوٹ، پلوامہ اور اب پہلگام میں یہی پرانی کہانی دوہرا کر پاکستان پر دوبارہ بھارت نے چڑھائی کرنے کی کوشش کی لیکن ہمیشہ کی طرح اسے منہ کی کھانی پڑی- زیر نظر مضمون میں ہم پہلگام "فالس فلیگ آپریشن" کے بعد نہ صرف پاکستان کے خلاف ہونی والی بھارتی جارحیت بلکہ پاکستان کے ردعمل کا جائزہ لینے کی کوشش کریں گے- اس کے علاوہ خطے میں ہم نام نہاد بھارتی فوجی اور عسکری برتری کے مفروضے کا بھی جائزہ لیں گے-

بھارت کی بزدلانہ کارروائی اور پاکستان کا مؤثر جواب:

22 اپریل 2025ء کو ہونے والے مقبوضہ جموں و کشمیر کے علاقے پہلگام میں "فالس فلیگ آپریشن" کے بعد بھارت نے حسبِ روایت بغیر کسی ٹھوس ثبوت کے دعویٰ کیا کہ اس حملے میں پاکستانی عناصر ملوث تھے، جسے پاکستان نے فوری طور پر مسترد کرتے ہوئے آزادانہ تحقیقات کروانے اور اس میں بھرپور تعاون کی پیشکش کی-[1] اس کے علاوہ بھارت نے سندھ طاس معاہدہ معطل کرنے کا اعلان بھی کیا- اس کے ساتھ ساتھ بھارت نے اٹاری سرحد کی بندش، سفارتی عملے میں کمی اور ویزوں پر پابندی بھی عائد کی-[2] بھارتی اقدامات کے ردعمل میں پاکستان نے بھی بھارت سے دو طرفہ معاہدے معطل کرنے کا عندیہ دیتے ہوئے، فضائی حدود اور واہگہ سرحد بند کرنے اور دو طرفہ تجارت کا عمل معطل کرنے کا اعلان کیا- پاکستان کے دیگر اقدامات میں بھارت کی طرح دفاعی اتاشیوں اور اُن کے معاونین کو

[1]Dawn, PM Shehbaz says Pakistan open to 'neutral, transparent' probe into Pahalgam attack. April 26, 2025. https://www.dawn.com/news/1906694/pm-shehbaz-says-pakistan-open-to-neutral-transparent-probe-into-pahalgam-attack

[2]NDTV, India Suspends Indus Waters Treaty, Shuts Attari Border In Strong Response To Pakistan, 24 April 2025 https://www.ndtv.com/world-news/india-suspends-indus-water-treaty-with-pakistan-day-after-pahalgam-terror-attack-that-killed-26-8238399

ملک چھوڑنے اور سفارتی عملہ محدود کرنے کو کہا گیا۔ وزیراعظم پاکستان نے کہا کہ پاکستان کے حصے کے پانی کے بہاؤ کو روکنے یا اس کا رُخ موڑنے کی کسی بھی کوشش کو جنگی اقدام تصور کیا جائے گا اور یہ کہ پاکستان بھارت کے ساتھ شملہ معاہدے سمیت تمام دوطرفہ معاہدوں کو معطل کرنے کا حق استعمال کر سکتا ہے۔

بھارتی قیادت کی طرف سے جنگی ماحول پیدا کرنے کے لئے مختلف بیانات میڈیا میں دیئے گئے جس پر پاکستان نے باضابطہ طور پر اعلان کیا کہ بھارت کی کسی بھی قسم کی جارحانہ کارروائی کا سخت اور فیصلہ کن جواب دیا جائے گا۔[3]

یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ پہلگام حملے کے فوراً بعد صرف چند منٹوں کے اندر اندر بغیر کسی ثبوت اور تحقیقات کے پاکستان کے اوپر الزامات تراشی شروع کر دی بلکہ سندھ طاس معاہدہ معطل کرنے کا اعلان کر دیا۔بھارتی سیاسی رہنماوں اور عوام نے پہلگام حملے کو بھارتی سیکورٹی فورسز کی ناکامی قرار دیتے ہوئے مودی سرکار سے یہ پوچھا کہ اگر پہلگام ایل او سی سے 400 کلومیٹر دور ہے اور کشمیر میں 9 لاکھ بھارتی فوجی تعینات ہیں تو وہاں ایسا حملہ کیسے ممکن ہوا؟۔

6 اور 7 مئی 2025ء کی رات کے اندھیرے میں بھارت نے آزاد جموں وکشمیر اور پاکستانی علاقوں پر حملہ کیا، آئی ایس پی آر کے مطابق بھارت کی بزدلانہ کارروائیوں کے نتیجے میں 11 جوانوں کے ساتھ ساتھ 40 بے گناہ شہری شہید ہوئے جن میں 7 خواتین اور 15 بچے شامل ہیں جبکہ 121 افراد زخمی ہوئے جن میں 10 خواتین اور 27 بچے شامل ہیں۔

بھارت نے اس حملے کو ”آپریشن سندور“ کا نام دیا۔اس دوران پاکستانی شاہینوں نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے بھارتی فضائیہ کے 5 طیارے مار گرائے جن میں 3 جدید رفیل، 1 مگ 29 اور 1 ایس یو طیارے شامل تھے۔[4] یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ فضائی معرکے کے دوران دونوں ممالک کے طیاروں نے بین الاقوامی سرحد عبور نہیں کی جبکہ پاکستان فضائیہ نے بھارت کے ان طیاروں کو نشانہ بنایا جو پاکستانی علاقوں میں میزائل حملے کرنے میں شامل تھے۔ عالمی ماہرین نے اس فضائی جھڑپ کو دوسرے جنگِ عظیم کے بعد کی سب سے بڑی جھڑپ قرار دیا گیا ہے جس میں ایک مختصر وقت میں 125 کے قریب لڑاکا

طیارے شامل تھے۔

بھارت کی اس کھلی جارحیت کے بعد پاکستان کے قومی سلامتی کمیٹی کے 7 مئی کو ہونے والے اجلاس میں بھارتی حملوں کے جواب میں مسلح افواج کو کارروائی کا مکمل اختیار دیا گیا۔ اجلاس کے بعد جاری ہونے والے اعلامیہ کے مطابق اقوام متحدہ کے چارٹر کی شق نمبر 51 کے مطابق ”پاکستان معصوم شہریوں کے خون اور اپنی خود مختاری کی کھلی خلاف ورزی کا بدلہ لینے کے لیے اپنے منتخب وقت، مقام اور طریقے سے، اپنے دفاع کا حق رکھتا ہے“۔[5]

[3]ToI, Pakistan vows fierce response to Indian aggression, 1 May, 2025. https://timesofindia.indiatimes.com/india/pakistan-vows-fierce-response-to-indian-aggression/articleshow/120774776.cms

[4]Business Recorder, Pakistan downs 5 Indian Air Force jets in retaliation for missile attacks, says DG ISPR, 7 May 2025. https://www.brecorder.com/news/40361337

[5]The Express Tribune, Pakistan military authorised to strike India 'at time, place and manner of own choosing', May 7, 2025 https://tribune.com.pk/story/2544516/nsc-authorises-military-to-strike-india-on-own-terms

اس دوران بھارت نے اسرائیلی ساختہ اور مختلف اقسام کے ڈرونز سے بھی پاکستان میں حملے جاری رکھے-9 اور 10 مئی کی درمیانی شب بھارت کی طرف سے میزائل حملے میں راولپنڈی، شورکوٹ اور مرید ایئر بیس کو نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی- پاک فوج کے دفاعی نظام نے اکثر میزائل راستے میں تباہ کر دیئے یا ان کا نشانہ تبدیل کر دیا جس سبب کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا-بھارتی جارحیت کے جواب میں بالآخر 10 مئی کو پاکستان نے ''آپریشن بنیان مرصوص'' کے تحت جوابی کارروائی شروع کی، جس میں زمینی، فضائی اور سائبر محاذ پر حملے کیے گئے-بھارت کے 26 ملٹری ٹارگٹس کو نشانہ بنایا گیا، جن میں مقبوضہ کشمیر اور بھارت کے اندرونی علاقے شامل تھے-نشانہ بنائے گئے اہداف میں سورت گڑھ، سرسہ، بھج، نالیا، آدم پور، بھٹنڈہ، برنالہ، ہلواڑہ، اونتی پورہ، سری نگر، جموں، ادھم پور، مامون، امبالہ اور پٹھان کوٹ میں فضائیہ اور ایوی ایشن کے اڈے شامل تھے جنہیں شدید نقصان پہنچایا گیا- آئی ایس پی آر کے مطابق براہموس میزائل ذخائر اور ایس400 سسٹمز کو مؤثر انداز میں تباہ کیا گیا-[6]

عالمی سطح پر ثالثی کے نتیجے میں ہونے والی جنگ بندی کے بعد بھارتی قیادت کی جانب سے شدت پسندنانہ اور جنگی جارحیت پر مبنی بیانات کا سلسلہ بدستور جاری ہے- پاکستان کے ہاتھوں ملنے والی ہزیمت کے باوجود نریندر مودی کی جانب سے دھمکیاں اور جارحانہ ردعمل جاری ہے- دی اکنامک ٹائمز کے مطابق مودی نے کہا کہ آپریشن سندور کے ذریعے ایک نئی لائن کھینچی جا چکی ہے- انہوں نے مزید کہا کہ

> ''میں ایک بار پھر دہراتا ہوں کہ ہم نے پاکستان کے دہشت گردوں اور فوجی اہداف کے خلاف اپنی انتقامی کارروائیوں کو فی الحال معطل کیا ہے''-

BBC کے مطابق بھارتی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے فوجیوں سے خطاب کے دوران کہا کہ:

> ''آپریشن سندور ابھی ختم نہیں ہوا، جو کچھ ہوا صرف ایک ٹریلر تھا، صحیح وقت آنے پر ہم پوری تصویر دنیا کو دکھائیں گے''-

بھارتی فوج کی جانب سے بھی ایسے بیانات دیئے جا رہے ہیں- ہندوستان ٹائمز کی خبر کے مطابق مقبوضہ جموں و کشمیر میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے بریگیڈیئر مہاجن نے کہا کہ:

> ''آپریشن سندھور ختم نہیں ہوا، یہ صرف وقتی طور پر معطل ہے''-

میڈیاوار فیئر اور بھارتی پروپیگنڈا:

میڈیا نے اس جنگ میں عوامی رائے عامہ ہموار کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کیا- پہلی بار پاکستان کا مرکزی دھارے کا میڈیا اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز ایک متفقہ اور مربوط بیانیے کے تحت سامنے آئے، جس نے بھارتی پروپیگنڈے کا مؤثر انداز میں توڑ کیا- پاکستانی میڈیا نے ذمہ دارانہ صحافت، فوری فیکٹ چیکنگ اور حکمت عملی پر مبنی رپورٹنگ سے عوام کو نہ صرف باخبر رکھا بلکہ قومی حوصلے کو بھی بلند کیا- اس اتحاد اور پیشہ ورانہ طرزِ عمل نے دنیا کو دکھایا کہ پاکستان نہ صرف دفاعی محاذ پر مضبوط ہے بلکہ اطلاعاتی جنگ میں بھی دشمن کا مقابلہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے-اس کے مقابلے الجزیرہ کی رپورٹس کے مطابق بھارتی میڈیا کے بڑے بڑے چینلز پر جھوٹی خبروں کا بازار گرم رہا- بھارت کے متعدد بڑے بڑے صحافی ڈس انفارمیشن کا شکار ہو کر غلط معلومات پھیلاتے رہے-بھارتی میڈیا، جسے پہلے ہی انتہا پسندی اور قوم پرستی پر مبنی رپورٹنگ پر تنقید کا سامنا تھا، اس بار بری طرح بے نقاب ہو گیا- غیر مصدقہ خبروں کی اشاعت، جنگی جنون پر مبنی تجزیے اور اشتعال انگیز بیانیے نے بھارت کے صحافتی وقار کو شدید نقصان پہنچایا- کئی مشہور اینکرز اور صحافیوں کو ان کے جھوٹے دعوؤں پر عوامی سطح پر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا، جس سے بین الاقوامی سطح پر دنیا کی

---

[6] Pakistan never requested ceasefire, May 11, 2025 www.tribune.com.pk/story/2545242/dg-ispr-holds-press-briefing-on-operation-bunyan-un-marsoos-launched-against-indian-aggression

سب سے بڑی جمہوریت میں صحافت کی آزادی اور معیار پر سنجیدہ سوالات اٹھے۔

خطے میں روایتی جنگ میں بھارتی بالادستی کو جھٹکا:

بھارت نہ صرف خطے کے تمام ممالک کے مقابلے میں دفاعی ساز و سامان پر سب سے زیادہ بجٹ خرچ کرتا ہے بلکہ دنیا کے ان 5 ممالک میں اس کا شمار ہوتا ہے جو سب سے زیادہ رقم دفاع پہ خرچ کرتے ہیں۔ اپریل 2025ء میں سٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (SIPRI) کی شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق بھارت کے فوجی اخراجات 1.6 فیصد اضافے سے 86.1 بلین ڈالر ہو گئے جبکہ پاکستان نے 10.2 بلین ڈالر خرچ کیے ہیں۔[7] بھارت وہ واحد ملک ہے جس کے اپنے تمام ہمسایہ ممالک کے ساتھ تنازعات موجود ہیں ۔ خطے کے دو بڑے ممالک چین اور پاکستان سے جنگیں بھی کر چکا ہے۔ جنوبی ایشیاء میں سب سے پہلے نیوکلیئر ہتھیاروں کو ٹیسٹ کرنے والا بھی بھارت ہے۔ اپنے انہی جارحانہ عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جنوبی ایشیا میں بھارت نے اسلحے کی دوڑ لگائی ہوئی ہے۔ جس کے واضح ثبوت بڑھتے ہوئے بھارتی دفاعی اخراجات ہیں۔ اتنے بڑے دفاعی بجٹ اور ساز و سامان ہونے کے باوجود حالیہ بھارتی جارحیت کے دوران پاکستان کی طرف سے تین رفیل، ایک روسی ساختہ Su-30 اور ایک MiG-29 گرا کر پاکستان نے بھارت کے غرور کو خاک ملاتے ہوئے روایتی جنگ میں اس کی برتری کو چیلنج کیا ہے۔ ''جنگ میں نقصان ہوتا رہتا ہے'' کے علاوہ بھارت کی جانب سے کسی بھی قسم کی کوئی خبر سرکاری سطح پر نہیں لائی گئی جبکہ انٹرنیشنل میڈیا طیاروں کے گرنے کو یقینی بتا رہے ہیں۔

الجزیرہ سے بات کرتے ہوئے بھارتی سیکیورٹی ذرائع نے تصدیق کی کہ تین جنگی طیارے مقبوضہ جموں و کشمیر کے علاقے میں گر کر تباہ ہوئے۔ رائیٹرز نیوز ایجنسی نے بھی

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت کے چار ذرائع کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ تین جنگی طیارے گر کر تباہ ہو گئے۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق کم از کم دو طیارے گرنے کی تصدیق ہوئی ہے، جب کہ امریکی نشریاتی ادارے کو ایک فرانسیسی ذریعے نے بتایا کہ کم از کم ایک رافیل طیارہ تباہ ہوا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس (AP) کے فوٹو جرنلسٹوں کی جانب سے کھینچی گئی تصاویر میں پلوامہ ضلع میں ایک طیارے کا ملبہ صاف طور پر دیکھا جا سکتا ہے، جو مقبوضہ جموں و کشمیر میں واقع ہے۔[8] خصوصاً فضائی محاذ پر پاکستان نے تاریخ رقم کی، جب 21ویں صدی کی سب سے بڑی اور طویل فضائی جھڑپ میں پاکستان ایئر فورس (PAF) کے صرف 42 طیاروں نے بھارت کے 82 جنگی طیاروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ تعداد میں کم ہونے کے باوجود، پاکستانی پائلٹس نے شجاعت سے لڑتے ہوئے بھارت کے پانچ طیارے مار گرائے۔ یہ معرکہ پاکستان کی دفاعی قوت، پیشہ ورانہ تیاری اور دشمن کو مؤثر جواب دینے کی صلاحیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پاکستانی فضائیہ نے بھارتی طیارے گرانے اور ڈرونز حملے ناکام بنانے کے ساتھ ساتھ

---

[7]The Hindu, 29 April 2025. www.thehindu.com/news/national/in-2024-indias-military-expenditure-was-nearly-9-times-that-of-pakistan-sipri/article69501492.ece

[8]Al Jazeera, Did Pakistan shoot down five Indian fighter jets? What we know, May 14, 2025 https://www.aljazeera.com/amp/news/2025/5/14/did-pakistan-shoot-down-five-indian-fighter-jets-what-we-know

بیشتر جدید ڈرونز اور براہموس میزائلوں کو سافٹ کِل طریقہ کار کے ذریعے ناکارہ بنایا اور انھیں اپنے ہدف تک پہنچنے سے کامیابی کے ساتھ روکا۔

پاکستان نے اس جنگ کے دوران الیکٹرانک وارفیئر اور فضائی دفاع کے شعبوں میں بھی نمایاں پیش رفت کا مظاہرہ کیا۔ دشمن کی جانب سے بھیجے گئے 80 سے زائد ڈرون کو، جن میں سے کئی اسرائیلی ساختہ تھے، مؤثر طریقے سے ناکارہ بنا دیا گیا اور انہیں کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانے سے پہلے ہی تباہ کر دیا گیا۔ اس جنگ میں پاکستان نے غیر معمولی بہادری، مضبوط اعصاب اور جنگی مہارت کا مظاہرہ کیا۔ جہاں بہت سے تجزیہ کاروں کا خیال تھا کہ روایتی جنگ میں بھارت کو برتری حاصل ہو گی، وہاں پاکستان نے نہ صرف ان اندازوں کو غلط ثابت کیا بلکہ کئی محاذوں پر فضائی اور زمینی برتری حاصل کر کے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ دنیا بھر کے فوجی مبصرین نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ پاکستان نے ہوشیاری، بہترین حکمتِ عملی اور ٹیم ورک کے ذریعے بھارت کی جارحیت کا مؤثر جواب دیا اور جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے صحافیوں نے بھارت کے ساتھ فوجی محاذ آرائی میں پاکستان کی صلاحیتوں کو سراہا ہے۔ سی این این کے انٹرنیشنل ڈپلومیٹک ایڈیٹر نک رابرٹسن نے انکشاف کیا کہ پاکستان کے میزائل حملوں نے ہندوستان کو پیچھے ہٹنے اور جنگ بندی قبول کرنے پر مجبور کیا۔ انہوں نے ایک ٹی وی انٹرویو میں جنگ بندی کے متعلق تفصیلات شیئر کیں۔[9] سی این این نے رپورٹ کیا کہ پہلگام حملے کے بعد پاکستان نے بھارت کے خلاف ایک منظم اور مؤثر میزائل کارروائی کی، جس کے ذریعے بھارتی جارحیت کا بھرپور جواب دیا گیا اور پاکستان نے اپنی دفاعی حکمت عملی اور عسکری صلاحیت کا واضح مظاہرہ کیا۔

برطانوی جریدے ٹیلی گراف نے فرانسیسی وزارت دفاع کے ذرائع کے حوالے سے کہا کہ ہندوستان کا کم از کم ایک جدید ترین جنگی طیارہ ایک فرانسیسی ساختہ رافیل لڑاکا طیارہ جنگ میں کھو گیا ہے۔[10] بی بی سی نے اپنی ایک رپورٹ میں ایک امریکی اہلکار کی ادارے رائٹرز کو دی گئی معلومات کے مطابق مار گرایا جانے والا کم از کم ایک انڈین طیارہ فرانسیسی ساختہ رافیل ہی تھا جبکہ فرانسیسی انٹیلیجنس سے وابستہ ایک اہلکار نے سی این این سے بات کرتے ہوئے طیارہ گرنے کی تصدیق کی تھی۔[11]

برطانوی مؤرخ مائیکل کلارک نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک عسکری برتری کی جنگ تھی، جس میں پاکستان نے جدید اور تکنیکی ہتھیار استعمال کیے جنہوں نے بھارت کو مکمل طور پر حیران کر دیا۔[12]

بھارت کی اپوزیشن جماعت کانگریس کے اہم رہنما ششی تھرور نے تسلیم کیا کہ پاکستان کے پاس ایک بہت بڑی فوج اور کئی طاقتور ہتھیار موجود ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت کو اس معاملے کو مزید نہیں بڑھانا چاہیے۔[13]

سابق بھارتی لیفٹیننٹ جنرل پی آر شنکر نے "آپریشن" کے دوران چینی فوجی ساز و سامان کے شاندار استعمال پر پاک فوج کی بھرپور تعریف کی ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ پاکستان نے چینی دفاعی ٹیکنالوجی کو نہایت مؤثر اور مہارت سے استعمال کیا، جو اس کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور تکنیکی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔[14]

---

[9] Daily Times, U.S. journalist unveils how Pakistan's military strength Forced India to Negotiate. May 11, 2025. www.dailytimes.com.pk/1299214/u-s-journalist-unveils-how-pakistans-military-strength-forced-india-to-negotiate/

[10] Quoted in Telegraph www.telegraph.co.uk/world-news/2025/05/11/trump-angers-india-with-offer-to-mediate-on-kashmir/

[11] BBC, https://www.bbc.com/urdu/articles/czr8g2ly8dno

[12] Interview qoued in Dawn News, https://www.dawnnews.tv/news/1259127/

[13] The Economic Times India, https://m.economictimes.com/news/politics-and-nation/prolonging-military-conflict-with-pakistan-is-not-indias-biggest-priority-today-says-shashi-tharoor/articleshow/121074779.cms

[14] Gen. P R Shinker Statement quoted by WeNewe www.youtube.com/shorts/kkdPXf66-Gc?si=9TxzWLfQdKOVPrHy

اگرچہ پاکستان کی طرف سے یہ بھارتی جارحیت کے خلاف دفاعی کارروائی تھی، لیکن پھر بھی پاکستان نے آپریشن بنیان مرصوص کے ذریعے بھارت کو بھاری فوجی نقصان پہنچایا - اس موقع پر پاکستان کے لیے ان بھارتی فضائی حملوں کا جواب دینا ناگزیر تھا تاکہ بھارت کی طرف سے مستقبل کی کسی بھی جارحیت کی حوصلہ شکنی کی جا سکے- اس سے پہلے بھی 2019ء میں انڈین فضائیہ کی محدود صلاحیتیں پاکستان کے مقابلے میں بے نقاب ہوئیں جب آپریشن سوفٹ ریٹارٹ کے دوران پاکستان نے بھارتی جہاز مار گرائے تھے- بھارت کے حالیہ حملے ماضی کے محدود اور غیر رسمی اقدامات سے مختلف تھے- اس بار اس نے بین الاقوامی سرحد عبور کرتے ہوئے بہاولپور اور مرید کے جیسے حساس شہروں کو نشانہ بنایا، جو بین الاقوامی قوانین اور جنگی ضوابط کی صریح خلاف ورزی تھی-

پاکستان نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ نہ صرف وہ ایک روایتی فوجی طاقت کا حامل ملک ہے بلکہ ایک ذمہ دار ایٹمی قوت بھی ہے- اسی لیے، بھارت کی حالیہ جارحیت کے تناظر میں پاکستان کیلئے لازم ہو گیا تھا کہ وہ بروقت اور مؤثر فوجی ردعمل کے ذریعے اپنی ڈیٹرنس صلاحیت کو واضح کرے اور خطے میں طاقت کے توازن کو برقرار رکھے- اگر پاکستان خاموشی اختیار کرتا یا فوجی سطح پر ردعمل سے گریز کرتا، تو اس کا منفی اثر نہ صرف اس کی قومی سلامتی پر پڑتا بلکہ اس کی نیوکلیئر ڈیٹرنس پالیسی بھی مشکوک ہو جاتی، جو مستقبل میں مزید بھارتی جارحیت کی راہ ہموار کر سکتی تھی - پاکستان نے جارحیت کے جواب میں مؤثر اور متناسب فوجی کارروائی کرتے ہوئے واضح پیغام دیا کہ وہ اپنی خودمختاری کے دفاع میں کسی بھی حد تک جا سکتا ہے- یہ حکمتِ عملی نہ صرف مؤثر ڈیٹرنس کو ظاہر کرتی ہے بلکہ خطے میں طاقت کے توازن کو برقرار رکھنے کی پاکستان کی صلاحیت اور عزم کا بھی مظہر ہے-

عالمی منظرنامے پر مسئلہ کشمیر اجاگر ہونا:

پاکستان نے نہ صرف غیر متوقع طور پر سفارتی برتری حاصل کی بلکہ مسئلہ کشمیر کو ایک بار پھر بین الاقوامی سطح پر اجاگر کرنے میں کامیاب رہا ایک ایسا نتیجہ جس سے بھارت طویل عرصے سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا- امریکی صدر ٹرمپ نے کہا کہ امریکا مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے بطور ثالث کام کرنے کو تیار ہے- انہوں نے سوشل میڈیا پہ کہا، ”میں آپ دونوں کے ساتھ مل کر یہ دیکھوں گا کہ کیا ہزار سال بعد کشمیر کے حوالے سے کوئی حل نکل سکتا ہے“-[15]

کنگز کالج لندن کے سینئر لیکچرر والٹر لاڈوِگ نے کہا کہ تازہ ترین تنازعہ نے پاکستان کو مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی بنانے کا موقع فراہم کیا، جو اس کا دیرینہ اسٹریٹجک ہدف تھا-[16] اس جنگ بندی، جس میں امریکہ کی ثالثی موجود تھی نے نہ صرف پاکستان کے مؤقف کو تقویت دی بلکہ بھارت کے اس دعوے کو بھی چیلنج کیا کہ مسئلہ کشمیر صرف دہلی اور اسلام آباد کے درمیان ہے- اقوام متحدہ، عالمی میڈیا اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھی اس دوران وادی میں بھارتی اقدامات پر سوالات اٹھائے، جو پاکستان کی سفارتی فتح کی ایک اور علامت تھی- پاکستان نے امن، مذاکرات اور کشمیری عوام کے حق خودارادیت پر زور دے کر خود کو ایک ذمہ دار ریاست کے طور پر پیش کیا- یہ سب عوامل پاکستان کے لیے ایک سفارتی کامیابی کے طور پر سامنے آئے ہیں-

[15] Al Jazeera, Trump offers to work with India, Pakistan on Kashmir 'solution, 11 May 2025. https://www.aljazeera.com/news/2025/5/11/trump-offers-to-work-with-india-pakistan-on-kashmir
[16] Ibid.

چائنیز ٹیکنالوجی کی یورپین اور مغربی ٹیکنالوجی پر سبقت:

دی ڈپلومیٹ میں لکھے گئے مضمون کے مطابق پاکستان کے بھارتی طیارے گرانے میں کامیاب ہونے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ چین کا عسکری صنعتی نظام اب اپنے ہم عصر حریفوں کے مقابلے میں مسابقتی حیثیت اختیار کر چکا ہے- اس تناظر میں، J-10C اور JF-17 جیسے طیارے عالمی منڈی میں زیادہ مقبولیت حاصل کر سکتے ہیں-[17]

یہ پیش رفت پاکستان کے لیے بھی اہم ہے، کیونکہ یہ ملکی دفاعی صلاحیت کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ چین کے ساتھ اسٹریٹیجک تعاون کو مزید مستحکم کرتی ہے-

بلوم برگ نے بھی لکھا ہے پاکستان کی اس کارروائی میں چینی ساختہ جدید ہتھیاروں اور ٹیکنالوجی نے کلیدی کردار ادا کیا ہے- جس کی وجہ چین کے ہتھیاروں نے کافی حد تک اپنی دھاک بٹھائی ہے- ایشیا ٹائمز نے لکھا ہے کہ چین کے طیاروں اور میزائلوں نے پاکستان کو بھارت کے اوپر برتری دلائی بلکہ کامیاب بھی کیا- چین کے ساتھ دفاعی تعاون کے نتیجے میں پاکستان نے ایسے جدید ڈرونز، میزائل سسٹمز اور ریڈار ٹیکنالوجی حاصل کی ہے جو نہ صرف مؤثر اور کم لاگت ہیں بلکہ میدانِ جنگ میں مغربی ٹیکنالوجی پر برتری بھی ثابت کر چکی ہیں-[18] چینی ساختہ جدید ہتھیار، جن میں ڈرونز اور میزائل سسٹمز شامل تھے، بھارت کو مغرب سے فراہم کردہ پلیٹ فارمز جیسے رافیل طیارے، اسرائیلی ہاروپ ڈرونز اور برطانوی یو اے ویز (UAVs) پر سبقت لے گئے- ان ٹیکنالوجیز کو کامیابی سے گرانا یا غیر مؤثر بنانا بھارت کے اس تصور کو جھٹلانے کے مترادف تھا کہ وہ خطے میں ''خالص سیکورٹی فراہم کنندہ'' ہے-

مزید یہ کہ، اس جنگ نے ثابت کر دیا کہ مقامی اور چینی ساختہ نظام بہت مؤثر طریقے سے کام کرتے ہیں اگر آپ کے پاس انہیں استعمال کرنے کیلئے مؤثر فورس موجود ہو- فرانسیسی میڈیا نے اس بات کی تصدیق کی ہے چین کے ہتھیاروں نے پاکستان اور بھارت کے مابین لڑائی میں Combat Test پاس کیا ہے- چینی ٹیکنالوجی نے پاکستان کو خود انحصاری کی راہ پر گامزن کیا ہے، جہاں مغربی ممالک پر انحصار کم سے کم ہوتا جا رہا ہے-[19] یہ بھی واضح ہوا ہے کہ جدید جنگیں صرف مہنگے ہتھیاروں سے نہیں، بلکہ حکمت، تکنیکی مہارت اور درست فیصلوں سے جیتی جاتی ہیں-

قومی یکجہتی کا عظیم مظاہرہ اور دوست ممالک کی حمایت

بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستانی قوم نے جس عزم و استقلال، اتحاد و اتفاق اور ملی یکجہتی کا مظاہرہ کیا، وہ تاریخ میں سنہری الفاظ سے لکھے جانے کے قابل ہے- بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کو دوست ممالک چین، ترکیہ، آذربائجان، سعودی عرب، قطر اور متحدہ عرب امارات سمیت متعدد ممالک کی حمایت حاصل رہی- ترکیہ کے صدر رجب طیب

[17]The Diplomat, www.thediplomat.com/2025/05/india-pakistan-military-crisis-a-testing-ground-for-chinese-military-hardware/

[18]Asia Times, https://asiatimes.com/2025/05/indias-little-war-hands-pakistan-wins-on-multiple-fronts/

[19]France 24
www.france24.com/en/asia-pacific/20250514-chinese-weapons-pass-combat-test-in-india-pakistan-clash-%E2%80%93-with-flying-colours

اردوان نے واضح کیا کہ اچھے برے دنوں میں وہ پاکستانی قوم کے ساتھ کھڑے ہیں- پاکستانی بھائیوں کو ان کے صبر و تحمل اور دانشمندانہ موقف پر مبارکباد بھی پیش کی- آذربائیجان کے صدر الہام علیوف نے وزیر اعظم پاکستان سے گفتگو کرتے ہوئے پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ بندی کا خیر مقدم کیا اور بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کی شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کی اور برادرانہ تعلقات مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا- آذربائیجان میں عوامی سطح پر بھی پاکستان کے حق میں عوامی جوش وخروش قابل دیدنی رہا-اس موقع پر چین نے بھی پاکستان کی سالمیت اور خودمختاری کی حمایت کا اعلان کیا-

اس بار حالات نے ایک نیا رخ لیا- بھارتی جارحیت نے پاکستانی قوم کو خوابِ غفلت سے جگا دیا- وہ قوم جو داخلی سیاسی و معاشی مسائل میں الجھ کر نظریاتی کمزوری کا شکار ہوتی جارہی تھی، اچانک متحد ہوگئی- قوم نے اپنے قومی نظریے، اسلامی دیگر داخلی مسائل ایک طرف رکھ کر پوری قوم نے یک آواز ہو کر وطن کے دفاع کا عہد کیا- بھارتی ڈرونز گرانے ہوں یا بھارت پر حملہ کرتے وقت میزائل لانچ کرنے ہوں، سوشل میڈیا پر آنے والی مختلف ویڈیوز سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ قوم اپنے ملک سے کتنا پیار اور محبت کرتی ہے اور ملکی دفاع کیلئے افواجِ پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے- جنگ بندی کے اعلان کے بعد بھی پوری قوم اپنے سپوتوں کو خراجِ تحسین پیش کر رہی ہے- ملک بھر جگہ جگہ ریلیاں نکالی جارہی ہیں- اسی طرح افواج پاکستان کو شاندار خراج تحسین پیش کرنے کا مظاہرہ ریسرچ تھنک ٹینک مسلم انسٹیٹیوٹ کی طرف سے پاکستان کے شہر جھنگ میں دربار حضرت سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) پر ہوا- ہزاروں افراد نے مل کر بھارت کا غرور خاک میں ملانے والے J10-C طیارے کا انسانی ماڈل بنادیا جس کے بعد پاکستان زندہ باد اور پاکستان کا مطلب کیا"لا الہ الا اللہ" کے نعرے لگائے گئے- اس موقع پر دوست ممالک کا بھی خصوصی شکریہ ادا کیا گیا-[20]

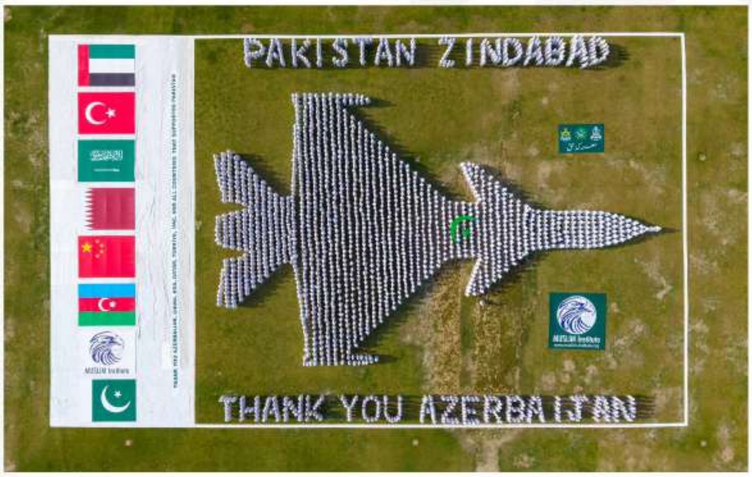

شناخت اور جغرافیائی سالمیت کو نئی قوت کے ساتھ یاد کیا- پاکستانی عوام نے ہر فرقہ، نسل اور زبان سے بالاتر ہو کر افواجِ پاکستان کے شانہ بشانہ ایک سیسہ پلائی دیوار "بنیان مرصوص" کی صورت اختیار کرلی- سیاسی اختلافات، معاشی پریشانیاں اور قومی اتحاد نے دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ پاکستان صرف ایک ریاست نہیں، بلکہ ایک نظریہ ہے- ایک ایسی قوم جو جب بھی آزمائش میں پڑتی ہے، تو اپنی افواج، قیادت اور نظریاتی اساس کے گرد مجتمع ہو جاتی ہے- یہ قومی بیداری اور

[20]The Nation, www.nation.com.pk/15-May-2025/jhang-residents-pay-tribute-to-paf-with-human-formation-of-j-10c-fighter-jet

ملی یکجہتی صرف وقتی رد عمل نہیں تھی، بلکہ ایک زندہ قوم کی پہچان تھی کہ ہم ایک قوم ہیں اور ہم اپنے وطن کی خود مختاری، نظریاتی سرحدوں اور وقار پر کبھی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

اختتامیہ:

امریکہ کی ثالثی میں پاکستان اور بھارت کے درمیان شروع ہونے والی کشیدگی رک چکی ہے لیکن مکمل طور پر یہ مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان دہائیوں پرانے مسئلہ کشمیر اور جوناگڑھ جیسے مسائل حل طلب ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت نے ایک بار پھر یہ ثابت کیا کہ جنوبی ایشیا کا امن بھارت کی غیر ذمہ دارانہ اور جارحانہ پالیسیوں کی وجہ سے مسلسل خطرے میں ہے۔روایتی جنگی جارحیت کے ساتھ ساتھ ماضی قریب میں بھارتی سیاستدان اور مذہبی شدت پسند رہنما پاکستان کے خلاف جوہری ہتھیاروں کے استعمال کی دھمکیاں دیتے رہے ہیں۔2019ء میں بھارتی وزیراعظم نریندر مودی نے بھی دھمکی دی کہ بھارت کے جوہری ہتھیار دیوالی کے لئے نہیں ہیں۔ حالیہ بھارتی جارحیت کے بعد بھارتی وزیر اعظم اور وزیر دفاع اپنی اپنی تقریروں میں جوہری ہتھیاروں کا ذکر کر کے کشیدگی کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پاکستان نے دنیا کو یہ پیغام دیا کہ وہ نہ صرف اپنی خود مختاری کے تحفظ کے لیے پُرعزم ہے بلکہ علاقائی امن کا خواہاں اور ذمہ دار ریاست بھی ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر رہے کہ جب پاکستان یا مسلمانوں کی بات آتی ہے تو بظاہر مختلف نظریات رکھنے والی BJP اور کانگریس کی سخت گیر پالیسیاں ایک ہو جاتی ہیں۔ مثلاً کانگریس کے دورِ حکومت میں 1971ء کی جنگ اور پاکستان کو دولخت کرنا، 1998ء میں ایٹمی دھماکے کرنا اور 2008 کے ممبئی حملوں کے بعد پاکستان پر الزامات جیسے اقدامات اس کی واضح مثالیں ہیں۔ BJP نے بھی 2016 میں سرجیکل اسٹرائیک اور 2019 میں پلوامہ حملے کے بعد بالاکوٹ ایئر اسٹرائیک جیسے جارحانہ اقدامات کے ذریعے اسی پالیسی کو جاری رکھا ہوا ہے۔بھارت میں ہندوتوا نظریات کے زیر سایہ بڑھتی ہوئی شدت پسندی نہ صرف بھارت کے اندر اقلیتوں کا مستقبل داؤ پہ لگائی ہوئی ہے بلکہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ ساتھ خطے کے امن کو تباہ کرنے کے درپہ ہے۔ہندوتوا کے زیر سایہ ہمسایہ ممالک پر جارحیت اور اسلحے کی دوڑ بھی جاری ہے اور ساتھ ساتھ ملک کے اندر سرکاری سرپرستی میں اقلیتوں کے خلاف زمین تنگ کی جارہی ہے۔ اسی شدت پسندانہ اور نفرت پر مبنی پروان چڑھنے والی سوچ کے باعث خالصتان، ناگالینڈ، منی پور، میزورام، آسام جموں وکشمیر اور جوناگڑھ سمیت 32 کے قریب آزادی کی تحریکیں بھارت میں چل رہی ہیں۔اس لئے پاکستان پر دہشتگردی کے الزامات لگانے سے قبل بھارت کو اپنے گھر کی فکر کرنی چاہیے۔ اگر عالمی برادری نے بھارت کے اندر بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کو روکنے کیلئے اقدامات نہ کئے تو جلد یا بدیر پوری دنیا کا امن برباد ہو سکتا ہے کیونکہ نیوکلئیر خطے میں روایتی جنگ کسی بھی بڑی تباہی کی جانب جا سکتی ہے۔ عالمی برادری کو ہوش کے ناخن لینے چاہیں اور اقتصادی مفادات سے ہٹ کر مظلوموں کی حمایت کرنی چاہیے اور کشمیر وجوناگڑھ کے مسائل کو حل کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

☆☆☆

کاغذی سکہ رائج الوقت کا ارتقاء

Currency Evolution

ندیم اقبال

دنیا میں پیسہ انسان کی معاشی تسکین کو پورا کرنے کیلئے اہمیت کا حامل ہے۔ اگر دیکھا جائے تو انسان اپنے معاشی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے روپیہ / پیسہ کماتا ہے جس سے وہ اپنی معاشی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ پیسے (money) کا تصور انسانی تاریخ میں ایک ارتقائی عمل کے ذریعے وجود میں آیا اور یہ کسی ایک شخص کی ایجاد نہیں ہے بلکہ مختلف تہذیبوں کے تجربات اور ضروریات کا نتیجہ ہے۔ پیسے کے تصور کو کئی مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، جو کہ بارٹر سسٹم (Barter System) سے شروع ہو کر موجودہ برقی سکہ (Digital Currency) تک پہنچتا ہے۔

ابتدائی دور: بارٹر سسٹم (Barter System)

سکہ (Currency) سے پہلے لوگ چیزوں کا تبادلہ بارٹر سسٹم سے کیا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر گندم کے بدلے کپڑے کا لین دین، مویشیوں کے بدلے دیگر ضروریات زندگی کا تبادلہ، جیسے جیسے بارٹر سسٹم کا رجحان بڑھتا گیا تو اس کے نتیجے میں مسائل بھی سامنے آئے جس سے چیزوں کی قیمت کا تعین مشکل ہو گیا۔ مختلف اشیاء کی ڈیمانڈ اور رسد کی ہم آہنگی میں فقدان اور بڑی چیزوں کی منتقلی قدرے مشکل ہو گئی۔

ابتدائی پیسے کا تصور: اشیاء کا معیاری سکہ (Commodity Money)

بارٹر سسٹم کی مشکلات کو دیکھتے ہوئے، تہذیبوں نے کچھ اشیاء کو "معیاری کرنسی" کے طور پر استعمال کرنا شروع کیا، جیسے کہ سمندری خول (cowrie shells) نمک، مویشی اور دھاتیں (چاندی، سونا، تانبا)۔

قدیم تہذیبوں میں دھاتی سکوں کا آغاز: (Metal Coins)

میسوپوٹیمیا تقریباً 5000 قبل مسیح میں سونے اور چاندی کو بطور کرنسی استعمال کیا گیا[1] اور چین 1100 قبل مسیح میں کانسی کے سکوں کا استعمال شروع ہوا۔ سب سے پہلے لیڈیا (Lydia) موجودہ ترکی میں تقریباً 600 قبل مسیح میں دھات کے سکے متعارف کروائے گئے۔[2] یہ سکے حکومت کی طرف سے جاری کیے جاتے تھے اور ان کی مخصوص قیمت مقرر ہوتی تھی جس سے یہ فائدہ ہوا کہ سکوں کی معیاری قیمت مختص ہونے سے انہیں ذخیرہ کرنا اور لے جانا آسان ہو گیا۔

عہدِ نبوت اور خلافتِ راشدہ کے دور میں کرنسی کا نظام آج کی طرح رسمی نہیں تھا، بلکہ تجارتی لین دین زیادہ تر اشیاء یا دھاتوں کی شکل میں ہوتا تھا۔ تاہم، کچھ سکے اور دھاتوں کو کرنسی کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

عہدِ نبوت:

دینار، جو سونے سے بنا ہوتا تھا، بنیادی طور پر رومی سلطنت کا سکہ تھی۔ عرب کے لوگ تجارتی مقاصد کے لیے دینار استعمال کرتے تھے، خاص طور پر بین الاقوامی تجارت میں۔ درہم، جو چاندی کا بنا ہوتا تھا، فارسی سلطنت کا سکہ تھی۔ یہ سکے مقامی سطح پر تجارت اور لین دین میں زیادہ عام تھے۔ اشیاء جیسے کھجور، گندم اور دیگر روزمرہ کی ضروریات کا بھی تبادلہ ہوتا تھا اور احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لین دین میں وزن اور معیار کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔

خلفائے راشدین کا دور:

خلافتِ راشدہ کے دور میں بھی دینار اور درہم کا استعمال جاری رہا۔ یہ سکے بدستور رومی اور فارسی طرز کے تھے کیونکہ ان کے ڈیزائن میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کی گئی تھی۔ حضرت عمر

[1]https://www.worldhistory.org/article/2114/trade-in-ancient-mesopotamia/
[2]https://greekreporter.com/2023/12/13/worlds-first-coins-greek/

فاروق(رضی اللہ عنہ) کے دور میں درہم کے ڈیزائن کو اسلام کے مطابق بنانے کی کوشش کی گئی- ان سکوں پر بعض اسلامی کلمات کندہ کیے گئے، جیسے "الحمد للہ" اور "لا الہ الا اللہ"- حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نے سکوں کے وزن اور معیار کو مقرر کرنے کے لیے اصول وضع کیے تاکہ لین دین میں دھوکہ نہ ہو- یہ نظام اسلام کی شفافیت اور عدل کی تعلیمات پر مبنی تھا-

خراج اور زکوٰۃ کی ادائیگی:

خراج اور زکوٰۃ دینار، درہم یا دیگر اشیاء کی صورت میں دی جاتی تھی- تجارت اور لین دین میں انصاف اور ایمانداری کو ترجیح دی جاتی تھی- دینار اور درہم اُس وقت کی بنیادی کرنسی تھے، جو رومی اور فارسی اثرات کی بدولت عرب میں رائج تھے- خلفائے راشدین کے دور میں اسلامی اصولوں کے مطابق ان سکوں کی اصلاح کی گئی اور یہ نظام اسلامی ریاست کے معاشی استحکام کا اہم حصہ رہا-

کاغذی سکہ:(Paper Money)

کاغذی پیسے کا آغاز چین سے ہوا- جہاں 960ء–1279ء میں تانگ خاندان نے کاغذی سکہ متعارف کروایا-[3] یورپ میں 13ویں صدی میں مارکو پولو(Marco Polo) نے چین کے کاغذی پیسے کا ذکر کیا، لیکن یورپ میں کاغذی سکہ کا استعمال 17ویں صدی میں شروع ہوا-[4] ان کاغذی سکہ کی اپنی کوئی اہمیت نہیں ہوتی لیکن یہ حکومت کی ضمانت کے ساتھ عوام الناس تک پہنچتی ہے جس سے لوگوں کیلئے اشیاء کی خریداری آسان اور محفوظ ہوتی ہے- جس کی یہ وجہ تھی کہ سکوں کی بڑی مقدار کو لے جانے میں مشکلات تھیں اور کاغذی پیسہ ایک آسان اور قابل اعتماد متبادل تھا-

بینکوں کا نظام(Banking System):

بینکاری کا نظام ایک قدیم تصور ہے جو مختلف تہذیبوں میں مختلف شکلوں میں پایا جاتا تھا، لیکن جدید بینکاری کی بنیاد 12ویں صدی میں اٹلی میں رکھی گئی- فلورنس، وینس، اور جینوا جیسے شہروں میں "میرچنٹ بینکنس" نے ابتدائی بینکاری کی خدمات مہیا کیں، جن میں قرضے، کرنسی کی تبدیلی اور قیمتی اشیاء کی حفاظت شامل تھی- 15ویں صدی میں، میڈیچی بینک جیسے بڑے ادارے منظر عام پر آئے، جنہوں نے جدید بینکاری کے اصولوں کی تشکیل کی، جیسے حساب کتاب کے نظامات اور بین الاقوامی مالیات کا تصور- 17ویں صدی میں بینک آف انگلینڈ (1694) کے قیام نے مرکزی بینکاری کا تصور متعارف کرایا، جو مالی استحکام اور حکومتی قرضوں کے انتظام کیلئے ایک اہم اقدام تھا- بینکاری کی جدید شکل 19ویں اور 20ویں صدی میں سامنے آئی، خاص طور پر صنعتی انقلاب کے بعد، جب تجارتی بینکاری، ریٹیل بینکاری، اور مرکزی بینکاری کو منظم کیا گیا- 1913ء میں امریکی فیڈرل ریزرو اور 1944ء میں برٹن ووڈز معاہدہ نے بین الاقوامی مالیاتی نظام کو مضبوط کیا- بعد میں، بینکاری میں ٹیکنالوجی کے شامل ہونے سے آن لائن بینکاری اور موبائل بینکاری جیسی سہولیات فراہم کی گئیں، جو آج کے ڈیجیٹل دور کی ایک اہم خصوصیت ہیں-

برقی پیسہ(Digital Money):

برقی پیسہ ایک ایسی کرنسی ہے جو مکمل طور پر ڈیجیٹل فارمیٹ میں موجود ہوتی ہے اور اسے مالیاتی لین دین کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے- یہ کسی مادی شکل (جیسے کاغذی نوٹ یا سکوں) میں موجود نہیں ہوتی بلکہ برقی / الیکٹرانک طور پر (بینکاری ایپس یا مختلف نیشنل اور انٹرنیشنل موبائل فون کمپنیاں) پیسے کی محفوظ اور جلد منتقلی کیلئے استعمال کرتی ہیں- جس کا کنٹرول عام طور پر مرکزی بینک یا مالیاتی ادارے کے زیر انتظام ہوتا ہے- جس کی خصوصیات یہ ہے کہ یہ محفوظ اور باقاعدہ صارفین کا اندراج کرتی ہے جس کے ذریعے فوری اور آسان بین الاقوامی لین دین ممکن ہوتا ہے اور یہ فزیکل کرنسی کے ڈیجیٹل متبادل کے طور پر کام کرتی ہے-

[3] https://www.guinnessworldrecords.com/world-records/first-paper-money
[4] https://www.money.org/money-museum/virtual-exhibits-hom-case17/#:~:text=The%20first%20Europeans%20to%20use,first%20circulating%20banknotes%20in%201661.

مخفی برقی سکہ (Cryptocurrency):

مخفی برقی سکہ یا عُرفِ عام میں کرپٹو کرنسی ایک غیر مرکزی برقی سکہ ہے جو کرپٹو گرافی کے اصولوں پر مبنی ہوتا ہے اور بلاک چین ٹیکنالوجی پر کام کرتی ہے- اسے کسی بھی مرکزی حکومت یا مالیاتی ادارے کے کنٹرول کے بغیر لین دین کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ عوامی لیجر پر مبنی ہوتی ہے- جس کی عام مثال بٹ کوائن (Bitcoin)، ایتھریئم (Ethereum) اور ریپل (Ripple) وغیرہ ہیں - جس کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس کی شفاف ٹرانزیکشنز، بلاک چین پر ریکارڈ ہوتی ہیں اور یہ نیشنل اور انٹرنیشنل سرمایہ کاری اور لین دین کیلئے استعمال کی جاتی ہے-

بلاک چین کیا ہے؟

بلاک چین کا آغاز 2008ء میں ہوا اور اس کا بنیادی تصور ایک گمنام شخص یا گروپ، ساتوشی ناکاموتو (Satoshi Nakamoto) نے پیش کیا-[5] بلاک چین کی پہلی عملی شکل 2009ء میں بٹ کوائن کے طور پر سامنے آئی، جو ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے اور بلاک چین ٹیکنالوجی پر مبنی ہے- بلاک چین ایک ڈیجیٹل اور تقسیم شدہ لیجر (ledger) ٹیکنالوجی ہے جو ڈیٹا کو محفوظ اور شفاف طریقے سے محفوظ کرنے اور تشریکنے یعنی شیئر کرنے کا ایک جدید نظام فراہم کرتی ہے- یہ نظام بلاکس (blocks) کی ایک زنجیر (chain) پر مبنی ہوتا ہے، جہاں ہر بلاک میں ڈیٹا، اس بلاک سے پہلے بلاک کا حوالہ اور ایک منفرد شناختی کوڈ (cryptographic hash) موجود ہوتا ہے-

بلاک چین کی خصوصیات:

بلاک چین کا ڈیٹا تمام شرکاء کے درمیان تشریکا جاتا ہے (یعنی شیئر کیا جاتا ہے) جس کی وجہ سے کسی بھی فریق کے لیے اسے تبدیل کرنا مشکل ہو جاتا ہے- بلاک چین میں ہر منتقلیٔ رقم / ٹرانزیکشن کا ریکارڈ پبلک یا منتخب اراکین کے لیے دستیاب ہوتا ہے- ایک بار ڈیٹا بلاک چین میں شامل ہونے کے بعد اسے تبدیل یا حذف کرنا بہت مشکل ہوتا ہے- بلاک چین کسی ایک مرکزی سرور یا ادارے کے تحت نہیں ہوتی، بلکہ یہ کئی کمپیوٹرز (nodes) پر پھیلی ہوتی ہے- بلاک چین کی ہر منتقلیٔ رقم کو کرپٹو گرافی کے ذریعے محفوظ کیا جاتا ہے-

بلاک چین کے کام کرنے کا طریقہ:

بلاک چین پر ایک نیا ڈیٹا یا لین دین شامل کرنے کے لیے، نیٹ ورک پر موجود صارفین یا سسٹمز ایک درخواست کرتے ہیں- مثلاً، اگر کوئی شخص مخفی برقی سکہ / کرپٹو کرنسی بھیجنا چاہتے ہیں تو یہ ایک منتقلیٔ رقم ہو گی- یہ درخواست نیٹ ورک کے تمام نوڈز تک پہنچتی ہے- جہاں منتقلی / ٹرانزیکشن کی تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ حاصل ہونی والی درخواست جائز ہے؟ کیا صارف کے پاس مطلوبہ وسائل (جیسے کرپٹو کرنسی) موجود ہیں؟ کیا کوئی بے ضابطگی تو نہیں؟ جب ٹرانزیکشن کی تصدیق ہو جاتی ہے، تو یہ ٹرانزیکشن ایک نئے بلاک میں شامل کی جاتی ہے- ٹرانزیکشن کا ڈیٹا، پچھلے بلاک کا ہیش (خفیہ کوڈ)، نئے بلاک کا ہیش (خفیہ کوڈ)، نیا بلاک بلاک چین میں شامل ہو جاتا ہے- یہ اضافہ پچھلے بلاک کے ساتھ منسلک ہوتا ہے، جس سے ایک زنجیر تشکیل پاتی ہے- نیٹ ورک پر موجود تمام نوڈز اس بات پر متفق ہوتے ہیں کہ نیا بلاک درست اور قابل قبول ہے- یہ اتفاق مختلف طریقہ کار جیسے پروف آف ورک (Proof of Work) یا پروف آف اسٹیک (Proof of Stake) کے ذریعے ہوتا ہے- ایک بار بلاک چین میں شامل ہونے کے بعد، بلاک کا ڈیٹا مستقل ہو جاتا ہے- اسے نہ تو حذف کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تبدیل کیا جا سکتا ہے اور بھیجی ہوئی رقم وصول کنندہ کے برقی بٹوے میں ظاہر ہو جاتی ہے-

دوسرے ممالک میں مخفی برقی سکے کی قانونی حیثیت:

یونائیٹڈ سٹیٹ آف امریکہ (USA) میں مخفی برقی سکہ / کرپٹو کرنسی قانونی ہے امریکی ریاست صرف اُن شہریوں کے بے ضابطگی کی ذمہ دار ہو گی جو ایکسچینج سے بٹ کوائن خریدیں گے نہ کہ خوردہ سرمایہ کاروں سے - یورپی یونین میں بھی مخفی برقی

[5] https://www.tradefinanceglobal.com/blockchain/history-of-blockchain/

سکہ قانونی ہے- مخفی برقی سکہ استعمال کرنے والوں کو "مالی آلات" کے طور پر اہل ہونا چاہیے- جون 2023ء میں، کرپٹو- اثاثوں میں یورپی کمیشن کی مارکیٹس (MiCA) ریگولیشن نافذ ہو گیا- یہ قانون مخفی برقی سکہ کا استعمال کرتے ہوئے مالیاتی خدمات فراہم کرنے والی کمپنیوں یا دکانداروں کیلئے حفاظتی اقدامات اور قوانین قائم کرتا ہے- جاپان کا پیمنٹ سروسز ایکٹ (PSA) بٹ کوائن کو قانونی جائیداد کے طور پر بیان کرتا ہے- ملک میں کام کرنے والے مخفی برقی سکہ ایکسچینج کو صارف کے بارے میں معلومات اور منتقلی سے متعلق تفصیلات جمع کروانے کی ضرورت ہے- چائنہ نے اپنی سرحدوں کے اندر مخفی برقی سکہ کے تبادلے، لین دین اور کان کنی پر پابندی لگادی ہے، لیکن اس کے پاس سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی (CBDC) ہے- بھارت میں مخفی برقی سکہ کے لیے ایک فریم ورک بنانے کی اطلاع دی گئی تھی، لیکن جب تک اسے نافذ نہیں کیا جاتا اُس وقت تک سرمایہ کاری غیر قانونی نہیں ہے تب تک ایکسچینج مخفی برقی سکہ پیش کرنے کے لیے آزاد ہیں-[6]

بینک دولت پنجاب کا پاکستان کے باسیوں کیلئے اہم پیغام:(Public Notice)

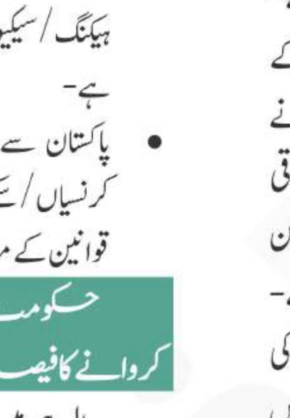

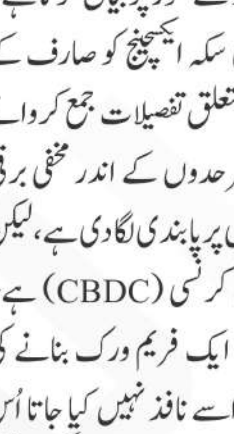

ماضی میں بینک دولت پاکستان نے عوام الناس کو مشورہ دیا کہ ورچوئل کرنسیاں / سکے / ٹوکنز (جیسے بٹ کوائن (Bitcoin)، لائٹ کوائن (Litecoin)، پاک کوائن (PakCoin)، ون کوائن (OneCoin)، ڈاس کوائن (DasCoin)، پے ڈائمنڈ (Pay Diamond) وغیرہ) کو نہ ہی قانونی ٹینڈر کے طور پر تسلیم کیا گیا اور نہ ہی اسٹیٹ بینک نے کسی فرد یا ادارے کو جاری کرنے، فروخت کرنے کی اجازت یا لائسنس دیا- ورچوئل کرنسیاں سکے، ٹوکنز غیر قانونی ہیں- درج ذیل میں سے کسی ایک یا تمام خطرات کی وجہ سے ہونے والے نقصان کی صورت میں کسی فرد کو کوئی قانونی تحفظ یا سہارا دستیاب نہیں ہے-

- برقی کرنسیوں سے سرمایہ کاری میں زیادہ اتار چڑھاؤ انتہائی غیر مستحکم ہے اور بنیادی طور پر قیاس آرائیوں پر مبنی ہے-
- غیر قانونی ہونے کی وجہ سے ورچوئل کرنسی ایکسچینجز / کاروبار کی ناکامی / بندش
- کرپٹو کرنسی ایکسچینجز اور والیٹ کے کاروبار کی ہیکنگ / سیکیورٹی سمجھوتہ کی وجہ سے بہت زیادہ رقم ضائع ہوئی ہے-
- پاکستان سے باہر مالیت کی منتقلی کے مقصد سے ورچوئل کرنسیاں / سکے / ٹوکن استعمال کرنے والے افراد قابل اطلاق قوانین کے مطابق قانونی کارروائی کے تابع ہیں-[7]

حکومت کا پاکستان میں مخفی برقی سکہ متعارف کروانے کا فیصلہ:

حال ہی میں وفاقی حکومت نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ جلد کرپٹو کرنسیز اور بلاک چین ٹیکنالوجی کے حوالے سے قوانین مرتب کرنے کے لیے برقی اثاثوں کا بل پیش کرے گی جسے "ورچوئل ایسٹس بل 2025" کا نام دیا گیا ہے-[8] یہ مجوزہ قانون نہ صرف ورچوئل ایسٹس اور کرپٹو کرنسیز کے استعمال، تجارت اور ان کے ضوابط کو مرتب کرے گا بلکہ یہ پاکستانی روپے کے متبادل ایک ڈیجیٹل کرنسی بھی متعارف کروائے گا جسے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی طرف سے قانونی حیثیت حاصل ہو گی- اس بل کا مقصد پاکستان میں برقی اثاثوں کے استعمال کو ایک قانونی دائرہ کار میں لانا ہے جس کے تحت "ورچوئل ایسٹ زونز" قائم کیے جائیں گے اور سرمایہ کاروں کے تحفظ، مالی استحکام، ڈیجیٹل روپے کی قانونی حیثیت اور غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کیلئے ضروری اقدامات مرتب کیے جائیں گے- ورچوئل ایسٹس بل 2025 میں ورچوئل ایسٹ پرووائیڈرز، ورچوئل کرنسی ایکسچینجز اور ورچوئل کرنسی

[6]https://www.investopedia.com/terms/c/cryptocurrency.asp
[7]https://www.sbp.org.pk/warnings/pdf/2018/PBNT-VC.pdf
[8]https://www.express.pk/story/2741928/govt-decide-to-intorduce-cyrpto-currency-in-pakistan-2741928

زونز کی لائسنسنگ اور رجسٹریشن کے لیے قانونی اور معیاری اصول فراہم کیے جائیں گئے ہیں- یہ بل برقی سکوں کی منڈیوں میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے تمام متعلقہ اداروں کی باقاعدہ پڑتال / آڈٹ اور رپورٹنگ کا نظام نافذ کرے گا، جس سے مالیاتی نظام پر عوام کا اعتماد قائم ہو گا بل کے تحت ایک ''نیشنل ورچوئل ایسٹس ریگولیٹری کمیشن'' قائم کرنے کی بھی تجویز دی گئی ہے- یہ کمیشن ورچوئل ایسٹس کو لاحق سائبر خطرات، ہیک اور (Scam) کا جائزہ لے گا جو ملک میں ان کے نفاذ اور روک تھام کے لیے جامع قانونی فریم ورک تیار کرے گا اور خلاف ورزی کی صورت میں جرمانے عائد کرے گا- یہ بل پاکستان کے معاشی، ٹیکنالوجی اور مالیاتی نظام میں جدت لانے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے-

اسلامی بینکاری(Islamic Banking):

خوش آئند بات یہ ہے کہ اسلامی بینکاری نے ایک علمی برانچ کے طور پہ بہت ترقی کی ہے اور دنیا سے بہت توجہ اور سرمایہ سمیٹا ہے۔ گو کہ بعض ناقدین کے مطابق یہ محض سرمایہ دارانہ فریب کاری اور اصطلاحی ڈھکوسلوں پہ کھڑی ہے۔ تاہم پھر بھی یہ معاشیات کا ایک شعبہ بنتا جارہا ہے۔ اسلامی بینکاری میں مخفی برقی سکے کی قبولیت جدید مالیاتی مسائل اور اسلامی اصولوں کے درمیان توازن پر مبنی ہے- مخفی برقی سکہ / کرپٹو کرنسی جیسے مالیاتی نظام کو اسلامی بینکاری میں شامل کرنے کیلئے اس کی شرعی حیثیت، افادیت اور اخلاقی پہلوؤں پر غور کرنا ضروری ہے-

مخفی برقی سکہ کی شرعی حیثیت:

اسلام میں ''مال'' وہ چیز ہے جو قابلِ تبادلہ ہو، حقیقی قدر رکھتی ہو اور معاشرتی ضرورت پوری کرتی ہو- مخفی برقی سکہ کو مال سمجھنے کے لیے اس کی قبولیت، افادیت اور قانونی حیثیت کو تسلیم کرنا ضروری ہے- مخفی برقی سکہ یعنی کرپٹو کرنسی کو سونے اور چاندی کی طرح ایک ''قدر'' کے ذخیرہ کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے، لیکن یہ برقی / ڈیجیٹل ہونے کی وجہ سے اختلافی ہے- اسلام میں غیر یقینی اور مبہم لین دین ممنوع ہے- مخفی برقی سکہ کی قیمتوں میں شدید اتار چڑھاؤ اس پہلو کو متنازع بناتا ہے- مخفی برقی سکہ غیر مرکزی ہے جو بینکاری اور ریاستی کنٹرول سے آزاد ہونے کی وجہ سے بھی متنازع ہے-

ممکنہ حل اور تجاویز:

- اگر اسلامی بینکاری رائج ہو سکتی ہے تو اسی طرح اسلامی مخفی برقی سکہ کا اجراء: اسلامی مالیاتی ادارے اپنے ضوابط کے مطابق شریعت سے ہم آہنگی کے راستے جاری کر سکتے ہیں- یہ کرنسی حقیقی اثاثوں سے منسلک ہو اور اس کی قیمت مستحکم رکھی جائے-
- شریعت بورڈ کی منظوری: ہر مخفی برقی سکہ کیلئے اسلامی شریعت بورڈ سے منظوری ضروری ہو- اسلامی بینکاری ماہرین اور فقہا کی ٹیم بلاک چین اور کرپٹو کرنسی کی جانچ کریں-
- کرپٹو کے اسلامی مالیاتی آلات میں استعمال: کرپٹو کو مضاربہ، مشارکہ اور اجارہ جیسے اسلامی مالیاتی آلات میں شامل کیا جا سکتا ہے- مثال کے طور پر، کیا کرپٹو کو اسلامی سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

- ریگولیٹری فریم ورک: اسلامی ممالک اور ادارے مخفی برقی سکہ کے لیے ایک شرعی اور قانونی فریم ورک تشکیل دیں-
- اسلامی بینکاری مخفی برقی سکہ کو قبول کر سکتی ہے، بشرطیکہ یہ شریعت کے اصولوں کے مطابق ہو اور اس کے استعمال میں عدل، شفافیت اور حقیقی اثاثوں کی پشت پناہی شامل ہو- مخفی برقی سکہ کا انضمام اسلامی معیشت کے لیے ایک مثبت قدم ہو سکتا ہے، لیکن اس کے لیے فقہاء اور ٹیکنالوجی کے ماہرین کی مشترکہ کاوش ضروری ہے-

☆☆☆

پاکستان میں
نئے شہروں کی آبادکاری
وقت کی ضرورت

توقیر عامر
یونیورسٹی آف سرگودھا

موجودہ شہروں پر بڑھتی ہوئی آبادی کا بوجھ

پاکستان ان چند ممالک میں سے ایک ہے جہاں شہری آبادی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے- ہر سال ہماری آبادی میں تقریباً 2.1 سے 2.3 فیصد اضافہ ہو رہا ہے، لیکن شہروں میں یہ اضافہ اس سے بھی زیادہ تیز ہے- اسلام آباد وہ شہر ہے جہاں شہری آبادی سب سے زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے، تقریباً 4 فیصد سالانہ- لاہور اور کراچی جیسے بڑے شہروں میں بھی یہ شرح 2.5 فیصد کے آس پاس ہے-

2017ء کی مردم شماری کے مطابق، صرف پنجاب کی آبادی 2050ء تک 22 کروڑ تک پہنچ سکتی ہے، جو کہ آج کل پاکستان کی کل آبادی کے برابر ہے- اس وقت پنجاب کی آبادی تقریباً 12 کروڑ ہے، اور ان میں سے 40 سے 50 فیصد لوگ شہروں میں رہتے ہیں- یعنی تقریباً 6 کروڑ افراد شہری علاقوں میں آباد ہیں- لاہور کے بعد فیصل آباد جیسے شہروں میں بھی شہری آبادی کی ترقی کی رفتار تقریباً 2.45 فیصد تک جا پہنچی ہے- اگر ہم 2050ء کا ایک محتاط اندازہ لگائیں، تو کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان کی کل آبادی کا 60 فیصد حصہ شہری علاقوں میں رہ رہا ہو گا- ایسی صورت میں نئے اور منصوبہ بند شہروں کی اشد ضرورت ہے- اگر ہم نے وقت پر نئے شہر نہیں بسائے تو لاکھوں لوگ مجبور ہو کر شہروں کے کناروں پر غیر معیاری اور غریب بستیوں میں رہنے لگیں گے، جو کسی بھی طرح پائیدار ترقی کی علامت نہیں ہو گی-[1]

شہری خوشحالی اور معیشت کو فروغ

شہری خوشحالی اور معیشت کو فروغ کیلئے جدید شہروں کا قیام ناگزیر ہے، جو روزگار، صنعت اور ٹیکنالوجی کو مرکز بنا کر معاشی سرگرمیوں کو تیز کرتے ہیں- پاکستان میں کراچی، لاہور اور اسلام آباد جیسے بڑے شہر ملک کی GDP کا 55 فیصد پیدا کرتے ہیں، لیکن ان میں آبادی کا دباؤ، بنیادی ڈھانچے کی کمی اور غیر رسمی معیشت کے مسائل بھی موجود ہیں-[2]

نئے شہروں کی تعمیر، جیسے راوی ریور فرنٹ یا CPEC کے تحت صنعتی زونز، سے نہ صرف اعلیٰ معیار کی رہائش اور اسمارٹ انفراسٹرکچر میسر آئے گا بلکہ ایک کروڑ سے زائد نئے روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں گے-[3]

شہری خوشحالی کے لیے پائیدار ترقی کو ترجیح دینا ہو گی، جیسے لاہور میں کلین گرین پروجیکٹ کے تحت فضائی آلودگی میں 20 فیصد کمی لانا-[4]

عالمی تجربات، جیسے دبئی کا سمارٹ سٹی ماڈل یا چین کے سپیشل اکنامک زونز، سے ثابت ہوتا ہے کہ نجی سرمایہ کاری اور ٹیکنالوجی کی منتقلی سے شہری معیشت کو جِلا ملتی ہے- پاکستان میں اسمارٹ گورننس کے نفاذ، جیسے ڈیجیٹل لینڈ ریکارڈز اور

[1] https://file.pide.org.pk/pdf/brief/Cities-of-the-Future-Webinar-Brief-17-2021.pdf
[2] Pakistan Bureau of Statistics, Economic Survey 2022-23
[3] World Bank, Pakistan@100: Shaping the Future (2022).
[4] UNDP, Sustainable Urban Development in Pakistan (2021)

ای-گورننس پلیٹ فارمز، سے کرپشن کم ہوگی اور کاروباری ماحول بہتر ہوگا-[5]

ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی

ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کسی بھی ملک کے مستقبل کے لیے دو اہم پہیے ہیں- پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں جہاں آبادی کا دباؤ، غیر منصوبہ بند صنعت کاری اور قدرتی وسائل کا غیر دانشمندانہ استعمال ماحول کو تیزی سے تباہ کر رہا ہے، وہاں پائیدار ترقی کا تصور نہ صرف ماحولیات بلکہ معیشت اور سماجی انصاف کو یکجا کرتا ہے- ورلڈ بینک کی رپورٹ (2023ء) کے مطابق، پاکستان دنیا کے ان 10 ممالک میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلیوں سے سب سے زیادہ متاثر ہوں گے، جیسے 2022 کے سیلابوں نے 33 ملین افراد کو بے گھر کیا اور 30 بلین ڈالر کا نقصان ہوا- اس تناظر میں، ماحولیاتی تحفظ کو ترجیح دینا اور سبز معیشت کی طرف جانا وقت کی اہم ضرورت ہے-[6]

پاکستان نے قومی کلائمیٹ پالیسی 2021ء اور 10 بلین ٹری سونامی جیسے منصوبوں کے ذریعے ماحولیاتی بحران سے نمٹنے کی کوششیں کی ہیں- مثلاً، 10 بلین ٹری سونامی منصوبے کے تحت 3.29 ارب پودے لگائے گئے، جس سے کاربن اخراج میں کمی اور جنگلات کے تحفظ میں مدد ملی-[7]

عالمی سطح پر، چین نے سبز شہروں کے ذریعے اپنے کاربن فٹ پرنٹ میں 40 فیصد کمی کی ہے، جبکہ یورپی یونین نے گرین ڈیل کے تحت 2050ء تک کاربن نیوٹرل ہونے کا ہدف رکھا ہے- پاکستان کو بھی CPEC کے تحت سبز انفراسٹرکچر (جیسے گرین پبلک ٹرانسپورٹ) اور ماحول دوست صنعتوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے- ماہرین کے مطابق، اگر پانی کے ذخائر کو جدید طریقوں سے بحال کیا جائے اور عوامی آگاہی مہموں کو فعال بنایا جائے، تو پائیدار ترقی کے ہدف حاصل کیے جاسکتے ہیں-[8]

علاقائی توازن اور انضمام

علاقائی توازن اور انضمام کسی بھی ملک کی پائیدار ترقی کے لیے اہم ستون ہیں- پاکستان جیسے متنوع خطے میں، جہاں صوبائی، لسانی اور معاشی تفاوت واضح ہے، علاقائی توازن کا مطلب وسائل کی منصفانہ تقسیم اور پسماندہ علاقوں (جیسے بلوچستان، سندھ کے دیہی علاقے) کو ترقی کے دھارے میں شامل کرنا ہے- مثلاً، CPEC (چین پاکستان اقتصادی راہداری) کے تحت بلوچستان میں گوادر پورٹ کی تعمیر اور KKH (قراقرم ہائیوے) کی توسیع سے نہ صرف معیشت کو فروغ ملا بلکہ علاقائی انضمام کو بھی تقویت ملی، جس سے مرکزی اور دور دراز علاقوں کے درمیان فاصلے کم ہوئے-[9]

تاہم، غیر متوازن ترقی کے سبب صوبائی سطح پر عدم اطمینان بڑھا ہے، جیسے سندھ میں دیہی-شہری تقسیم یا خیبر پختونخوا میں انفراسٹرکچر کی کمی-[10]

انضمام کے لیے بین الصوبائی تعاون اور مشترکہ منصوبہ بندی ضروری ہے- مثال کے طور پر، پنجاب اور سندھ کے درمیان پانی کے تنازعات کو حل کرنے کیلئے آبپاشی کے جدید نظام کو فروغ دینا چاہیے-[11]

اسی طرح، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں یکساں سرمایہ کاری سے نہ صرف انسانی ترقی کا گراف بہتر ہوگا بلکہ علاقائی تفاوت بھی کم ہوگی- حکومت کی جانب سے سندھ-بلوچستان سرحدی علاقوں میں خصوصی اقتصادی زونز کا قیام اس سمت میں ایک مثبت قدم ہے-[12]

[5]State Bank of Pakistan, Digital Governance and Economy (2023)
[6]World Bank, Climate Risk Country Profile: Pakistan (2023)
[7]UNEP, Ten Billion Tree Tsunami Progress Report (2022)
[8]UNDP, Sustainable Development Goals in Pakistan (2023)
[9]Pakistan Planning Commission, Regional Development Report (2020)
[10]UNDP, Pakistan National Human Development Report (2019)
[11]World Bank, Water Resource Management in South Asia (2021)
[12]State Bank of Pakistan, Economic Zones and Growth (2022)

مختصر یہ کہ، علاقائی توازن اور انضمام کے بغیر قومی یکجہتی اور معاشی استحکام ممکن نہیں۔ اس کے لیے مقامی حکومتوں کو بااختیار بنانا اور عوامی مشاورت پر مبنی پالیسیاں بنانا دشوار ہیں۔

حکومتی پالیسیوں اور اقدامات کا جائزہ

پاکستان میں حکومتی پالیسیاں اکثر معاشی استحکام، شہری ترقی اور سماجی انصاف کے دعووں کے ساتھ بنائی جاتی ہیں، لیکن ان کے عملی نفاذ اور نتائج پر سوالات اٹھائے جاتے ہیں۔ مثلاً، CPEC کے تحت بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نے معیشت کو جزوی فروغ دیا، لیکن مقامی آبادیوں کے فوائد کی غیر مساوی تقسیم اور ماحولیاتی اثرات پر تنقید کی گئی۔[13]

اسی طرح، کامیاب جوان پروگرام اور احساس پروگرام جیسی سماجی اسکیمیں نوجوانوں اور غریبوں کی فلاح و بہبود کو ترجیح دیتی ہیں، مگر غیر مؤثر انتظام اور کرپشن کے باعث ان کا اثر محدود رہا۔[14]

شہری منصوبہ بندی کے حوالے سے، پنجاب حکومت کی راوی ریور فرنٹ ڈویلپمنٹ اور سندھ کی کلفٹن اربن فارسٹ جیسے اقدامات قابل تعریف ہیں، لیکن ان میں ماحولیاتی تجزیے کی کمی اور مقامی لوگوں کی بے دخلی کے مسائل بھی سامنے آئے۔[15]

قومی کلائمیٹ پالیسی 2021ء اور ٹین بلین ٹری سونامی جیسے ماحولیاتی پروجیکٹس مثبت ہیں، لیکن فنڈز کے ضیاع اور طویل مدتی نگرانی کے فقدان نے ان کی کامیابی کو خطرے میں ڈالا ہے۔[16]

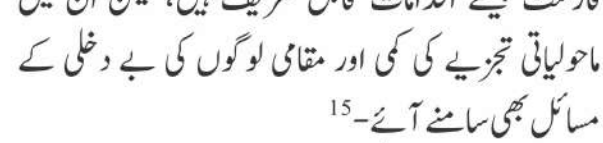

حکومتی اقدامات کی کامیابی کے لیے شفافیت اور عوامی مشاورت پر مبنی پالیسیاں ناگزیر ہیں۔ مثلاً، اسمارٹ گورننس کے نفاذ اور مقامی حکومتوں کو بااختیار بنانے سے عوامی خدمات کی ترسیل بہتر ہو سکتی ہے۔[17]

بین الاقوامی مثالوں سے سبق

تعمیراتی منصوبہ نیوم (NEOM) ممکنہ طور پر 2039ء میں مکمل ہو گا۔ یہ بحیرہ احمر کے ساحل کے قریب واقع سعودی شہر ہو گا جہاں مصنوعی ذہانت (AI) سمیت جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جائے گا۔ اسے بین الاقوامی سرمایہ کاری کے لیے ایک وسیع پلیٹ فارم کے طور پر بھی متعارف کرایا گیا ہے۔ نیوم کے پہلے بین الاقوامی مرکز کے قیام کیلئے برطانیہ میں ہالبورن کے وسطی ضلع میں واقع چانسری ہاؤس کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس دفتر کا افتتاح نیوم کے بین الاقوامی منظر نامے پر احاطے کیلئے ایک اہم سنگ میل رکھتا ہے، جو مملکت برطانیہ اور نیوم کے درمیان پہلے سے جاری شراکتوں میں ایک اہم ترین اضافہ ہے۔

نیوم کے قیام کا مقصد جدید تقاضوں کے مطابق دنیا بھر کے لوگوں کیلئے رہائش اور کام کرنے کے بدلتے ہوئے طریقوں کو متعارف کروانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ لندن میں اس کے دفتر کے قیام سے برطانیہ کے سرمایہ کاروں، تنظیموں اور اختراع کاروں کو اس منصوبے اور اس کی عالمی اہمیت کو متعارف کرانے کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا ہو گا۔[18]

اسلام آباد اور شینزین دو ایسے شہر ہیں جو کبھی چھوٹے سے گاؤں تھے، لیکن آج یہ ترقی یافتہ شہروں میں شمار ہوتے

[13]World Bank, Pakistan Development Update (2022)
[14]UNDP, Social Protection in Pakistan (2021)
[15]Dawn, Urban Development Challenges (2023)
[16]Pakistan Climate Change Authority, Annual Report (2022)
[17]State Bank of Pakistan, Governance Reforms (2023)
[18]BBC Report, 23 February 2023

ہیں- ان کی ترقی کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ ان کا قریبی بڑے شہروں سے گہرا تعلق رہا ہے- اسلام آباد کے ساتھ راولپنڈی ہے، جبکہ شینزین کے ساتھ ہانگ کانگ- اسی طرح پاکستان میں دریائے راوی کے آس پاس کا علاقہ بھی بہت اہم ہے- یہاں 100 کلومیٹر کے اندر تین بڑے شہر موجود ہیں، جہاں تقریباً 3 کروڑ لوگ رہتے ہیں- اس علاقے کے قریب پنجاب کی 75 فیصد فیکٹریاں بھی موجود ہیں- یہ سب کچھ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اگر ہم کسی نئے شہر کو سمجھ داری سے بنائیں اور اس کو قریبی شہروں سے اچھی طرح جوڑیں، تو وہ شہر بہت تیزی سے ترقی کر سکتا ہے- یہ علاقہ مزدوروں، فیکٹریوں، سستی زمین، اور شہروں سے رابطے جیسی چیزوں کیلئے بہت موزوں ہے- اگر ہم اچھی منصوبہ بندی کریں، تو یہاں ایک نیا، ترقی یافتہ اور جدید شہر بنایا جاسکتا ہے، جو ملک کیلئے بہت فائدہ مند ہوگا-[19]

مصر کا "نیو ایڈمنسٹریٹو کیپٹل" (NAC) 58 بلین ڈالر کا ایک منصوبہ ہے جو قاہرہ کے بے ہنگم شہری دباؤ کو کم کرنے، جدید انتظامی اصولوں کو فروغ دینے اور معیشت کو متنوع بنانے کے لیے شروع کیا گیا- یہ شہر صحرا میں 700 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں اسمارٹ ٹیکنالوجیز جیسے خودکار ٹریفک سسٹمز، ڈیجیٹل گورننس اور قابل تجدید توانائی کے استعمال کو مرکزی حیثیت حاصل ہے- چینی کمپنیوں (China State Construction Engineering Corporation) کے ساتھ شراکت داریوں نے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کو تیز کیا، جو بین الاقوامی تعاون کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے-[20]

ورٹیکل رہائشی منصوبے دنیا کے بڑے شہروں میں آبادی کے دباؤ اور زمین کی کمی کا ایک عملی حل بن چکے ہیں- جیسا کہ نیویارک میں 85 فیصد سے زائد آبادی شہری علاقوں میں رہتی ہے، 50 فیصد سے زیادہ رہائشی عمارتیں 20 منزلہ یا اس سے بلند ہیں -[21] لندن میں 2022ء کے اعدادوشمار کے مطابق، 40 فیصد نئے رہائشی یونٹس ورٹیکل ڈویلپمنٹس میں تعمیر کیے گئے ہیں-[22] بیجنگ میں صورتحال اور بھی واضح ہے جہاں 60 فیصد شہری آبادی اونچی عمارتوں میں رہائش پذیر ہے، جس سے زرعی زمینوں کا تحفظ ممکن ہوا ہے[23]-

پاکستان میں، جہاں شہری آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے وہاں ورٹیکل رہائشی نظام کا شدید فقدان ہے- روایتی افقی تعمیرات اور غیر منصوبہ بند شہری پھیلاؤ کے باعث زرعی زمینیں تیزی سے ختم ہو رہی ہیں-

ممکنہ چیلنجز:

آج، دنیا کی تقریباً 56 فیصد آبادی 4.4 ارب باشندے شہروں میں رہتی ہے- یہ رجحان جاری رہنے کی توقع ہے، شہری آبادی 2050 تک اپنے موجودہ سائز سے دوگنی سے بھی زیادہ ہو جائے گی، جس وقت تقریباً 10 میں سے 7 افراد شہروں میں رہیں گے- شہروں میں عالمی جی ڈی پی کا 80 فیصد سے زیادہ پیدا ہونے کے ساتھ، اگر شہر کو اچھی طرح سے منظم کیا جائے تو یہ پیداواریت اور جدت میں اضافے کے ذریعے پائیدار ترقی میں معاون ہو سکتا ہے- تاہم، شہری آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار اور پیمانہ چیلنجز لاتا ہے، جیسے کہ مہنگی رہائش، نقل و حمل کے نظام سمیت قابل عمل بنیادی ڈھانچہ، بنیادی خدمات اور ملازمتوں کی تیز رفتار مانگ کو پورا

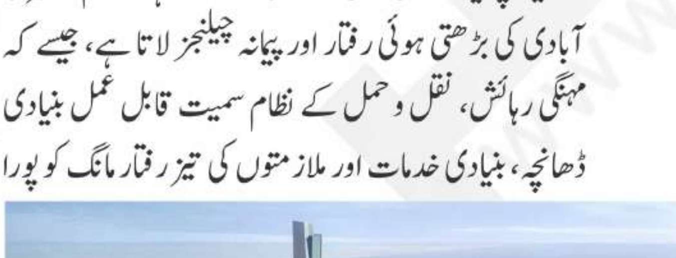

[19]https://file.pide.org.pk/pdf/brief/Cities-of-the-Future-Webinar-Brief-17-2021.pdf
[20]World Bank Report on Egypt's Economic Strategy (2023)
[21]NYC Planning Department, 2023
[22]Greater London Authority, 2022
[23]China Statistical Yearbook, 2023

کرنا، خاص طور پر تقریباً 1 ارب شہری غریبوں کے لیے جو شہروں کے قریب رہنے کے لیے غیر رسمی بستیوں میں رہتے ہیں دُنیا بھر میں جنگوں اور تنازعات کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں- یہ لوگ اکثر شہروں میں پناہ گزین ہوتے ہیں، کیونکہ وہاں انہیں تحفظ اور بہتر زندگی کی امید ہوتی ہے- لیکن جب بڑی تعداد میں لوگ شہروں میں آتے ہیں، تو وہاں پہلے سے موجود مسائل مزید بڑھ جاتے ہیں جیسے رہائش، پانی، صحت اور نوکریوں کی کمی- پاکستان جیسے ممالک میں، جہاں سیلاب اور معاشی مشکلات نے حالات کو پہلے ہی مشکل کر رکھا ہے، جب بہت سے نئے لوگ شہروں میں آتے ہیں چاہے وہ سیلاب سے بے گھر ہونے والے ہوں یا مشکل حالات کی وجہ سے شہروں کا رخ کرتے ہیں تو ان شہروں کے حالات مزید خراب ہو جاتے ہیں-

ایک بار جب کوئی شہر بن جاتا ہے، تو اس کی جسمانی شکل اور زمینی استعمال کے طریقے کئی نسلوں تک چلتے رہتے ہیں، جس سے غیر پائیدار پھیلاؤ ہوتا ہے- شہری زمینی استعمال کی توسیع آبادی میں اضافے کو 50 فیصد تک پیچھے چھوڑ دیتی ہے، جس سے توقع ہے کہ 2030ء تک دنیا میں 1.2 ملین مربع کلومیٹر نیا شہری تعمیر شدہ علاقہ شامل ہو جائے گا- اس طرح کا پھیلاؤ زمین اور قدرتی وسائل پر دباؤ ڈالتا ہے، جس کے نتیجے میں ناپسندیدہ نتائج بر آمد ہوتے ہیں- شہر عالمی توانائی کی کھپت کا دو تہائی حصہ ہیں اور گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کے 70 فیصد سے زیادہ کے ذمہ دار ہیں- شہر موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے میں تیزی سے اہم کردار ادا کرتے ہیں، کیونکہ موسمیاتی اور آفات کے خطرے سے ان کا سامنا بڑھ جاتا ہے جیسے جیسے وہ بڑھتے ہیں- 1985ء سے، تقریباً 76,400 مربع کلومیٹر نئی شہری زمین ایسے مقامات پر شامل کی گئی جہاں شدید سیلاب کے دوران 0.5 میٹر سے زیادہ گہرائی تھی- یہ گریٹر لندن کے رقبے کے تقریباً 50 گنا ہے- عالمی سطح پر، 1.81 ارب لوگ (یعنی ہر 4 میں سے 1 شخص) زیادہ خطرے والے (سیلاب والے) علاقوں میں رہتے ہیں- گنجان آباد اور تیزی سے شہر بننے والے دریائی میدانوں اور ترقی پذیر ممالک کے ساحلی علاقوں میں خطرہ خاص طور پر زیادہ ہے، جہاں دنیا کی سیلاب متاثرین کی کل آبادی میں سے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کا 89 فیصد رہتا ہے-[24]

پاکستان میں شہری ترقی کیلئے اصلاحات: مختصر خلاصہ

پاکستان میں شہری ترقی کے اقتصادی اور سماجی فوائد آبادی میں تیزی سے اضافہ، خطرناک شہری پھیلاؤ، ناکام عوامی خدمات، موسمیاتی تبدیلی کے اثرات اور کمزور اقتصادی پیداواری صلاحیت جیسے مسائل کی وجہ سے خطرے میں ہیں- ایشیائی ترقیاتی بینک کی حمایت سے تیار کردہ ایک جامع قومی شہری تشخیص رپورٹ میں ان چیلنجز کا جائزہ لیا گیا ہے اور پائیدار حل تجویز کیے گئے ہیں-

شہری انتظامیہ اور منصوبہ بندی میں ترقی پسندانہ اصلاحات کی فوری ضرورت پر زور دیا گیا ہے- اہم سفارشات میں شہری انتظامیہ کے افعال کی منتقلی، واضح عمودی اور افقی شہری انتظامیہ کا ماڈل قائم کرنا اور ردِ عمل والے منصوبہ بندی کے نقطہ نظر سے فعال نقطہ نظر کی طرف جانا شامل ہیں-

پاکستان کو ایک نیا شہری ماڈل اپنانے کی ضرورت ہے جو اقتصادی، ماحولیاتی اور سماجی فوائد کو اپنائے ہو- اس کے لیے منصوبہ بندی اور تشخیص کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانا، فعال ادارے قائم کرنا اور مقامی حکومتوں کے ایکٹ اور ان کے نفاذ کے درمیان خلیج کو پُر کرنا ضروری ہے-

خلاصہ یہ کہ پاکستان کو اپنے شہروں کو محفوظ، لچکدار، اور قابل رہائش بنانے کیلئے پالیسی، منصوبہ بندی اور سرمایہ کاری کی حمایت کی ضرورت ہے- اس کے ساتھ ساتھ بہتر آمدنی، تعلیم اور روزی روٹی کے مواقع فراہم کرنے کے لیے جامع اقدامات کی ضرورت ہے-[25]

[24]https://thedocs.worldbank.org/en/doc/5ee854aff2b120cb30ef910f4e7421f9-0310012023/original/Pakistan-Development-Update-Report-April-2023.pdf
[25]Asian Development Bank. (2021). *Pakistan National Urban Assessment*.

تجویزات:

عالمی اقتصادی فورم شہری حکومتوں کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ:

- ایک بڑھتے ہوئے مسابقتی منظر نامے میں سرمایہ اور انسانی وسائل کو راغب کرنے کیلئے ریگولیٹری اصلاحات متعارف کرائیں۔
- ہمیں ایسی حکومتیں بنانی ہوں گی جو تیز فیصلہ کرنے والی، صاف اور شفاف ہوں اور جو بڑے شہروں کی ضروریات کو سمجھتے ہوئے اسی پیمانے پر کام کر سکیں۔
- لوگوں اور عملے میں سرمایہ کاری کر کے ادارتی صلاحیت کو فروغ دیں۔
- شہری رہنماؤں کو خطرہ سے گریز کرنے کی ڈیفالٹ پوزیشن کو تبدیل کرنے اور حساب شدہ خطرات مول لینے کیلئے بااختیار بنائیں۔
- فیصلہ سازی میں شہریوں، غیر سرکاری تنظیموں، نجی شعبے اور محققین کو شامل کریں تاکہ مشاورت کو بہتر بنایا جا سکے اور اعتماد پیدا کیا جاسکے۔
- نامیاتی نشوونما کی اجازت دینے کے لیے صحیح توازن حاصل کریں جبکہ ماسٹر پلانز پر عمل کریں۔
- لاگت کو کم کرنے اور انٹر آپریٹی کو فروغ دینے کے لیے معیارات کا استعمال کریں اور دوبارہ استعمال کو فروغ دیں۔
- ورٹیکل ڈویلپمنٹ کیلئے خصوصی تعمیراتی قوانین بنائے جائیں اور بلند عمارتوں کی منظوری کے عمل کو سراہا جائے۔
- شہروں میں پانی، سیوریج اور ٹرانسپورٹ کے نظام کو جدید بنایا جائے تاکہ اونچی عمارتیں پائیدار طریقے سے قائم رہ سکیں۔
- زرعی زمینوں کے تحفظ کیلئے شہری حدود مقرر کی جائیں اور افقی تعمیرات پر پابندیاں عائد کی جائیں تاکہ کھیتی باڑی کی زمینیں محفوظ رہیں۔
- اگر پاکستان ورٹیکل ڈویلپمنٹ کی جانب سنجیدگی سے اقدامات کرے، تو یہ نہ صرف رہائشی بحران کو حل کر سکتا ہے، بلکہ ماحولیاتی توازن اور خوراک کی قلت کو بھی یقینی طور پر پورا کیا جاسکتا ہے۔

نتیجہ:

شہری آبادی میں بے تحاشا اضافہ اور شہروں کا بڑھتا ہوا پھیلاؤ بڑا توجہ طلب ہے اس سے جہاں شہری ماحول میں خرابی پیدا ہو رہی ہے وہاں غذائی قلت، رہن سہن، پینے کے پانی، نکاسی آب، صحت و تعلیم سمیت بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں جن کے مستقبل میں شدید تر ہونے کے خدشات ہیں۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے باعث پاکستان کو سالانہ تین لاکھ پچاس ہزار اور مجموعی طور پر ایک کروڑ نئے گھروں کی ضرورت ہے۔ ایسے میں موجودہ اربن ڈویلپمنٹ کی جگہ نیا نظام لانا ہو گا۔ ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی پی) نے بھی اس حوالے سے نئے شہر بسانے اور مستقل پالیسی اپنانے کی تجویز دی ہے۔ 2023ء کی مردم شماری کے مطابق شہری آبادی 93.8 ملین ہو چکی ہے جو 2030 تک 99.4 ملین ہو جائے گی۔ شہری علاقوں میں 53 فیصد آبادی کو تاحال بہترین پانی کی عدم فراہمی کے مسائل کا سامنا ہے۔ تقریباً 18 فیصد آبادی بنیادی حفظان صحت کے اقدامات سے محروم ہے۔ اٹھارویں ترمیم کے بعد صوبے اور مقامی حکومتیں شہروں میں سروسز مینجمنٹ کو بہتر نہیں بنا سکیں۔ پاکستان کو دس، بیس اور تیس سالہ شہر کاری کا نیا پلان بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ اکنامک پاور، تعلیم، رہن سہن کے بہتر مواقع فراہم کرنے کیلئے پائیدار پالیسی اپنانا ہو گی۔ کلائمیٹ چینج اور سیلابوں کے باعث ہونے والے اربوں ڈالر نقصانات بھی قابل غور ہیں۔ یہ درست ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی ملکی معیشت پر بڑا بوجھ ہے جس پر کنٹرول کرنا ناگزیر ہے۔ بہترین منصوبہ بندی اور بنیادی سہولتوں کے ساتھ نئے شہر بسانے کی تجویز قابل قدر ہے۔ اس سے روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے اور تعمیراتی سامان تیار کرنے والی انڈسٹری بھی فعال ہو گی اور موجودہ شہروں کے پھیلاؤ کا بھی سدباب ہو گا۔

☆☆☆

Retrieved from [https://www.adb.org] (https://www.adb.org)

امامت اور اس کے فقہی مسائل

مفتی محمد اسماعیل خان نیازی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓىٕكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ"[1]

"اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، تو عنقریب یہ لوگ ہدایت والوں میں سے ہوں گے"۔

سیّدی رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"روزِ قیامت تین قسم کے آدمی کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے ان میں سے ایک وہ شخص ہو گا جس نے قوم کی امامت کی اور وہ اس (امام) سے خوش تھے"۔[2]

ایک مرتبہ حضور نبی کریم (ﷺ) نے امام کیلئے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"امام ضامن ہے اور موذن امین ہے، اے اللہ! تو اماموں کو راہِ راست پر رکھ اور موذنوں کی مغفرت فرما"۔[3]

ضامن کا ایک مطلب یہ ہے کہ امام نہ صرف اپنے مقتدیوں کی نمازوں کا ضامن ہے اور اس کی نماز کی صحت پر مقتدیوں کی نمازوں کا دار و مدار ہے بلکہ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اپنی عملی زندگی میں بھی امام اپنے مقتدیوں کا ضامن ہے یعنی اگر کوئی اس کے اچھے اخلاق و اعمال سے متاثر ہو کر اچھے راستے کو اپناتا ہے تو اس بندے کے ساتھ امام کو بھی اللہ ربّ العزت کی بارگاہِ اقدس سے اجر ملے گا، اسی طرح اگر کوئی شخص اس کے غلط رویے کی وجہ سے دین سے دور ہوتا ہے تو امام کی بارگاہِ صمدیت سے باز پُرس ہو سکتی ہے۔

بلاشبہ اسلامی معاشرے کی آبادکاری میں اہم کردار مسجد کا اور مسجد میں سب سے بڑا کردار امام مسجد کا ہے۔ امامت ایک ایسا عظیم منصب ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ہجرت مدینہ کے بعد اپنی ساری حیات مبارکہ بنفس نفیس مسجد نبوی (ﷺ) کے امام و خطیب کے منصب کو سنبھالا اور آپ (ﷺ) کے نقشِ قدم اور اتباع میں سادات و صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم)، اولیائے کرام اور علمائے کرام (رحمۃ اللہ علیہم) نے امامت فرمائی۔ اختصار کے ساتھ یہاں امامت کے متعلق چند مسائل لکھنے کی سعی کرتے ہیں۔

امامت کی شرائط:

امامت کے صحیح ہونے کی چھ شرطیں ہیں:

(1) مسلمان ہونا (2) بالغ ہونا (3) عاقل ہونا (4) مرد ہونا (5) قراءت صحیح ہونا (6) معذور نہ ہونا۔[4]

اقتداء کے صحیح ہونے کی شرائط:

اقتداء کے صحیح ہونے کیلئے 14 شرائط ہیں۔ ان شرائط کو مختلف آئمہ کرام نے اپنے اپنے انداز میں لکھا ہے یہاں

[1](التوبہ:18)

[2]الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذی (المتوفی:279ھ)، ایڈیشن دوم، (الناشر: شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابي الحلبي–مصر (1395ھ)، باب ماجاء فی فضل المملوک الصالح، ج:4، ص:355، رقم الحدیث:1986

[3]ابوداؤد، سلیمان بن الأشعث، سنن أبي داود، (بیروت: المكتبة العصرية، صيدا) باب مایجب علی المؤذن من تعاهد الوقت، ج:1، ص:143، رقم الحدیث:517

[4]ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز، رد المحتار على الدر المختار، ایڈیشن دوم، (الناشر: دار الفكر-بيروت، 1412ھ)، ج:1، ص:550

باختلافِ الفاظ علامہ حسن بن عمار بن علی (رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے لکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

- نیتِ اقتدا یعنی مقتدی کو امام کی متابعت یعنی اس کے پیچھے نماز پڑھنے کی نیت کرنا۔
- مرد امام کے پیچھے عورتوں کی نماز تب صحیح ہو گی جب امام ان کی نیت کرے گا جس طرح باقی مقتدیوں کی نیت کرتا ہے۔
- مقتدی کا امام سے آگے نہ ہونا یعنی مقتدی کا قدم امام کے قدم سے آگے نہ ہو اور اس میں ایڑیوں کا اعتبار ہے پس مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے پیچھے ہونی چاہیے۔
- امام اور مقتدی دونوں کی نماز ایک ہی ہو جیسے ظہر کی نماز، اسی ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔
- فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل پڑھنے والے کی نماز درست ہے لیکن نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز درست نہیں۔
- • امام اور مقتدی کی جگہ کا ایک ہونا یعنی سوار نے پیدل کی اقتدا کی یا پیدل نے سوار کی اقتدا کی یا امام اور مقتدی دونوں الگ الگ سواریوں پر ہوں تو مکان کے مختلف ہونے کی وجہ سے ان تینوں صورتوں میں اقتدا درست نہیں ہوئی۔
- ارکان کی ادائیگی میں مقتدی کا امام کے مثل یا اس سے کم ہونا پس امام اور مقتدی دونوں رکوع و سجود سے نماز پڑھتے ہوں یا دونوں اشارے سے نماز پڑھتے ہوں یا امام رکوع و سجود سے پڑھتا ہو اور مقتدی اشارہ سے پڑھتا ہو تو اقتدا درست ہے اور اگر امام اشارے سے نماز پڑھتا ہو اور مقتدی رکوع و سجود سے تو چونکہ مقتدی کا حال امام سے بہتر ہے اس لئے اقتدا درست نہیں، البتہ وضو والے شخص کے لئے تیمم والے کی اقتداء درست ہے، کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی اقتداء بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے اور کُبڑے کے پیچھے درست ہے اور اشارہ سے نماز پڑھنے والے کی اقتداء اشارہ سے نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔
- مقتدی کا ارکانِ نماز میں امام کے ساتھ شریک ہونا پس اگر مقتدی کسی رکن کو امام سے پہلے یا بعد میں ادا کرے تو اقتدا صحیح نہیں ہو گی۔
- امام اور مقتدی کے درمیان عام راستہ (سڑک) نہ ہونا، وہ راستہ جس میں بیل گاڑی یا لدے ہوئے اونٹ و خچر گزر سکیں۔
- مقتدی پر امام کی حالت مشتبہ نہ ہونا، اگر امام کے ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کا حال مقتدی کو معلوم ہو جائے خواہ امام یا مقتدیوں کو دیکھ کر ہو یا امام یا مکبّر کی تکبیر کی آواز سن کر ہو تو اقتدا درست ہے خواہ دیوار یا منبر وغیرہ درمیان میں حائل ہوں۔[5]

نمازباجماعت چھوڑنے کے عذر:

درج ذیل چیزوں میں سے کسی ایک کے موجود ہونے سے جماعت کی حاضری معاف ہو جاتی ہے: مریض، چلنے پھرنے سے معذور ہونا، وہ شخص جس کا ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کٹے ہوئے ہوں، مفلوج (فالج زدہ)، بوڑھے عاجز، نابینا اگرچہ نابینا رہنمائی کرنے والا پائے، (سخت) بارش، کیچڑ، سخت سردی، سخت اندھیرا، رات کے وقت آندھی چل رہی ہو، جس شخص کو اپنے مال پر خوف ہو، قرض خواہ کا خوف ہو یا ظالم کا خوف ہو، پیشاب اور پاخانہ میں سے کسی ایک کو روکے ہوئے ہو، سفر کا ارادہ ہو، مریض کی دیکھ بھال کر رہا ہو، ایسا کھانا حاضر ہو جس کو کھانے کیلئے دل چاہتا ہو، ایسی جماعت کے ساتھ فقہ کا تکرار ہو جس کے اُٹھ جانے کا خطرہ ہو۔[6]

[5] الشرنبلالي، حسن بن عمار بن علي رحمه الله (المتوفى: 1069هـ)، نور الإيضاح و نجاة الأرواح في الفقه الحنفي، (المكتبة العصرية، الطبعة الأولى، 1246ھ)، ص:63-64

[6] ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز، رد المحتار على الدر المختار، ایڈیشن دوم، (الناشر: دار الفكر-بيروت، 1412هـ)، ج:1، ص:555

صفوں کی ترتیب:

ایک مقتدی ہو تو امام کے دائیں جانب کھڑا ہو اور ایک سے زیادہ ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔[7]

سب سے پہلے مردوں کی صف ہو، پھر بچوں کی، پھر مخنث کی اور پھر عورتوں کی۔[8]

متفرق مسائل:

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ لوگوں میں امامت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو سنت کو زیادہ جاننے والا ہو۔ پھر اگر سارے لوگ علم میں برابر ہوں تو لوگوں میں جو سب سے اچھا قاری ہو (وہ امامت کا مستحق ہے) پھر اگر (علم و قراءت میں) سب برابر ہوں تو لوگوں میں سب سے زیادہ متقی شخص (امامت کا مستحق ہے ۔ پھر اگر ان تین میں) تمام لوگ برابر ہوں تو ان میں سب سے زیادہ عمر والا شخص ان کی امامت کرے۔[9]

اگر مسجد میں ایسا شخص داخل ہوا جو امام محلہ سے امامت کا زیادہ مستحق تھا تو پھر بھی امام محلہ امامت کا زیادہ حقدار ہے[10]

اگر رکوع یا سجدہ میں مقتدی کے (تین مرتبہ) تسبیح سے بیشتر ہی امام سر اٹھالے تو مقتدی امام کی متابعت کرے گا۔ مگر مقتدی کے التحیات کے فارغ ہونے سے پہلے اگر امام سلام پھیر دے تو مقتدی (جلدی جلدی) اپنی التحیات کو پورا کرلے (اور امام کے ساتھ شامل ہو جائے)۔[11]

اگر امام آخری قعدہ سے پہلے بھولے سے کھڑا ہو گیا تو مقتدی اس کا انتظار کرے گا پس اگر مقتدی سلام پھیر دے اس سے پہلے کہ امام اس زائد رکعت کا سجدہ کرے تو مقتدی کا فرض فاسد ہو جائے گا۔[12]

جو شخص فجر کی نماز میں امام کے پاس اس حالت میں پہنچا کہ اس نے فجر کی دو رکعت سنت نہیں پڑھی، تو اگر اسے یہ ڈر ہو کہ ایک رکعت چھوٹ جائے گی اور دوسری رکعت وہ پالے گا تو مسجد کے دروازے وغیرہ کے پاس فجر کی دو رکعت سنت

پڑھے پھر جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر جماعت کے چھوٹنے کا خوف ہو تو امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔[13]

کسی شخص کی فجر کی دو رکعت سنت رہ جائیں تو وہ سورج طلوع ہونے سے پہلے ان کی قضاء نہ کرے (سورج طلوع ہونے کے تقریباً بیس منٹ بعد قضا کرے)۔[14]

قراءت میں غلطی کا بیان:

اعراب میں غلطی سے معنیٰ نہ بدلے تو سب کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی۔[15]

---

[7]الکاسانی، أبو بکر بن مسعود بن أحمدؒ (المتوفی: 587ھ)، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، الطبعة: الثانیة (دار الکتب العلمیة،1406ھ)،ج:1،ص:158

[8]ایضاً،ص:159

[9]أبو الحسن، علي بن أبي بکر، الهدایه، ناشر: دار احیاء التراث العربي-بیروت-لبنان،ج:1،ص:57

[10]نظام الدین البلخي، الفتاوی الهندیة(الطبعة: الثانیة، 1310 ھ)،ج:1،ص:83

[11]ابن نجیم، زین الدین بن إبراهیم بن محمد (المتوفی: 970ھ)، البحر الرائق شرح کنز الدقائق (الناشر: دار الکتاب الإسلامي)، ج:1،ص:334

[12]الهدایه،ج:1،ص:67

[13]ایضًا

[14]ایضًا

[15]قاضی خان،فخر الدین ابی المحاسن الحسن بن منصور،فتاویٰ قاضی خان (مکتبه اعلی حضرت دربار مارکیٹ لاہور)، ج:1، ص:314

اگر کسی کلمہ میں کوئی حرف زیادہ کیا تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر معنیٰ نہ بدلا اور اس کی مثل قرآن مجید میں ہو توسب کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر زائد حرف کی وجہ سے معنیٰ بدل جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔[16]

اگر غلطی سے ایک کلمہ کی جگہ دوسرا کلمہ پڑھ لے تو دیکھیں اگر دونوں کے معنیٰ میں اختلاف ہے اور دوسرے کلمہ کی مثل قرآن مجید میں نہیں پایا جاتا توسب کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر ان دونوں کے معنیٰ میں موافقت ہو لیکن دوسرا کلمہ قرآن مجید میں نہ ہو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی۔[17]

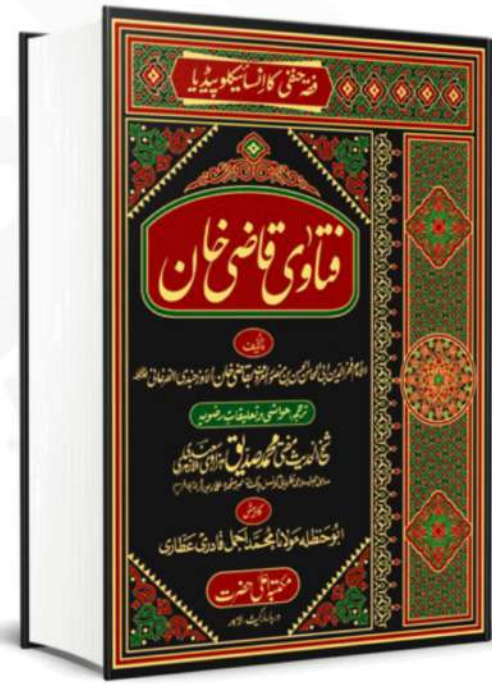

حرفِ آخر:

مسلم معاشرے میں امامت ایک معزز منصب رہا ہے اور اس پر فائز رہنے والے لوگوں کو عام و خاص ہر طبقے میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے۔جب دنیا کے بیشتر خطوں میں سیاسی وسماجی اور تہذیبی و علمی اعتبار سے مسلمانوں کا غلبہ تھا اور مسلم تہذیب دنیا کی مقبول ترین تہذیب تھی، اس وقت امام نہ صرف پنج وقتہ، جمعہ و عیدین اور جنازے کی

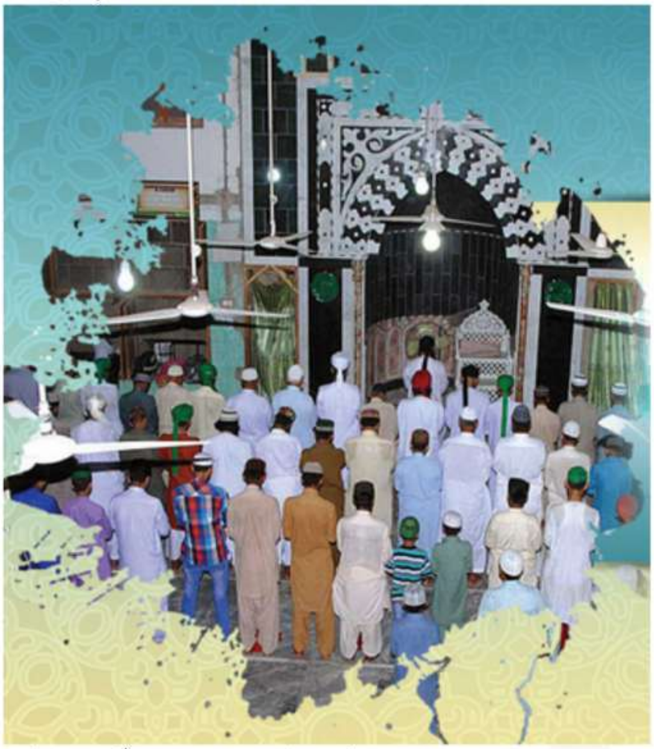

نمازوں میں مسلمانوں کے پیشوا ہوتے تھے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ لوگ اپنے روزمرہ کے مسائل ومشکلات کے حل کیلئے بھی انہی سے رجوع کیا کرتے تھے۔ماضی میں دین و دنیا کے کئی اہم کارنامے انجام دینے والے بے شمار اشخاص مساجد کے منبروں سے ہی وابستہ تھے۔ اسلامی کتب خانے کا اچھا خاصا ذخیرہ آئمہ کی علمی و فکری قابلیتوں کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ان کی اہمیت وبرتری اور فضیلت کو دراصل حضور نبی رحمت (ﷺ) نے اپنے قول و عمل کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں بٹھایا تھا۔ آج کے اس پر فتن دور میں کچھ لوگ امام کو حقیر و ذلیل سمجھ کر ان کی توہین کرتے ہیں، بلاوجہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ٹوکتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی نازیبا کلمات کہہ کر دل شکنی کرتے ہیں ایسے لوگوں کو چاہیے کہ امام کو اپنا پیشوا، دین کا رہبر، وارث انبیاء سمجھے اور ادب و احترام کے دائرے میں رہ کر ان سے کلام کرے۔اسی طرح آئمہ کرام کو چاہیے کہ وہ بھی اپنے منصب کا لحاظ رکھیں، ترک وتوکل اختیار کریں اور ہر ایسے قول و فعل سے گریز کریں جو اُن کے یا ان کے منصب کے شایانِ شان نہ ہو۔

☆☆☆

[16] ایضاً، ص:334

[17] ایضاً، ص:336

علم نحو کی اہمیت و ارتقاء

مفتی محمد عمران
دار العلوم غوثیہ عزیزیہ انوار حق باھوؒ سلطان

"النحو فی الکلام کالضوء فی الظلام"

"نحو کلام میں ایسے ہے جیسے اندھیرے میں روشنی"۔

بلاشبہ علم نحو علومِ عربیہ میں ریڑھ کی حیثیت رکھتا ہے، اس کے بغیر علوم عربیہ اور عربی زبان کو سیکھنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن بھی ہے، مزید یہ کہ اگر نحو کمزور ہے تو باقی علوم کو پڑھتے ہوئے آدمی لطف اندوز نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ مشہور مقولہ ہے:

"النحو فی الکلام کالملح فی الطعام"

"نحو کلام میں ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک"۔

نحو کے لغوی و اصطلاحی معنیٰ:

لفظ نحو "نَحوٌ" عربی زبان کا مصدر ہے جو فعل "نَحَا یَنحُو" سے ماخوذ ہے۔ اس کے لغوی طور پر متعدد معانی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔ القَصْد (ارادہ کرنا، قصد کرنا)، الجِهَة (سمت یا طرف)، المِثْل (مثال یا مشابہت)، التقدیر (مقدار) اور پیروی کرنا۔[1]

اصطلاح میں: "علم نحو ایسے اصولوں کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے تینوں کلمات یعنی اسم، فعل، حرف کے آخر کے احوال معرب اور مبنی کی حیثیت سے معلوم ہوں اور بعض کلمات کی آپس میں باہمی ترکیب کا طریقہ اور کیفیت معلوم ہو"۔[2]

موضوع و غرض وغایت: ہر علم کا موضوع وہ چیز ہوتی ہے جس کے عوارض ذاتیہ (ایسے پیش آنے والے امور جو کسی چیز کی اپنی ذات کے اعتبار سے ہوں) کے بارے میں بحث ہوتی ہے۔ چونکہ علم نحو میں کلمہ اور کلام کے عوارض اور اس کے احوال سے بحث ہوتی ہے اس لئے کلمہ اور کلام علم نحو کا موضوع ہیں۔[3] اگر ہم علم نحو نہ سیکھیں تو ہم سے کلام عرب میں بہت ساری غلطیاں واقع ہو جاتی ہیں اس لئے علم نحو کی غرض وغایت "کلام عرب میں اپنے ذہن کو لفظی غلطی سے بچانا ہے"۔[4]

علم نحو کی عظمت و فضیلت:

علم نحو کی فضیلت واہمیت کا اندازہ درج ذیل فرامین مبارکہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے:

1: سیّدی رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"تین چیزوں کی وجہ سے عربی سے محبت کرو۔ کیونکہ میں عربی ہوں اور یہ کہ قرآن عربی میں ہے اور یہ کہ جنتیوں کا کلام بھی عربی میں ہے"۔[5]

---

[1] المنجد، (دار الاشاعت، کراچی، گیارھواں ایڈیشن، 1994ء)، ص، 1001

[2] ابو حیان، محمد بن یوسف بن علی بن حیان، هداية النحو، الناشر: فیضان اکیڈمی، ص:7

[3] مفتی محمد زاهد، اصابة النحو شرح هداية النحو، الناشر زاهدیه محله جنگی پشاور پاکستان، ص:11

[4] هداية النحو، ص:7

[5] أبو جعفر النَّحَّاس، أحمد بن محمد بن إسماعيل النحوي (المتوفى: 338هـ)، عمدة الكتاب، الناشر: دار ابن حزم - الجفان والجابي للطباعة والنشر (الطبعة: الأولى 1425هـ-)، ج:1، ص:36

2: حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کا ارشاد گرامی ہے:

"علم نحو اسی طرح سیکھو جس طرح سنن اور فرائض کو سیکھتے ہو"۔[6]

اسی طرح آپ (رضی اللہ عنہ) کا ایک اور فرمان ہے کہ:

"اعراب قرآن بھی سیکھو جس طرح کہ حفظ قرآن سیکھتے ہو"۔[7]

3: حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ:

"علم نحو سیکھو۔ پس بنی اسرائیل انجیل مقدس میں لکھے ہوئے ایک حرف کی غلطی کی وجہ سے گمراہ ہوگئے اور وہ حرف یہ تھا "أنا ولّدتُ عیسی" (میں نے عیسیٰ کو پیدا فرمایا) انہوں نے لام کے شد کو جزم کے ساتھ بدل دیا پس وہ کافر ہوگئے"۔[8]

4: حضرت امام حسن مجتبیٰ (رضی اللہ عنہ) ایک قوم کے پاس سے گزرے جو عربی سیکھ رہے تھے تو آپ (رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا:

"کتنا اچھا ہے جو یہ سیکھ رہے ہیں"۔[9]

5: حضرت ایوب سختیانی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ:

"علم نحو کو سیکھو کیونکہ یہ علم نحو گھٹیا انسان کے لئے باعث جمال ہے اور شریف آدمی کا اسے ترک کرنا باعث عیب ہے"۔[10]

علم نحو کی ابتداء:

1: مشہور قول یہ ہے کہ حضرت ابو الاسود الدؤلی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ:

"میں امیر المؤمنین حضرت علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپ (رضی اللہ عنہ) متفکر بیٹھے ہیں۔ میں نے فکر مندی کی وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے غور کیا کہ عرب و عجم کے اختلاط کی وجہ سے لغت عرب میں فساد آرہا ہے۔ میں نے کچھ اصول وضع کرنے کا ارادہ کیا تا کہ ان پر عمل کر کے فساد سے بچایا جا سکے۔ تین دن بعد پھر میں حاضر ہوا تو مجھے ایک قطعہ دیا اس قطعہ میں یہ مضمون تھا:

"الكلام كله اسم وفعل وحرف، فالاسم ما أنبأ عن المسمى، والفعل ما أنبئ به، والحرف ما أفاد معنى"

"کلام سارے کا سارا اسم، فعل اور حرف پہ مشتمل ہے، پس اسم وہ ہے جو مسمّٰی کی خبر دیتا ہے، فعل جو کام کے بارے میں بتاتا ہے اور حرف جو معنی کا فائدہ دیتا ہے"۔

پھر ارشاد فرمایا آپ اس میں کچھ اضافہ کریں پھر ابو الاسود (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے مزید کچھ قاعدے جمع کئے۔ عطف، صفت، تعجب، استفہام، باب انّ وغیرہ کو جمع کر کے مسودہ پیش کیا۔ حروف مشبہ بالفعل میں مَیں نے لکنّ کو ذکر نہیں کیا تو ارشاد فرمایا اس کو بھی شامل کر لو۔ اچھا خاصہ ایک مجموعہ قواعد نحویہ کا مرتب ہوگیا۔ آپ (رضی اللہ عنہ) نے اس مجموعہ کو دیکھ کر فرمایا:

"ما احسن هٰذا النحو الذی قد نحوت"

"یہ ارادہ جو آپ نے کیا ہے کتنا اچھا ہے"۔

اس قول کے مطابق اسلامی روایت میں علم نحو کے موجد و بانی حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) ہیں"۔[11]

نوٹ: بعض نحویوں نے علم نحو کے نام کا مآخذ اس قول مبارک کو قرار دیا ہے۔

[6] الدكتور جواد علي (المتوفى:1408ھ)، المفصل فى تاريخ العرب قبل الإسلام، الناشر: دار الساقي (ایڈیشن چہارم 2001)، ج:17، ص:11

[7] ایضًا

[8] أبو علي، المظفر بن الفضل بن يحيى، نضرة الإغريض في نصرة القريض (المتوفى:656ھ)، ج:1، ص:3

[9] عمدة الكتاب، ج:1، ص:36

[10] الجاحظ، عمرو بن بحر بن محبوب الكناني (المتوفى:255ھ)، البيان والتبيين، (الناشر: دار ومكتبة الهلال، بيروت، 1423ھ)، ج:2، ص:151

[11] المفصل فى تاريخ العرب قبل الإسلام، ج:17، ص:38-39

2: ایک عجمی قاری صاحب قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے جب سورۃ براۃ کی اس آیت پر پہنچے "اِنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ رَسُوْلِه"، تو عجمی قاری صاحب نے "وَرَسُوْلُه" کے لام کو جر کے ساتھ پڑھا جس سے آیت کا معنی فاسد ہو گیا (بے شک اللہ تعالیٰ مشرکین سے بھی بری اور اپنے رسول (ﷺ) سے بھی بری ہے - نعوذ باللہ) تو اعرابی نے کہا: "ابری الله من رسوله" (کیا اللہ تعالیٰ اپنے رسول (ﷺ) سے بری ہیں) - جب حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو بے حد غمگین ہوئے، فکر ہوئی کہ چند قوانین وضع کرنے چاہئیں جن سے عجمی لوگ غلطیوں سے محفوظ ہو جائیں تو انہوں نے حضرت ابو الاسود الدؤلی (رضی اللہ عنہ) کو قوانین وضع کرنے کا حکم دیا، آپ (رضی اللہ عنہ) کے حکم سے انہوں نے قواعد وضع کئے"-[12]

اسی طرح کی باختلاف الفاظ حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں بھی منقول ہے-

علم نحو کی تدوین:

علم نحو کی تاریخ کے بارے میں اگر ہم گفتگو کریں تو وضاحت کے ساتھ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت ابو الاسود الدؤلی (رضی اللہ عنہم) علم نحو کے بانی شمار ہوں گے - ابو الاسود الدؤلی (رضی اللہ عنہ) سے اس کے بیٹے ابو حرب بن ابی الاسود نے اور یحیی بن یعمر، عبد اللہ بن بریدۃ (رضی اللہ عنہم) وغیرہ نے علم نحو حاصل کیا - ابو الاسود الدؤلی (رضی اللہ عنہ) کے تلامذہ نے بتدریج اسی علم کو ترقی دی اس کے بعد ابو عمرو، ابو عمر بصری اور ان کے شاگرد خلیل ابن احمد نے باضابطہ علم نحو کو مرتب کیا - خلیل ابن احمد کے مشہور شاگرد ابو بشر عمرو ابن عثمان بصری المعروف سیبویہ نے اس علم میں بڑا نام کمایا اور "الکتاب" کے نام سے ایک کتاب لکھی - الکتاب ایک سند کا درجہ رکھتی ہے - یہ علم نحو کی تاریخ رہی، پھر متاخرین علماء نے اس کی طویل مباحث کو مختصر کیا اور اس کی طوالت کو اختصار کے پیرائے میں لے آئے اور اس کے اصول کو خوب واضح کیا جیسا کہ ابن مالک کی تسہیل اور علامہ جار اللہ زمخشری کی مفصّل اس پر شاہد ہے - مشہور علماء نحو جنہوں نے علم نحو میں اثاثی اور بنیادی محنت کی ان میں سے چند مشہور شخصیات "ابو بشر عمرو ابن عثمان سیبویہ، ابو الحسن علی ابن حمزہ کسائی، ابو زکریا یحیی ابن زیاد فراء، مبرد، اخفش، زجاج، محمود ابن عمر بن محمد زمخشری، علامہ عبد القاہر جرجانی، ابن عقیل، علامہ سیّد شریف جرجانی، علامہ ابو حیان نحوی، ابن الحاجب اور ملا عبد الرحمن جامی اور قاضی محب اللہ بہاری ہیں (رحمۃ اللہ علیہم) ہیں - ان حضرات نے نحو کی کتابیں لکھیں، اس کے قواعد کی تفصیل سے وضاحت کی -

علم نحو میں نحویانِ بصرہ اور کوفہ کی خدمات:

عراق ایک زرخیز علاقہ ہے جو دریائے دجلہ اور فرات کے درمیان واقع ہے اور یہ زمین کے سب سے قدیم آباد علاقوں میں سے ہے - بصرہ شہر عراق کے جنوب مغرب میں تعمیر کیا گیا - یہ نجد کے صحراء کے قریب 14ھ میں قائم کیا گیا - اسی طرح کوفہ شہر نجد کے شمالی میں 17ھ میں تعمیر کیا گیا -

اسم، فعل اور حرف کی پہچان

اسم	فعل	حرف
1۔ الف لام (اَلْقَلَمُ)	1۔ قَدْ (قَدْ سَمِعَ)	وہ کلمہ جس میں
2۔ تنوین (مُعَلِّمٌ)	2۔ سَوْف (سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ)	اسم اور فعل کی کوئی
3۔ گول تاء (مُعَلِّمَةٌ)	3۔ ماضی (فَتَحَ)	علامت نہ ہو
4۔ حرف جر (فِیْ دَارٍ)	4۔ مضارع (یَفْتَحُ)	جیسے:
5۔ مجرور (وَلَدُ زَیْدٍ)	5۔ امر (اِفْتَحْ)	مِنْ، اِلٰی، فِیْ،
6۔ معرفہ (اَلْمُسْلِمُ)	6۔ نہی (لَا تَفْتَحْ)	اَنْ، لَنْ، کَیْ
7۔ نکرہ (مُسْلِمٌ)		
اَلْحَمْدُ، اللهِ، رَبِّ، الْعٰلَمِیْنَ، الرَّحْمٰنِ، اِیَّاکَ	نَعْبُدُ، نَسْتَعِیْنُ،	لِ، وَ

دونوں شہر حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے دورِ خلافت میں بنائے گئے - بصرہ اور کوفہ کے لوگوں میں قبیلائی تعصب پایا جاتا تھا، جو بعد میں سیاسی اور علمی تعصب میں بدل گیا - بعد میں بصرہ شعر و ادب اور علمی مناظروں کا مرکز بن گیا - بصرہ کی طرف قریبی مملکتوں کے بہت سے علماء ہجرت کر کے آئے تاکہ وہاں کے ماہرین سے نحو سیکھیں اور اپنے وطن واپس جا کر اس کو عام کریں - اس طرح بصری مکتب فکر (بصرہ کا نحوی مکتبہ) پھیل گیا، جسے بنو امیہ کے امراء نے بھی فروغ

[12] ایضاً، ص: 42

دیا- بصرہ وہ پہلی جگہ تھی جہاں نحو اور زبان کی تدوین، قواعد و ضوابط کا تعین کیا گیا- بصرہ نے دیگر شہروں کی نسبت تقریباً ایک صدی پہلے یہ کام شروع کیا- "سیبویہ" اور اس کی کتاب کو بصری مکتب فکر میں سب سے اعلیٰ مقام حاصل ہے- مشہور بصری نحویوں میں درج ذیل افراد شامل ہیں: الاخفش، یونس بن حبیب، الیزیدی، الجرمی، المازنی، المبرد، الزجاج، ابن السراج، ابن درستویہ، الفارسی، السیرافی وغیرہ- علماء بصرہ نحویوں کو دس طبقات میں تقسیم کرتے ہیں-

کوفیوں نے بھی بصریوں کی طرح اپنا ایک الگ نحوی مکتبِ فکر قائم کیا، کوفی مکتب کے سربراہ ابو جعفر الرؤاسی تھے، اور ان کے دو مشہور شاگرد: الکسائی اور الفراء- ان کے دیگر مشہور علماء میں شامل ہیں: ہشام بن معاویہ الضریر، ابن السکیت، ابن الاعرابی، الطوال، ابن سعدان، ثعلب، ابن کیسان، الانباری، نفطویہ وغیرہ- کوفہ کے نحوی علماء کو چھ طبقات میں تقسیم کیا جاتا ہے- بلاشبہ بصری علماء قیاس اور قواعد کے استنباط میں کوفیوں سے زیادہ مضبوط، زیادہ منظم اور زیادہ روایت کے پابند تھے- اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ بصرہ، کوفہ کے مقابلے میں عرب بدوؤں اور فصحاء کے زیادہ قریب تھا، اس لیے وہاں زبان کا صحیح اور اصلی استعمال زیادہ سننے کو ملتا تھا- نحو (گرامر) کی تدوین بصرہ میں کوفہ سے تقریباً 100 برس پہلے شروع ہوئی- تاہم یہ بھی درست ہے کہ کئی مسائل میں کوفیوں کی رائے بھی درست ثابت ہوئی-

آخر میں اس بات کی نشاندہی ضروری ہے کہ عباسی خلفاء کی سرپرستی اور ان کی جانب سے علم، خصوصاً زبان و نحو کی تحریک کو دی جانے والی اہمیت نے اس علم کی تدوین، اصول سازی اور ترقی میں اہم کردار ادا کیا-

اس علمی سرگرمی میں مناظرے اور علمی بحثیں بھی ہوئیں- یہ بھی حقیقت ہے کہ خلیل بن احمد کی علمی کاوشات اپنی مثال آپ تھیں، اور سیبویہ کی کتاب، جسے بعد کے علماء اور محققین نے مکمل کیا، ہمارے تک پہنچنے والے تمام نحوی علم کی بنیاد شمار ہوتی ہے-

حرفِ آخر:

ابنِ مجاہد المقری نے کہا: مجھے ثعلب (نحوی) نے کہا:
"قرآن والوں نے قرآن کے ساتھ مشغولیت اختیار کی تو کامیاب ہو گئے، فقہ کے لوگوں نے فقہ کے ساتھ مشغولیت اختیار کی تو وہ بھی کامیاب ہو گئے، اور میں زید و عمرو (یعنی نحو و لغت میں مشغول رہا) اب حیرت ہے کہ قیامت کے دن میرا کیا حال ہو گا؟ تو میں وہاں سے اٹھ آیا، اور اسی رات میں حضور نبی کریم (ﷺ) کی زیارت سے مشرف ہوا- آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ابو العباس (ثعلب) کو میری طرف سے سلام کہنا، اور اس سے کہنا: بے شک وہ 'علمِ مستطیل' (یعنی وسیع علم) کا حامل ہے"-[13]

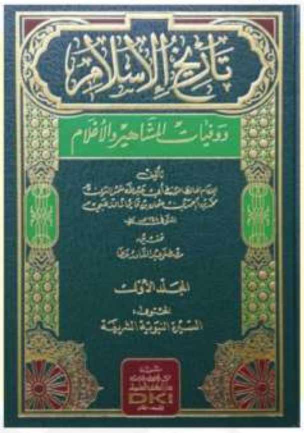

ان تمام روایات مبارکہ اور واقعات سے معلوم ہوا علم نحو کا ذوق و شوق اور مہارت نہ صرف عربی زبان کی فہم کا ذریعہ ہے بلکہ یہ اللہ عزوجل اور اس کے حبیب مکرم (ﷺ) کی رضا اور خوشنودی کا بہت بڑا ذریعہ ہے- اس کی ضرورت اور اہمیت کو صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) اور تابعین (رحمۃ اللہ علیہم) نے نہ صرف محسوس کیا بلکہ اس کے فروغ میں عملی کردار بھی ادا کیا- آج مدارس دینیہ میں اس چیز کی اشد ضرورت ہے کہ اسباق میں رٹا سسٹم کی بجائے نحوی قواعد کے اجراء اور عربی عبارات کی ترکیب وغیرہ پہ زور دیا جائے- اس سے طلبا کو عربی کتب سمجھنے میں آسانی ہو گی اور نتیجتاً عربی علوم اجنبی نہیں لگیں گے بلکہ ان میں دل چسپی پیدا ہو گی-

اللہ عزوجل ہم سب کے لیے عربی علوم کی فہم کو آسان سے آسان تر بنائے-

☆☆☆

[13] شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد، تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام (المتوفى: 748ھ)، الناشر: دار الكتاب العربي، بيروت (ایڈیشن ثانی، 1413ھ)، ج:22، ص:83

ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ

مفتی محمد صدیق خان قادری

نام ونسب:

آپ (رحمۃ اللہ علیہ) کا نام علی کنیت ابو الحسن لقب نور الدین اور القاری ہے- نسب نامہ کچھ اس طرح ہے، علی بن سلطان محمد القاری، الھروی المکی-[1]

ولادت ووطن:

اصحابِ سِیَر اس بات پر تو متفق ہیں کہ ان کی ولادت ہرات میں ہوئی لیکن کب ہوئی اس بارے تاریخ خاموش ہے اس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کا احوال لکھنے سے اجتناب کیا ہو جس کی وجہ سے ان کی تاریخ ولادت معلوم نہ ہو سکی-

القابات اور نسبتیں:

جیسا کہ ماقبل مذکور ہے کہ آپ کے دو لقب نور الدین اور القاری ہیں- القاری لقب کے ساتھ آپ بہت زیادہ مشہور ہوئے ہیں علمی دنیا آپ کو ملا علی قاری کے نام سے یاد کرتی ہے- القاری لقب کے ساتھ مشہور ہونے کی وجہ علماء کرام نے یہ لکھی ہے کہ:

"کان حاذقا فی علم القراءات عالما راسخا متضلعا فیه"[2]

"آپ علم القراءات میں بڑے ماہر تھے اور اس فن میں بڑے راسخ اور مضبوط عالم تھے"-

رہی بات نسبتوں کی تو ان کی دو نسبتیں الھروی اور المکی ہیں- الھروی ہرات کی طرف نسبت کرنے کی وجہ سے آپ کو الھروی کہا جاتا ہے- ہرات خراسان کے شہروں میں سے ایک شہر تھا- موجودہ افغانستان کے بڑے شہروں میں سے ایک شہر ہرات بھی ہے کیونکہ آپ کی ولادت ہرات میں ہوئی اور یہیں بود و باش اختیار کئے رکھی تو اس مناسبت کی وجہ سے ان کو الھروی کہا جاتا ہے-

آپ نے ہرات سے مکہ معظمہ کی طرف ہجرت کی اور اسی مبارک شہر کو اپنا وطن بنالیا حتی کہ آپ کا وصال مبارک بھی وہیں ہوا تو اس وجہ سے ان کو المکی بھی کہا جاتا ہے- ہجرت کا سبب یہ بنا کہ جب اسماعیل بن حیدر الصفوی نے ہرات پر تسلط حاصل کیا تو اس نے بے شمار علماء کو شہید کیا تو اس ظلم اور بربریت کی وجہ سے علماء کی ایک کثیر جماعت نے ہرات کو چھوڑ دیا- لہذا ملا علی قاری نے بھی ہجرت کی اور مکہ مکرمہ تشریف لے گئے-[3]

تحصیل علم:

آپ نے تحصیل علم کا آغاز بچپن ہی سے کر دیا تھا ابتداءً قرآن پاک زبانی یاد کیا اور پھر علم تجوید حاصل کیا اس کے بعد قرأت کا علم شیخ معین الدین الحافظ زین الدین الھروی سے حاصل کیا اور اس میں اتنے ماہر ہوئے کہ القاری کے لقب سے مشہور ہو گئے-[4]

پھر دیگر علوم ہرات کے نامور شیوخ سے حاصل کیے اس کے بعد جب مکہ کی طرف ہجرت کی تو وہاں بھی حجاز مقدس کے نامور علماء و محدثین کی مجلس میں بیٹھ کر اپنی علمی

[1](الاعلام للزرکلی، جز:5، ص:12)
[2](مرقاۃ المفاتیح ترجمہ الامام ملا علی قاری، ص:16)
[3](ایضاً)
[4](ایضاً)

پیاس کو بجھایا اور علم کی اس معراج کو پایا کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ مرجع العلماء بن گئے۔

اساتذہ:

امام صاحب کو ہرات اور خاص طور پر حجاز مقدس کے اجل آئمہ کرام سے اکتساب علم کا موقع ملا جن شخصیات سے ان کو شرف تلمذ حاصل ہوا۔وہ بے شمار ہیں لیکن ان میں سے چند مشہور اساتذہ جن کا ذکر انہوں نے اپنی کتب میں کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

- شیخ الاسلام ابن حجر الہیتمی
- الشیخ علاء الدین بن حسام الدین المعروف شیخ علی المتقی الہندی
- الشیخ المحدث محمد سعید ابن مولانا خواجہ الخراسانی
- العلامۃ المفسر الشیخ زید الدین عطیہ بن علی السلمی
- شیخ ملا عبد اللہ بن سعد الدین سندھی
- علامہ ابو عیسیٰ قطب الدین محمد بن علاء الدین المکی
- العلامۃ الفقیہ شہاب الدین احمد بن بدر الدین الشافعی
- محدث محمد بن ابی الحسن محمد بن جلال الدین
- شیخ سنان الدین یوسف بن عبد اللہ الحنفی (رحمۃ اللہ علیہم)[5]

تلامذہ:

جن حضرات کو آپ سے اکتساب علم کرنے کا موقع ملا ہے ان میں سے چند نامور علماء کا یہاں تذکرہ کیا جاتا ہے:

- الامام الخطیب محی الدین عبد القادر بن محمد الطبری
- قاضی عبد الرحمٰن بن عیسیٰ المکی الحنفی
- الشیخ محمد ابو عبد اللہ الموردی
- السید معظم الحسینی البلخی
- علامہ سلیمان بن صفی الدین الجانی (رحمۃ اللہ علیہم)[6]

علم وفن پر علماء کرام کے تاثرات:

ملا علی قاری علمی دنیا کے شاہکار اور سلطان تھے۔ان کا شمار اپنے عہد کے نامور اور اجل علماء میں ہوتا تھا وہ مختلف علوم دینیہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔آپ اپنے زمانے کے وحید العصر، فرید الدہر محقق و مدقق، منصف مزاج، مفسر و محدث، اصولی و فقیہہ اور جامع علوم نقلیہ و عقلیہ تھے۔ الغرض! جتنے بھی علوم دینیہ تھے ان میں سے ہر ایک میں انہیں ایک وافر حصہ نصیب ہوا تھا۔اسی کمال کی وجہ سے علماء کرام نے مختلف انداز میں ان کے علم و فن پر اپنے تاثرات کا اظہار کرکے ان کی علمی شان کو اجاگر کیا ہے۔علامہ محمد امین المحبی ان کی علمی وجاہت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"احد صدور العلم فرد عصره الباهر السمت فی التحقیق و تنقیح العبارات و شهرته كافية عن الاطراء بوصفه"[7]

"وہ علم کے منبع اپنے زمانے کے یکتا عالم تھے وہ تحقیق اور عبارات کو نکھارنے میں ممتاز اور لاجواب تھے ان کی شہرت ہی مدح سرائی کے لئے کافی ہے"۔

علامہ عبد الملک العصامی نے جس انداز میں ان کے علمی مقام و مرتبہ کو اجاگر کیا ہے اس سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ ہمہ جہت شخصیت تھے اور تمام علوم نقلیہ اور عقلیہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے وہ فرماتے ہیں:

"الجامع للعلوم العقلیه و النقلیه والمتضلع من السنة النبويه احد هما جماهير الاعلام و مشاهير اولى الحفظ والافهام"[8]

"آپ علوم عقلیہ اور نقلیہ کے جامع اور سنت نبویہ کی فہم و فراست میں فائق تھے وہ جمہور شخصیات اور حفظ و افہام والے مشہور آئمہ کرام میں سے ایک تھے"۔

علامہ ابن عابدین ان کی فقاہت، محدثانہ صلاحیت اور قرأت میں ان کی مہارت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"خاتمة القراء و الفقهاء و المحدثين و نخبة المحققين والمدققين"[9]

"وہ قراء، فقہاء اور محدثین کے خاتم اور محققین و مدققین کے پسندیدہ تھے"۔

زہد و تقویٰ:

[5](مرقاۃ المفاتیح، ص:18)
[6](ایضاً: ص:19)
[7](خلاصۃ الاثر، جز-3، ص:185)
[8](سمط النجوم، جز:4، ص:402)
[9](مرقاۃ المفاتیح، ص:20)

ملا علی قاری جس طرح علوم میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے اسی طرح وہ زہد و تقویٰ میں بھی معروف تھے -ان پر زہد و ورع اور خشیت الٰہی کا غلبہ تھا وہ ہر طرح سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتے -وہ کثرت عبادت اور توجہ الی اللہ کی وجہ سے لوگوں سے کم ملتے تھے- ان کی پرہیز گاری کا یہ عالم تھا کہ وہ حکام اور امراء کی قربت سے ہمیشہ اپنے آپ کو بچاتے تھے -کیونکہ ان کی رائے تھی کہ امراء کی قربت اور ان سے ہدیے اور تحفے وصول کرنا یہ اخلاص اور تقویٰ کے لئے نقصان دہ ہے- آخر ایسا جذبہ کیوں نہ ہوتا کیونکہ آپ کے والد نے آپ کی تربیت بھی اسی نہج پر کی تھی آپ خود اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں:

اللہ رحم کرے میرے والد پر وہ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میں نہیں چاہتا کہ تو ایسا عالم بنے جو فقر و فاقہ کے ڈر کی وجہ سے امراء کے دروازے پر کھڑا ہو-

اسی تربیت کا اثر تھا کہ آپ نے کبھی بھی حکام اور امراء کے سامنے دنیا کے لئے ہاتھ نہیں پھیلایا بلکہ اپنے ہاتھ کی محنت اور کمائی کو ترجیح دی- علماء نے لکھا ہے کہ آپ ہر سال خوبصورت خط کے ساتھ قرآن مجید کا نسخہ تیار کرتے اور نیچے قرأت اور تفسیر کا حاشیہ لگاتے اور اس کو بیچ کر ایک سال کے نان و نفقہ کا اہتمام کر لیتے-[10]

مسلک:

اگر آپ کی کتب کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ آپ نے نہ صرف مسلک احناف کا دفاع کیا ہے بلکہ ان کے حق میں بھرپور دلائل بھی دیے ہیں اور باقاعدہ امام اعظم ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب کے مناقب بھی تحریر فرمائے ہیں تو یہ کہنا بے جا نہیں ہو گا کہ آپ ایک نامور حنفی المسلک امام تھے-

تصنیفات:

امام صاحب علوم دینیہ میں ہمہ جہت شخصیت ہونے کے ساتھ ایک اعلیٰ درجے کے مصنف کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں- جب ہم ان کی کتب کا جائزہ لیتے ہیں تو تقریباً ہر فن میں ان کی کتب ملتی ہیں جو ان کی وسعت نظری اور علمی شان جلالت کا منہ بولتا ثبوت ہے- علماء کرام نے لکھا ہے کہ آپ کی کتب کی تعداد سینکڑوں میں ہے تو ان تمام کتب کا یہاں ذکر کرنا طوالت سے خالی نہیں ہو گا- لہٰذا ہم یہاں کی ان کی چند مشہور کتب کا ذکر کرتے ہیں:

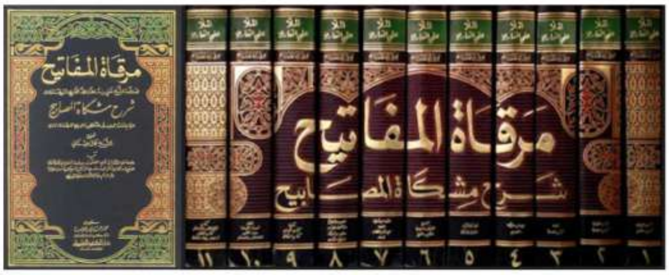

- تفسیر القرآن
- مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح
- شرح الشفاء فی حقوق المصطفٰے
- شرح مشکلات المؤطا
- شرح الحصن الحصین
- جمع الوسائل شرح الشمائل
- الازھار المنثورہ فی الاحادیث المشھورۃ
- شرح نخبۃ الفکر
- الجمالین حاشیہ علی الجلالین
- شرح الشاطبیۃ
- شرح صحیح مسلم
- شرح الفقہ الاکبر
- شرح مسند الامام ابی حنیفۃ
- شرح الھدایہ للمرغینانی
- الناسخ والمنسوخ من الحدیث
- تذکرۃ الموضوعات
- نزھۃ الخاطر فی ترجمۃ غوث الاعظم عبد القادر
- مناقب الامام اعظم و اصحابہ
- الاثمار الجنیۃ فی اسماء الحنفیۃ
- تعلیقات القاری علی ثلاثیات البخاری[11]

وفات:

آپ کا وصال ماہ شوال 1014ھ کو مکۃ المکرمہ میں ہوا- آپ کو مقبرۃ المعلاۃ میں دفن کیا گیا-[12]

☆☆☆

[10] (الاعلام للزرکلی، جز:5، ص:12)
[11] (ھدیۃ العارفین، جز:1، ص:751)
[12] (خلاصۃ الاثر، جز:3، ص:186)

عشقِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و آدابِ معاشرت

فکری خطاب: صاحبزادہ سُلطان احمد علی
سیکرٹری جنرل: اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین
خانوادۂ سُلطان العارفین حضرت سُلطان باھُو قدس اللہ سرّہٗ

(میلادِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و حق باھو کانفرنس، اسلام آباد 7 جنوری 2024ء)

خاتم الانبیاء حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات اقدس ہمارے عقیدہ و عقیدت کا محور ہے- کیونکہ یہ ہمارے ایمان کے لئے لازم ہے جیسا کہ ’’صحیح بخاری‘‘ کی روایت ہے:

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ:

’’لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ‘‘[1]

’’تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں‘‘-

شیخ سعدی شیرازی (رحمۃ اللہ علیہ) محبت کا ایک دلچسپ فلسفہ یوں بیان کرتے ہیں کہ:

عشق اول در دل معشوق پیدا می شود
تا نہ سوزد شمع کے پروانہ شیدا می شود

’’سب سے پہلے عشق معشوق کے دل میں پیدا ہوتا ہے کہ جب تک شمع ہی روشن نہ ہو تو پروانہ کیسے اس پر فریفتہ و شیدا ہو گا‘‘-

یعنی جو خود کو محب کہتا ہے وہ در حقیقت محب ثانی ہوتا ہے اور جس کو وہ محبوب کہتا ہے وہ اس کا محب اول ہوتا ہے- کیونکہ جب تک عشق معشوق کے دل میں پیدا نہ ہو تو عاشق اس سے عشق نہیں کر سکتا- محبت خیر خواہی کا نام ہے اور وہ سب سے پہلے محبوب کے دل میں پیدا ہوتی ہے- جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تعارف کروایا-

’’لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo‘‘[2]

’’تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں، جن کو تمہارے نقصان کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہارے فائدے کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں، ایمانداروں کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں‘‘-

جب بھی اس آیت کریمہ کو پڑھا جاتا ہے تو عموماً اس کے شان نزول کو بیان کیا جاتا ہے، اس سے متصل صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے واقعات کو بیان کیا جاتا ہے اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس آیت کریمہ کے مصداق کون لوگ ہیں- عموماً اس سے مراد وہی لوگ لیے جاتے ہیں جو آقا کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہم زمانہ تھے- مگر یاد رکھیں! یہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے کیونکہ ایمان والے قیامت تک موجود رہیں گے- گویا کوئی مومن وہ چاہے آقا کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے زمانے میں تھا یا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے 14 صدیاں بعد آتا ہے ہر ایک کے ساتھ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی شایانِ شان محبت فرماتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں فرمایا ہے-

’’مشکوۃ شریف‘‘ کی حدیث پاک ہے کہ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا:

’’أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَانًا؟‘‘

’’تمہارے نزدیک مخلوق میں سے زیادہ قابلِ قدر (حیران کن، عجیب تر، انوکھا) ایمان کس کا ہے؟‘‘

---

[1](صحیح البخاری، کِتَابُ الإِیمَانِ)

[2](التوبۃ:128)

(نوٹ: اس حدیثِ پاک میں "افضلیتِ ایمان" یا "مراتبِ ایمان" کی بات نہیں ہو رہی کیونکہ انبیاء کرام (علیہم السلام) کا ایمان سب سے بلند، پھر صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کا، پھر اسی طرح ---! یہاں عجیب تر یا انوکھے ایمان کی بات ہو رہی ہے)

صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے سوچ و بچار کے بعد عرض کیا:

"اَلْمَلٰٓئِكَةُ" "فرشتے"

آقا کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا:

"وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟"

"اور کیا ہے انہیں؟ کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے؟ حالانکہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں"-

یعنی اُن کی افضلیت میں شک نہیں، مگر جہاں بات ہو رہی ہے کہ "اسبابِ ایمان" بہت کم ہوں لیکن پھر بھی ایمان کامل ہو-

صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے کافی سوچ و بچار کے بعد پھر عرض کیا:

"فَالنَّبِيُّوْنَ" "پھر انبیاء کرام (علیہم السلام)"

یعنی انبیاء کرام (علیہم السلام) کا ایمان حیرت انگیز ہے-

آقا کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ:

"وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟"

"اور اُن حضرات انبیاء کو کیا ہے؟ کہ وہ ایمان نہ لائیں گے حالانکہ اُن پر تو رب تعالیٰ کی وحی اترتی ہے"-

یعنی ان کے پاس تو "وحی الٰہی" آتی ہے، فرشتوں کا آنا جانا ان کے پاس رہتا ہے، رب کا پیغام فرشتے ان کے پاس لے کر آتے ہیں، ان کے پاس اسبابِ ایمان بہت زیادہ ہیں- لہٰذا انبیاء کرام (علیہم السلام) کا ایمان حیرت انگیز کیسے ہو سکتا ہے-

صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے کافی سوچ و بچار کے بعد پھر عرض کیا:

"فَنَحْنُ" "پھر ہم"

آقا پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ:

"وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟"

"اور تمہیں کیا ہے؟ کہ تم ایمان نہیں لاؤ گے؟ حالانکہ میں تمہارے درمیان ہوں"-

یعنی اے میرے صحابہ تم نے مجھے دیکھا، میرے معجزات دیکھے، گویا کہ تمہارے لئے تو ایمان لانے کے اسباب بہت ہیں- اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو اور کون لائے گا؟ اس لئے اے میرے صحابہ وہ لوگ بتاؤ جن کیلئے اسباب ایمان کم ہوں مگر وہ ایمان میں پختہ ہوں-

صحابہ کرام خاموش ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ ہی ارشاد فرمادیں - آقا کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ:

"إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا"[3]

"مجھے ساری مخلوق میں پیاری ایمان والی وہ قوم ہے جو میرے بعد ہو گی وہ لوگ صحیفے پائیں گے جن میں وہ کتاب ہو گی وہ کتاب کی ہر چیز پر ایمان لائیں گے"-

مطلب یہ تھا کہ میرے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد سے لے کر تا قیام قیامت جو لوگ ایمان لائیں گے وہ مجھے دیکھیں گے نہیں بلکہ صرف میرا نام سن کر ایمان لائیں گے ان کا ایمان قابل قدر اور حیرت انگیز ہو گا-

اس میں کوئی شک نہیں کہ ملائکہ، انبیاء کرام (علیہم السلام) اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کا ایمان افضل ہے لیکن یہ وہ بشارت ہے جو آقا کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی زبان مبارک سے ہم گنہگار امتیوں کے لیے فرمائی جو حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے 1400 برس بعد آئے -یعنی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمارے اور اپنے درمیان ایک نسبت اور خوشخبری کو قائم فرمایا-

حضرت ابو امامہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا:

"طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِيْ وَآمَنَ بِيْ، وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ، لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ وَآمَنَ بِيْ"[4]

"خوشخبری ہو اُسے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لے آیا اور سات بار خوش خبری ہو اُسے جس نے مجھے نہ دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا"-

[3](مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب)

[4](مسند احمد ابن حنبل)

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم (ﷺ) کی رفعت اور عظمت کو قرآن مجید میں جگہ جگہ بیان فرمایا ہے مثلاً حضور (ﷺ) کی مبارک آنکھ کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی"[5] حضور (ﷺ) کے مبارک ہاتھ جو اُس جماعت کے ہاتھوں پہ آجائیں جو بیعت رضوان کرتی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ"[6] حضور (ﷺ) کے مبارک سینہ کی عظمت کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا "اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ"[7] اور حضور (ﷺ) کی مبارک زبان کی عظمت کو اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى"[8]۔

اب اندازہ لگائیں! کہ کہاں وہ رفعت و عظمت والی ذات پاک اور کہاں ہم جیسے عاجز، گناہ گار و خطاکار اور عیبوں سے بھرے لوگ- اس لئے جب ہمارے آقا کریم (ﷺ) اتنے بلند رتبوں اور عظمتوں کے باوجود بھی ہم گناہ گاروں سے محبت کریں تو ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم رسول اللہ کی اس عظمت پہ اور رسول اللہ (ﷺ) کی ہمارے ساتھ اس محبت کی بنیاد پہ ہم رشک کرتے ہوئے حضور (ﷺ) سے اپنی محبت کو دوبالا کردیں-

حضرت ابوعبیدہ ابن جراح (رضی اللہ عنہ) نے بارگاہِ رسالت مآب (ﷺ) میں عرض کی:

"يَا رَسُوْلَ اللهِ (ﷺ) اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اَسْلَمْنَا وَ جَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَّكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ"[9]

"یارسول اللہ (ﷺ) کوئی ہم میں سے بہتر ہے، ہم اسلام لائے، ہم نے آپ کے ساتھ جہاد کیا- رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد ہوں گے، مجھے دیکھا نہ ہوگا اور مجھ پر ایمان لائیں گے"-

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا، نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ"[10]

"میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے لوگ میرے بعد ہوں گے ان میں سے ہر ایک شخص کی یہ تمنا ہوگی کہ کاش! اس کے تمام اہل عیال و اموال کے بدلے میں اس کو میری زیارت ہو جائے"-

غور کریں! حضور نبی کریم (ﷺ) کے یہ مبارک فرامین بہت کچھ بتاتے ہیں کہ ہماری محبت و الفت سید الانبیاء (ﷺ) سے کیسی ہے؟ اس کی پاکیزگی کیا ہے؟ اور اس کی اہمیت نہ صرف ہماری اپنی ایمانیاتی زندگی میں کیا ہے بلکہ اس کی اہمیت سید الانبیاء (ﷺ) کی مبارک نظر میں کیا ہے؟ اور یہ کہ محبت میں پہل اُمت نے کی ہے یا غریبوں کے والی کملی والے آقا (ﷺ) نے محبت میں پہل فرمائی ہے؟ سعدی کا قول اس لئے بجا ہے کہ "عشق اوّل در دلِ معشوق پیدا می شود" کہ محبت میں محبوب پہل کرتا ہے اور عاشق محبوب کی محبت سے ہی عشق کی تحریک پکڑتا ہے-

لہٰذا! ہمیں اپنے عیب، گناہ اور نقائص پہ نظر رکھنی چاہیے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ حضور نبی کریم (ﷺ) نے ہمارے ایمان لانے کی ہم سے 1400 برس قبل تحسین اور توصیف فرمائی- یہ آقا کریم (ﷺ) کی لجپالی ہے کہ آپ (ﷺ) نے ہمیں اپنے دامن سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی-

اس کرم نوازی اور عطا کے عوض ہم حضور (ﷺ) کی بارگاہ اقدس میں کیا پیش کر سکتے ہیں؟ اس کا عوض اور صلہ کچھ نہیں ہے کیونکہ محبت کی کوئی قیمت نہیں ہوتی- لیکن دو چیزیں

[5] "آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی"-(النجم:17)

[6] "ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے"-(الفتح:10)

[7] "کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا"-(الشرح:1)

[8] "اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے"-(النجم:3)

[9] (مشکاۃ المصابیح)

[10] (صحیح مسلم، کتاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ)

ہمیں ضرور ملتی ہیں ایک قران مجید اور دوسری احادیث رسول (ﷺ)۔

(1) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى"[11]

"تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، مگر قرابت کی محبّت"۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے حبیب (ﷺ) آپ انہیں فرما دیجیے کہ میں نے تمہیں جو کتابِ ہدایت دی، جنت کی راہ دکھائی، دوزخ سے بچنے کی تدبیر بتائی، اور اللہ تعالیٰ کا راستہ دکھایا تو اس سب کے صلہ میں مَیں تم سے کوئی اجرت نہیں لیتا سوائے اس کے کہ تم میرے اقرباء سے محبت کرو۔

"حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ "قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى" نازل ہوئی تو صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کی:

"يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا"[12]

"یا رسول اللہ (ﷺ) آپ کے قرابت داروں میں سے وہ کون ہیں جن کی مودت ہمارے اوپر واجب ہے"۔

"آقا کریم (ﷺ) نے فرمایا حضرت علی (رضی اللہ عنہ)، حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اور ان کے دو بیٹے (حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہما))"۔

لہٰذا اگر ہم حضور (ﷺ) کی اس کرم نوازی کے عوض کچھ پیش کر سکتے ہیں تو وہ فقط حضور (ﷺ) کے اقرباء کی مودت، پنج تن پاک کی مودت اور آلِ مصطفےٰ (ﷺ) کی مودت ہے جو ہم پر لازم کی گئی ہے۔

(2) حضور نبی پاک (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ"

"تم میں سے کوئی آدمی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنی خواہشات کو میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ کر دے"۔

اس لئے حضور نبی کریم (ﷺ) کی ہم پہ جو یہ شفقت اور عنایت ہے اس کا صلہ یہی ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید کو اپنی زندگی میں عملی طور پر داخل کیا جائے۔ حضور (ﷺ) کے احکام کی پیروی کی جائے، حضور (ﷺ) کے اخلاق اور عادات مبارک کو اختیار کیا جائے اور حضور (ﷺ) نے اپنے نمونہ عمل سے ہمارے لیے ایک انسان کا جو کردار چھوڑا ہے اس کردار کو اختیار کیا جائے۔

رسول اللہ (ﷺ) کا اخلاق کیا ہے؟

حضرت ابو موسیٰ (رضی اللہ عنہ) روایت بیان کرتے ہیں کہ:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِىْ بَعْضِ اَمْرِهٖ"

"رسول اللہ (ﷺ) جب اپنے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) میں سے کسی ایک کو کسی کام کے لیے بھیجتے"۔

تو آپ (ﷺ) ارشاد فرماتے کہ:

"بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا"[13]

"(لوگوں کو) بشارتیں دو، متنفر نہ کرو اور (لوگوں کے لیے) آسانیاں پیدا کرو، مشکلات پیدا نہ کرو"۔

آج اگر ہم اپنی سماجی اور معاشرتی زندگی میں غور کریں تو ہم نے رسول اللہ (ﷺ) کے اخلاق سے کیا سیکھا؟ اسی طرح اپنے اعمال اور رویوں پہ غور کریں کہ ہمارے عملی رویے جو ہمارے اظہار کی صورت میں موجود ہیں کیا وہ ہماری محبت کی دلیل بنتے ہیں کہ جس طرح حضور (ﷺ) ہم سے محبت فرماتے ہیں؟ کیونکہ ہم نے جو وطیرہ اختیار کیا ہوا ہے وہ اپنی قومی زندگی میں اور قومی رویوں میں نفرت اور مشکلات پیدا کرنے کا ہے جبکہ رسول اللہ (ﷺ) نے تو فرمایا تھا کہ آسانیاں تقسیم کرو اور مشکلات پیدا نہ کرو۔ لیکن افسوس جن

[11] (الشوریٰ:23)

[12] (العجم الکبیر، مجمع الزوائد)

[13] (صحیح البخاری/صحیح مسلم)

چیزوں سے رسول اللہ (ﷺ) نے ہمیں منع فرمایا ہے ہم نے ان کو اپنا وطیرہ بنالیا ہے-

حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ:

”حضور نبی کریم (ﷺ) کے عہد میں ایک مرد کا نام عبد اللہ تھا اور اس کو حمار (گدھا) کا لقب دیا جاتا تھا، اور وہ رسول اللہ (ﷺ) کو ہنساتا تھا اور جب وہ شراب پیتا تو اُس پر حد جاری کی جاتی- پس ایک دن اُس کو لایا گیا تو آپ کے حکم سے اُس کو کوڑے مارے گئے تو صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرما- اس کو کتنی زیادہ مرتبہ لایا جاتا ہے!

پس آقا کریم (ﷺ) نے فرمایا:

”لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَ اللهِ مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ“[14]

”اس پر لعنت نہ کرو، پس اللہ کی قسم! مجھے صرف یہی علم ہے کہ یہ مرد اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے“-

اندازہ لگائیں! کہ عبد اللہ نے تین مرتبہ اپنے گناہ کی پاداش میں اپنے اوپر حد جاری کروائی یعنی واضح گنہگار اور خطا کار ہے- مگر رسول اللہ (ﷺ) کو اس صحابی کا اس گنہگار کے اوپر لعنت کرنا ناگوار گزرا- کیونکہ اس کا گنہگار ہونا ضرور اپنی جگہ مسلّم ہے مگر اتنے گناہوں کے باوجود بھی یہ لعنت کا مستحق نہیں ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے-

حضرت ام الدرداء (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت ابو درداء (رضی اللہ عنہ) سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

”بے شک بندہ جب کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھ جاتی ہے پس اس کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں- پھر وہ لعنت زمین کی طرف اترتی ہے تو وہاں بھی اس کے سامنے دروازے بند ہوتے ہیں، پھر وہ دائیں طرف جاتی ہے اور بائیں طرف جاتی ہے- پس جب اسے کوئی جگہ نہیں ملتی تو اس جگہ لوٹ آتی ہے جہاں لعنت کی گئی تھی- اگر جس پر لعنت کی گئی وہ لعنت کا اہل ہو تو فبہا، ورنہ وہ لعنت کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے“-[15]

یاد رکھیں! یہ کلمات کہنا بظاہر بہت آسان ہوتے ہیں- جیسا کہ اس صحابی نے اس گناہ گار کے لئے کہا کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو- آج ہماری جو پاکستانی معاشرت ہے اس کے مطابق تو شاید یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) اس بات پہ اس صحابی کو ٹوکتے اور منع فرماتے- لیکن رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ تم اس کے گناہ کی طرف نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے-

رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

”وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ“[16]

”اور جس نے اپنی جان کو دنیا میں کسی چیز سے قتل کیا اسے اسی چیز کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور جس نے کسی مومن کو لعنت کی، تو وہ اس کو قتل کرنے کی مثل ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اس کو قتل کرنے کے مثل ہے“-

لیکن افسوس! سوشل میڈیا پہ ہر طرف ہر روز سینکڑوں کی تعداد میں کفر کے فتوے ملتے نظر آتے ہیں- بزبانِ عبد اللہ علیم!

کوئی اور تو نہیں ہے پس خنجر آزمائی
ہمیں قتل ہو رہے ہیں، ہمیں قتل کر رہے ہیں

سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے اس عمل سے ہمیں منع فرمایا- آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ جب تم کسی پہ کفر کی تہمت لگاتے ہو تو وہ ایسے ہی ہے جیسے تم نے اپنے مومن بھائی کا قتل کر ڈالا ہے- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

[14](صحیح بخاری)
[15](سنن ابی داؤد)
[16](صحیح بخاری)

"وَتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ"[17]

تم اس تہمت کو معمولی بات سمجھ رہے تھے-حالانکہ یہ اللہ کے نزدیک بہت سنگین بات ہے-

"وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝"[18]

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (بدکاری کی) تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو تم انہیں (سزائے قذف کے طور پر) اسّی کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو، اور یہی لوگ بدکردار ہیں"-

"مشکوٰۃ شریف" میں حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ:

"سات مہلک گناہوں سے بچو- عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون کون سے ہیں؟ فرمایا:

1. اَلشِّرْكُ بِاللهِ — اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا
2. وَالسِّحْرُ — جادو کرنا
3. وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ — کسی بے گناہ کو قتل کرنا
4. وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ — یتیم کا مال کھانا
5. وَاَكْلُ الرِّبَا — سود کھانا
6. وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ — میدان جہاد سے بھاگنا
7. وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ — پاک دامن انجان مومن عورتوں پر تہمت لگانا-

حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ قَذْفَ الْمُحْصَنَةِ يَهْدِمُ عَمَلَ مِائَةِ سَنَةٍ"[19]

"پاکباز عورت پر بدکاری کی تہمت لگانا سو سال کے اعمال برباد کر دیتا ہے"-

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا قَالَ، جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ"

"جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور وہ غلام اس کی تہمت سے بری تھا تو اس کے مالک پر قیامت کے دن کوڑے لگائے جائیں گے سوا اس صورت کے کہ وہ غلام اسی طرح ہو جس طرح اس پر تہمت لگائی ہے"-

حضور نبی کریم (ﷺ) نے ہمیں ہماری زبان کے استعمال کا ایک مکمل نظم و ضبط دیا کہ انسان کیا کہہ سکتا ہے اور کیا نہیں کہہ سکتا- کیونکہ انسان کے نزدیک جو باتیں معمولی ہو سکتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ باتیں معمولی نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق سے محبت کرتا ہے-

یاد رکھیں! حضور نبی کریم (ﷺ) اپنے امتیوں سے محبت فرماتے ہیں اور جس نے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کی ہے اس کے لئے حضور نبی کریم (ﷺ) کی حدیث پاک کے مطابق اگر اس نے رسول اللہ (ﷺ) کو دیکھا ہے تو اس کے لئے ایک مبارک ہے اور اگر اس نے رسول اللہ (ﷺ) کو نہیں دیکھا پھر بھی ایمان لے آیا اس کے لئے سات مبارکیں ہیں-

اس لئے جب کوئی کسی پر تہمت لگانے لگے، کسی کو گالے دینے لگے، کسی کی عزت اچھالنے لگے، کسی کی عیب جوئی کرنے لگے، کسی کا نقص بیان کرنے لگے، کسی کی گلہ گوئی کرنے لگے، کسی کی غیبت کا مرتکب ہونے لگے تو وہ ایک لمحہ کے لئے رک کر یہ سوچ لے کہ کیا یہ وہ شخص تو نہیں ہے جسے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت ہے؟ اگر اسے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت ہے تو پھر خود اپنے اس فعل کا احتساب کرے کیا یہ شخص اس بات کا مستحق ہے کہ اس کو گالم گلوچ کی جائے یا اس پر تہمت لگائی جائے یا اس کی عزت اچھالی جائے یا اس کی عیب جوئی کی جائے-

"صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف" میں ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

[17] (النور:15)

[18] (النور:4)

[19] (المعجم الکبیر للطبرانی)

"سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ"

"مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے"۔

اسی طرح بخاری شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ:

"رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا اکبر الکبائر میں سے (کبیرہ گناہوں میں بھی بڑا گناہ) یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (ﷺ) آدمی اپنے والدین کو کیسے گالی دیتا ہے؟ آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ: آدمی کسی کے باپ کو برا کہتا ہے تو وہ اس کے باپ کو برا کہتا ہے پھر یہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے تو وہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے"۔

یعنی انسان جب کسی کے ماں اور باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ بنیادی طور پہ اپنے ماں اور باپ کو گالی دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"گالم گلوچ کرنے والے دو شخص جو کچھ بھی بکتے ہیں اس کا گناہ اس پر ہوتا ہے جس نے ابتداء کی (کہ وہی دوسرے کی گالیاں بکنے کا سبب ہوا) جب تک یہ مظلوم زیادتی نہ کرے"۔[20]

حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"مسلمان کو گالی دینا بد دینی ہے اور قتل کرنا کفر ہے"۔[21]

حضرت عطاء بن ابی رَباح (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے سنا آپ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"اَلنَّمِيْمَةُ، وَالشَّتِيْمَةُ، وَالْحَمِيَّةُ فِي النَّارِ، وَلَا يَجْتَمِعْنَ فِيْ صَدْرِ مُؤْمِنٍ"[22]

"چغلی، گالی اور تعصب دوزخ میں سے ہیں اور یہ کسی مؤمن کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہوتے"۔

یہ روایات پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ حضور نبی کریم (ﷺ) کا نمونہ عمل ہمارے سامنے واضح ہو جائے کہ آقا کریم (ﷺ) نے کبھی کسی مسلمان پر تہمت نہ فرمائی، کسی کو گالی نہ دی، کبھی کسی کے عیب نہ اچھالے، کبھی کسی کی عزتوں کو منبروں پہ نہ اچھالا بلکہ آپ (ﷺ) نے لوگوں کی عیب پوشی کی۔ اس لئے حضور نبی کریم (ﷺ) نے اپنی امت کے لئے یہ احکامات بیان فرمائے کہ اے لوگو! لعنت نہ کرنا، گالی نہ دینا، کسی کے عیب مت اچھالنا اور کسی پر تہمت نہ لگانا۔

انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔

آج جس معاشرت میں ہم زندہ ہیں ہم جو بوئیں گے وہ ہم کاٹیں گے۔ اگر ہم اچھی معاشرت اپنائیں گے تو ہمارے بچے اس اچھی گفتگو، اچھے کلام اور اچھے رواج کی چھاؤں میں پروان چڑھیں گے۔ اگر آج ہم برائی، ظلم، گالم گلوچ، لعنت، تہمت اور کفر کے فتووں کا بیج بوئیں گے تو کل کو ہم اور ہمارے بچے اس بدبودار کانٹے دار بے نفع درخت کے نیچے پروان چڑھیں گے۔ یہ ہمارے اختیار میں ہے کہ اگر ہم واقعتاً رسول اللہ (ﷺ) کی محبت سے خود کو بہرہ ور کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں رسول اللہ (ﷺ) کے اخلاق سے متخلق اور آپ (ﷺ) کے اوصاف سے متصف ہونا ہو گا۔ حضور کی سنت و شریعت کی پیروی میں اپنے دلوں میں یہ عہد کریں کہ ہم کسی مسلمان مرد یا عورت کو تہمت سے داغ دار نہیں کریں گے۔ کسی کے عیب نہ ہم اپنی زبانوں سے بیان کریں گے اور نہ اپنے ہاتھوں سے پھیلائیں گے۔

[20](صحیح مسلم/سنن ابوداؤد/سنن ترمذی)

[21](صحیح بخاری/ صحیح مسلم/ سنن ترمذی/ سنن نسائی/ سنن ابن ماجہ)

[22](المعجم الکبیر)

آج دنیا اسلام کا سب سے بڑا مسئلہ داخلی انتشار ہے۔ اس کی وجہ اس طرح کے غیر مہذبانہ اور شدت پسندانہ رویے ہیں جس کے نتیجے میں دنیا اسلام سُلگ رہی ہے۔ غزہ تقریباً مٹنے کے قریب ہے اور ہر روز سینکڑوں مردوں، عورتوں اور بچوں کی شہادتیں ہو رہی ہیں۔ لیکن بحیثیت ایک قوم ہم میں اتنی سکت نہیں ہے کہ ہم محض ان تک اچھے طریقے سے ان کی بنیادی ضرورتوں کا سامان ان تک پہنچا دیں، ان کے ساتھ مل کر ان کی مدد کرنا تو دور کی بات ہے۔

غور کیجئے! بحیثیت قوم اس کمزوری کی سب سے بڑی وجہ داخلی انتشار ہے۔ کیونکہ اس داخلی انتشار سے دفاع کمزور ہوا، معیشت، خارجہ پالیسی اور معاشرت کمزور ہوئی جس کے نتیجے میں ریاستیں کمزور ہوئیں اور اُن میں اتنی سکت نہیں رہی کہ حق کو حق، جھوٹ کو جھوٹ، قاتل کو قاتل اور ظالم کو ظالم کہہ سکیں۔ جس کی مثال آپ عالمی دنیا کا رسپانس دیکھیں غزہ اور یوکرین کی جنگ میں۔

آئرلینڈ کے پرائم منسٹر لیو وراد کر، اردن کے فارن منسٹر ایمن صفادی، ملائشیا کے ڈپٹی پرائم منسٹر احمد زاہد حمیدی اور دنیا نے اس پہ بات کی ہے کہ ذرا موازنہ کریں اور دیکھیں کہ غزہ میں اور یوکرین میں کس حد تک آپ کو اس نام نہاد مہذب عالمی دنیا کی منافقت نظر آتی ہے۔

ہم بحیثیت امت اور بحیثیت معاشرت اس قدر کمزور ہیں کہ اپنے قبلہ اول کے لیے بھی نہیں بول سکتے۔ یاد رکھیں! جب تک قرآن کریم موجود ہے اور اس میں سورہ اسراء موجود ہے مسجد اقصیٰ سے ہماری محبت غیر مشروط ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”سُبۡحٰنَ الَّذِيۡۤ اَسۡرٰى بِعَبۡدِهٖ لَيۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ اِلَى الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِيۡ بٰرَكۡنَا حَوۡلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنۡ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ“[23]

”پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ خوب سننے دیکھنے والا ہے“۔

یاد رکھیں! آج اگر ہم مسجد اقصیٰ کے مطالبے سے دستبردار ہوں گے تو پھر کل مسجد حرام کے مطالبے سے بھی دستبردار ہو جائیں گے، تو اس سے اگلے دن پھر مسجد نبوی کی ملکیت سے بھی دستبردار ہو جائیں گے۔ اس لئے قرآن کریم اور ہمارے مذہب نے مسجد اقصیٰ کی محبت ہمیں ایک اثاثے کے طور پر دی ہے ہم کیسے اس سے دستبردار ہو سکتے ہیں۔

لیکن جب ہم یہ شکوہ اپنی ریاستوں سے کرنے لگیں تو سوشل میڈیا پہ ذرا گزشتہ چھ ماہ کی اپنی زبان دیکھ لیں کہ ہم کس نبی کے امتی ہیں اور ہم نے معاشرے میں کیا خدمات دی ہیں؟

چار دیواری کیوں بنائی جاتی ہے؟

چار دیواری چوروں کو روکنے کے لیے نہیں ہوتی کیونکہ کوئی چار دیواری ایسی نہیں جو چور نہ پھلانگ سکے اور کوئی تالا ایسا نہیں جو چور نہ کھول سکے۔ چار دیواری انسان کی پرائیویسی ہوتی ہے جہاں وہ اپنے بچوں اور اہل خانہ کے ساتھ رہے اور اس کے اندر کوئی تانک جھانک نہ کر سکے۔ لیکن بدقسمتی سے سوشل میڈیا ٹک ٹاک ٹرینڈز کو دیکھیں لوگ اپنا پرسنل بیڈ روم اور اپنے مقدس رشتوں کو سوشل میڈیا پہ دکھا رہے ہیں۔ ایک عام سی بات ہے کہ چار دیواری انسان کے گھر کے راز کی حفاظت اور اس کی حرمت و عزت کے لیے ہے۔ لیکن آج کل جو سوشل میڈیا کا ٹرینڈ ہے اس نے چار دیواری کے مقصد کو ختم کر دیا ہے۔

لہٰذا! ہمیں آقا کریم (ﷺ) کی سیرت پاک کا مطالعہ کرتے ہوئے سخت گوئی، تفرقہ وارانہ اور شدت پسندانہ رویوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔ کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا“[24]

”اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو“۔

صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ تفرقہ دو طرح کا ہے اور ہمیں ان دونوں سے باز رہنا چاہیے۔ ایک تفرقہ انسان کے

[23](الاسراء:1)

[24](آلِ عمران:103)

اندر ہے اور ایک باہر ہے-باہر کا تفرقہ قوم وملت کی یکجہتی کو ختم کرنا ہے اور اندر کا تفرقہ انسان کے ظاہر وباطن کی یکجہتی کو تباہ کرنا ہے-

انسان کی شخصیت تین حصوں میں تقسیم ہوتی ہے- جسم، عقل اور روح میں- جسم کے لیے اعمال ہیں، عقل کے لیے عقیدہ ہے اور روح کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر مقرر فرمایا ہے-جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ"[25]

"خبردار! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے"-

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کے سلسلہ میں اسم اللہ ذات کا ذکر انسان کے جسم، عقل اور روح کی تربیت اور اصلاح کرتا ہے-اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ"[26]

"پس جب تم نماز ادا کر چکو تو کھڑے بھی اور بیٹھے بھی اور لیٹے بھی یعنی کروٹوں کے بل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو"-

انسان کی تین ہی حالتیں ہوتی ہیں یا کھڑا ہوتا ہے یا بیٹھا ہوتا ہے یا کروٹوں کے بل ہوتا ہے-تو کیسے ممکن ہے کہ انسان ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے- قرآن مجید نے اس کا مکمل طریقہ یوں بتایا ہے:

"وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ"[27]

"اور اپنے رب کا ذکر اپنے سانسوں کے ساتھ گڑ گڑا کر خفیہ طریقے سے بغیر آواز نکالے صبح وشام ذکر کرو اور غافلین میں سے مت بنو"-

انسان کے دو سانس ہیں ایک اندر جاتا ہے اور ایک باہر آتا ہے- سانس کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی عادت ڈالنی ہے اور سانس کو جب ذکر میں ڈھالتے ہیں تو اس کو اپنی قوت ارادہ کے ذریعے کنٹرول کرتے ہیں-یعنی جب سانس اندر جائے تو زبان حرکت نہ کرے، آواز پیدا نہ ہو اور جب سانس باہر آئے تب تبھی آپ کے ہونٹ نہ ہلیں-جب سانس اندر جائے تو اپنے تخیل کی قوت سے کہیں ’’اَللّٰہُ‘‘ اور جب سانس باہر آئے تو کہیں ’’ھُو‘‘-جب اس ترتیب سے ذکر کیا جاتا ہے تو سلطان العارفین حضرت سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ یہ ذکر انسان کے جسم، عقل اور روح کو اپنے ساتھ شامل کر لیتا ہے- جب یہ تینوں چیزیں اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتی ہیں تو پورا انسان اللہ تعالیٰ کا ذاکر بن جاتا ہے- جو شخص ہر دم اور ہر سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں-

حضرت سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کے ابیات میں موجود ’’چنبے کی بوٹی‘‘ سے مراد اسم اللہ ذات کا ذکر ہے جو مرشد سالک کے سینے میں اس کی سانسوں کے ذریعے کاشت کرتا ہے-جب وہ بوٹی پھلتی پھولتی ہے پھر وہ برگ وبار لے کر آتی ہے جس کی خوشبو دنیا کو روشن اور معطر کرتی ہے-

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مومنو اس بات کی خوشی مناؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں رسول اللہ (ﷺ) کی امت بنایا ہے اور رسول اللہ کی اس محبت پہ ناز کرو کہ ہم فقیروں، حقیروں، پُر تقصیروں سے ہمارے آقا کریم (ﷺ) اس قدر محبت فرماتے ہیں-اس لئے ہم پہ یہ لازم ہوتا ہے کہ آقا کریم (ﷺ) کے نمونہ عمل کو اختیار کریں اور زبان کے آداب سیکھیں جو رسول اللہ (ﷺ) نے ہمیں اپنی سیرت میں ارشاد فرمائے کہ کیا کہنا ہے اور کیا نہیں کہنا-لہٰذا اپنی اصلاح اور تفرقے سے دوری کے لیے خود کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں غرق کریں کیونکہ یہی ہماری ظاہری وباطنی کامیابی ہے-

☆☆☆

[25](الرعد:28) [26](النساء:103) [27](الاعراف:205)

تصنیف لطیف از:

سلطان الفقر (پنجم) سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھوؒ

عین الفقر

قسط: 2

حق نامہ

مترجم: سید امیر خان نیازی

مرشدِ کامل کی پہچان کیا ہے؟ طالب اللہ کو پل بھر میں ہر دو جہان سے بے نیاز کر دیتا ہے- مرشدِ کامل کی پہچان کیا ہے؟ طالب اللہ کو پل بھر میں مقامِ فنا فی اللہ کا استغراق بخش دیتا ہے، وہ قصہ خوانی نہیں کرتا اور نہ ہی طالب اللہ کو زبانی ذکر اذکار میں مشغول کرتا ہے- مرشدِ کامل کی پہچان کیا ہے؟ اُس کی ایک ہی نظر عبادتِ جاودانی سے زیادہ کارگر ہوتی ہے- مرشدِ کامل کی پہچان کیا ہے؟ طالب اللہ کا ہاتھ پکڑتے ہی اُسے امن الامان کے مقام پر پہنچا دیتا ہے- فرمانِ الٰہی ہے: ”اور جو شخص اس میں داخل ہوا وہ بے خوف ہو گیا“-(پارہ:4، آل عمران:97) اے مردک![1] کوشش کر اور مرتبۂ مردک سے نکل کر مرتبۂ مرد حاصل کر لے- مرتبۂ مردک کیا ہے؟ مرتبۂ مردک یہ ہے کہ اِنسان ہر وقت دشمنانِ خدا یعنی نفس و شیطان سے لڑتا رہے اور مرتبۂ مردِ غازی یہ ہے کہ اِنسان ایک ہی وار میں اغیارِ حق کا سر قلم کر کے نفس کو ہوا و ہوس سے پاک کر دے تا کہ ہر وقت کے لڑائی جھگڑے سے جان چھوٹ جائے اور اُسے اِستقامت نصیب ہو جائے کہ اِستقامت بہتر ہے کرامت و مقامات[2] سے- مرشدِ کامل کی پہچان کیا ہے؟ طالبوں کو حضوریٔ حق بخشتا ہے کہ حضوری بخشے بغیر طالبوں کو ذکر اذکار میں مشغول کرنا باعثِ صد گناہ و ہزار ہا زیان ہے کیونکہ مرشدِ کامل صاحبِ استغراق ہوتا ہے اور ذکر نام ہے ہجر و فراق اور دُوری کا- صاحبِ مسمّٰی[3] کا بھلا ذکرِ اسم سے کیا واسطہ؟ پس مرشدِ کامل مکمل واصل اُسے کہتے ہیں جو طالب اللہ کو غیر ماسوٰی اللہ سے پاک کر کے اُس کی پریشانیوں کو ختم کر دے اور اُسے ریاضتِ ریا سے نجات دلا دے- فرمانِ حق تعالیٰ ہے: ”بیشک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو“-(پارہ:26، الحجرات:13) راہِ حق میں ریاضتِ راز کی ضرورت ہے نہ کہ گفت و شنید اور پند و وعظ کی- فرمانِ حق تعالیٰ ہے: ”کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟“(پارہ:1، البقرۃ:44) اے عالمِ جاہل! مرشدِ کامل کی ایک ہی نظر ہزار ہا سال کی عبادت سے بہتر ہے کہ علمِ قیل و قال میں سراسر سر دردی ہے لیکن مرشدِ کامل کی نظر میں عطائے معرفتِ وصال ہے، البتہ اگر مرشدِ کامل طالب اللہ کو زہد و تقویٰ میں مشغول کر کے ریاضت کروانا چاہے تو 12 یا 24 یا 40 سال تک ریاضت کروا سکتا ہے لیکن اگر عطا کرنا چاہے تو ذکر فکر اور زہد و تقویٰ میں مشغول کئے بغیر پل بھر میں وصالِ حق بخش سکتا ہے- جہاں اِستغراقِ فنا فی اللہ بقا باللہ کا لازوال وصال ہے وہاں کیا حاجتِ مشقتِ سالہا سال ہے-

(جاری ہے)

---

[1] نامرد، کمزور و کم ہمت آدمی- مخنث کے طور پر بولا جاتا ہے-

[2] مقامات = راہِ حق میں پیش آنے والے مختلف مقامات و درجات- جب طالب اللہ تمام مقامات و درجات طے کر کے مقربِ حق ہو جاتا ہے تو صاحبِ استقامت کہلاتا ہے-

[3] صاحبِ مسمّٰی = واصل باللہ فنا فی اللہ فقیر- مطلب یہ ہے کہ جسے خود اللہ تعالیٰ مل جائے اسے ذکر اذکار کی ضرورت ہی کیا ہے کہ وہ تو ہر وقت محوِ دیدارِ حق رہتا ہے-

ABYAT-E-BAHOO

ابیاتِ باھو

لوک قبر دا کرسن چارا لحد بناون ڈیرا ھو
چٹکی بھر مٹی دی پاسن کرسن ڈھیر اچیرا ھو
دے درود گھراں نوں ونجن کوکن شیرا شیرا ھو
بے پرواہ درگاہ ربّ باھو نہیں فضلاں باجھ نبیڑا ھو

People will make a grave and grave will be the dwelling Hoo
They will put a pinch of dust and will make the grave high Hoo
After funeral service they will head home and mourn you as their lion Hoo
Carefree is the court of Rabb Bahoo without His grace there is no resolution Hoo

Lok qabar da karsan chara lahad banawan 'Dera Hoo
Chutki bhar mitti di pasan karsan 'Dher uchera Hoo
Dy Darood ghara'N no'N wanjan kookun shaira shaira Hoo
By parwah dargah rab Bahoo nahi fazlaa'N bajh nabe'Ra Hoo

Translated by; M. A. Khan

تشریح:

عاقبت توجائی خانہ شد قبر کس نبردہ در قبر این سیم و زر

1-''آخر تیرا ٹھکانہ بھی تو قبر کا گھر ہے اور قبر میں کبھی کوئی سونا چاندی ساتھ لے کر نہیں جاتا''-(امیر الکونین)

رسول اللہ (ﷺ) کا فرمان ہے: ''حیاتِ دنیا ایک دن ہے اور ہمیں اِس میں روزہ رکھنا ہے'' (عین الفقر)- ایک مقام پہ حضرت سُلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) موت و قبر کے احوال کو یوں تفصیلاً بیان کرتے ہیں: ''جان لے کہ جان کنی کے وقت حضرت عزرائیلؑ سر سے قدم تک وجود کے ساتوں اندام سے روحِ حیات کو اِس طرح جھنجھوڑتے ہیں جس طرح کہ مکھن کو اکٹھا کرنے کے لئے لسی کو جھنجھوڑا جاتا ہے- بالکل اُسی طرح آدمی کی روح کو عزرائیلؑ اُس کے سر میں استخوان الابیض کے مقام میں جمع کرتے ہیں- استخوان الابیض زمین و آسمان سے بھی زیادہ وسیع مقام ہے- اِس مقام پر فرشتہ انسانی روح کو کھڑا کر کے اُس سے 370 سوال کرتا ہے- اُس کے بعد غسال مردے کو غسل دیتا ہے اور پھر اُس کی نمازِ جنازہ پڑھی جاتی ہے- قبر تک پہنچتے پہنچتے میت سے 370 سوال پوچھے جاتے ہیں- اُس کے بعد اُسے لحدِ قبر میں اتارا جاتا ہے- وہاں منکر نکیر اُس سے سوال جواب کرتے ہیں- مزید ارشاد فرماتے ہیں: ''(قبر میں) تین آدمیوں کا جسم اللہ تعالیٰ کی امان میں سلامت رہتا ہے جیسا کہ وہ دورانِ حیات ہوتا تھا- اوّل علمائے عامل کا جسم، دوم فقرائے کامل کا جسم، سوم شہیدِ مکمل اکمل کا جسم کہ یہ سب حضرات شہیدِ اکبر ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد زندہ لوگوں سے ہم کلام ہوتے رہتے ہیں''-(نور الھدٰی)

2: فرمانِ رسول (ﷺ) کی روشنی میں قبر مؤمنین کیلئے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ جبکہ کفار کیلئے جہنم کا ایک گڑھا ہے- لوگ تو قبر میں ڈال کر اور اوپر کئی من مٹی ڈال کر واپس چلے جائیں گے اور ہر کوئی اپنے اعمال کا جوابدہ ہو گا ایک مقام پہ آپ (رحمۃ اللہ علیہ) اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کی موت کے احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں بلکہ اپنی زندگی کو عالمِ ممات میں لے جاتے ہیں اور مرنے کے بعد خود کو زندہ کر لیتے ہیں- بعض عالم باللہ اولیاء اللہ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ قبروں سے باہر آکر اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتے رہے ہیں اور اپنے طالبوں کو ذکر اللہ کی تلقین کرتے رہے ہیں- آقا کریم (ﷺ) کا فرمان ہے: ''خبر دار! بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں'' (نور الھدٰی)- دوسرے مقام پہ آپ (رحمۃ اللہ علیہ) اللہ عزوجل کے نافرمان کی قبر کے احوال لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اِس کے برعکس اہلِ دنیا کی موت یوں ہے کہ جیسے کسی نے خنزیر یا ریچھ یا کتے کو قبر میں ڈال دیا ہے کہ اُس کی صورت ہی ایسی ہو جاتی ہے اور وہ ہر وقت قبر میں معذب رہتا ہے اگرچہ بظاہر اُس کی قبر کو نقش و نگار سے مزین کر دیا جاتا ہے''- آپ (ﷺ) کا فرمان ہے: ''آدمی جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے اُس کا شمار اُنہی میں ہوتا ہے''-(محک الفقر کلاں)

3: لوگ زیادہ سے زیادہ اس کے ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ خوانی اور درود پاک پڑھیں گے وہ بھی اس کی قسمت میں ہوا تو- وہاں لوگوں کے احوال مختلف ہوں گے جیسا کہ آپؒ فرماتے ہیں: ''اہلِ ناسوت کی موت اُسے مرنے کے بعد قبر کے عذاب میں مبتلا کر کے خراب کرتی ہے جس سے اہلِ ناسوت کا وجود خاک و خاکستر ہو کر نیست و نابود ہو جاتا ہے لیکن اہلِ لاھُوت لامکان کو جب موت آتی ہے تو قبر میں اُس کے جسم کے ساتوں اندام صحیح سلامت رہتے ہیں کیونکہ تصورِ اسم اللہ ذات کی وجہ سے اُس کا جسم نور بن جاتا ہے، قلب زندہ ہو جاتا ہے، روح مقدس ہو جاتی ہے اور وہ ہمیشہ انبیاء و اَولیاء اللہ کی مجالس میں حاضر رہتا ہے''-(نور الھدٰی)

آپؒ اپنے بارے میں فرماتے ہیں: ''قبر نے باھُو سے کہا کہ اے باھُو! قربِ خدا کیلئے یہ بہت اچھی خلوت گاہ ہے''-(عین الفقر)

مزید ارشاد فرمایا: ''باھُو کی قبر سے ہر وقت ھُوھُو کی صدا بلند ہوتی رہتی ہے کیونکہ ذکرِ ھُو ذاکرینِ الٰہی کا انتہائی ذکر ہے''-(نور الھدٰی)

4: یاد رہے انسان محض اعمال کے بنیاد پر نہ تزکیہ نفس کر سکتا ہے اور نہ جنت میں جا سکتا ہے جب تک اللہ عزوجل کا فضل و کرم شاملِ حال نہ ہو- جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا (تزکیہ حاصل نہ کر سکتا) ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے جسے چاہے'' (النور: 21)- آپؒ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے حصول کا طریقہ یہ بیان کرتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ کی یہ عطا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کا یہ فیض مرشدِ کامل محبوب سے حاصل ہوتا ہے''- آپؒ اپنے بارے میں فرماتے ہیں: ''باھُو نے نعمتِ فقر کو بارگاہ مصطفٰی (ﷺ) سے پایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محرمِ اسرار ہوا''-(نور الھدٰی)

www.mirrat.com

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اقبال)

ماہنامہ مراۃ العارفین انٹرنیشنل لاہور

ملکی اور بین الاقوامی حالات، پاکستان اور عالم اسلام کو درپیش چیلنجز، تصوف، ادب، معاشرت اور ثقافت جیسے دیگر اہم موضوعات پہ علمی و تحقیقی مضامین

عالمی معیار کی ویب سائٹ

مراۃ العارفین انٹرنیشنل اردو کا ماہانہ تحقیقی مجلہ ہے۔
مذکورہ ماہنامہ کا نام سید الشہداء نواسہ رسول حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کی ایک عظیم تصنیف مراۃ العارفین پر رکھا گیا ہے۔

www.mirrat.com

تازہ ترین اور گزشتہ میگزین کے مطالعہ کیلئے وزٹ کریں

اسلامی تعلیمات میں دلچسپی رکھنے والوں کے لیے نایاب علمی تحفہ

By: DR. Z. A. AWAN

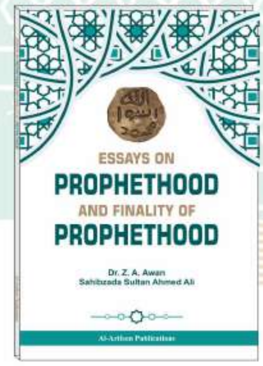

یہ کتاب ڈاکٹر زیڈ-اے اعوان اور صاحبزادہ سلطان احمد علی کے تحقیقی مضامین کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں انبیاء و رسل کی بعثت و پیغام، وحی الٰہی کی ضرورت و اہمیت، رسالتِ محمدی ﷺ کی عالمگیریت و آفاقیت اور آپ ﷺ کے وصفِ ختمِ نبوت کو علمی و فکری تناظر میں اُجاگر کیا گیا ہے۔

کتاب ھذا نبوت کے روحانی مقاصد، تاریخی تناظر اور عقیدہ ختم نبوت جیسے اہم موضوع کی افہام و تفہیم کیلئے ایک عمدہ انتخاب ہے۔

باھُو سُلطان

HEART DEEPER THAN OCEAN

"Translation of Sultan Bahoo's Punjabi Abyat"

- English Translated 204 Abyat
- A Meaningful Struggle
- International Standard
- A Miracle & Unique Presentation

Published & Available

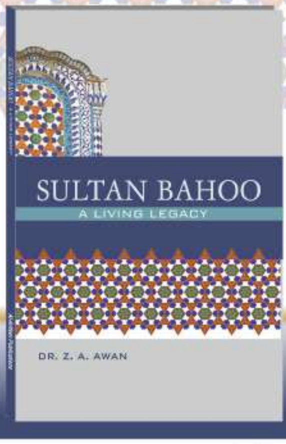

ڈاکٹر زیڈ اے اعوان کی انگریزی میں لکھی گئی یہ کتاب سُلطان العارفین حضرت سلطان باھُوؒ کے صوفیانہ تصورات اور تعلیمات کو اجاگر کرتی ہے۔ تحریر کا شاعرانہ انداز مطالعہ میں دلچسپی پیدا کرتا ہے۔ حضرت سلطان باھُوؒ کی صوفیانہ تعلیمات و افکار کی ترویج و اشاعت کا یہ سلسلہ مایوسی و بے یقینی میں گھری انسانیت کیلئے امید اور یقین کی نئی کرن پیدا کرے گا جس سے معاشرے میں محبت و اخلاق، امن و آشتی اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ میں مدد ملے گی۔

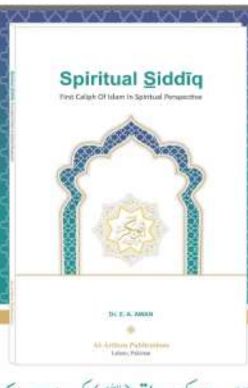

اسلام کے خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی حیات مبارکہ پر ڈاکٹر زیڈ اے اعوان کی جامع اور فکری تحریر جس میں آپ (رضی اللہ عنہ) کی اسلام اور مسلمانوں کیلئے خدمات، آپ کی عظیم فتوحات اور شاہکار کارناموں کے علاوہ قرآن مجید و احادیث مبارکہ کی روشنی میں آپ (رضی اللہ عنہ) کے فضائل و شمائل اور کرامات کو احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

اسلامی تاریخ میں دلچسپی رکھنے والوں کیلئے
نایاب اور مستند تحفہ

A MEANINGFUL STRUGGLE
INTERNATIONAL STANDARD

العارفین پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور-پاکستان
اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

ہیڈ آفس: دربار عالیہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ ضلع جھنگ (پنجاب) پاکستان
پی او بکس نمبر 11 جی پی او، لاہور
ویب سائٹ: www.alfaqr.net ای میل: alarifeenpublication@hotmail.com